مناسک حج

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید

حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای دام ظلہ

مترجم: معارف اسلام پبلشرز

بسم الله الرحمن الرحيم

مناسک حج

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت
آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای (دام ظلہ الوارف)

مترجم:
معارف اسلام پبلشرز

خامنه ای ، علی ، رهبر جمهوری اسلامی ایران ، ۱۳۱۸ -
مناسک حج / علی خامنه ای ؛ مترجم معارف اسلام
پبلشرز. - قم : نور مطاف ، ۱۳۸۵ .
۲۱۶ ص.
ISBN:964-7891-23-7
فهرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا
اردو.
۱. حج - رساله عملیه . ۲. فقه جعفری - رساله عملیه .
الف. معارف اسلام پبلشرز. ب. عنوان.
۲۹۷/۳۵۷ BP ۱۸۸/۸/ ۲ خ ۸۰۴۶ م
۱۳۸۵

نام کتاب : مناسک حج
مترجم : معارف اسلام پبلشرز
ناشر : نورمطاف
اشاعت : پہلی
سنہ اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ۔ق
تعداد : دو ہزار

Web: www.maaref-foundation.com
E-mail: info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ
كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

(سورہ حج آیت ۲۷)

حج بیت اللہ کے باعظمت اعمال مختلف پہلوؤں سے قابل توجہ ہیں۔
خاص طور پر ان کا عبادی پہلو خصوصی ظرافت کا حامل ہے چنانچہ حجاج کرام اعمال حج کو شروع سے آخر تک مراجع عظام کے فتاویٰ کے مطابق انجام دینے کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔
یہ کتاب جو قارئین محترم کے ہاتھوں میں ہے یہ مناسک حج کے سلسلے میں رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای (دام ظلہ) کے جدید ترین فتاویٰ کا ترجمہ ہے۔
ہماری دعا ہے کہ اسکے ترجمے اور تصحیح وغیرہ کے سلسلے میں جن لوگوں

نے زحمات اٹھائی ہیں خدا تعالیٰ انہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور ہم راہبر معظم کے دفتر کے بھی شکرگزار ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں ہماری مدد کی۔

آخر میں خدا تعالیٰ کے تہ دل سے شکرگزار ہیں کہ اس نے ہمیں اس گرانبہا کام کو انجام دینے کیلئے توفیق عظیم عنایت فرمائی۔

اللهم عجل لولیک الفرج واجعلنا من اعوانه و انصاره

معارف اسلام پبلشرز

رمضان المبارک ۱۴۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس رسالہ (مناسک حج) کے مطابق
عمل کرنا کافی ہے اور اس سے آپ کا
ذمہ بری ہو جائیگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

علی الحسینی خامنہ ای

بسم اللہ الرحمن الرحیم

العمل بهذه الرسالة (مناسک الحج) مجزئ
ومبرئ للذمة ان شاء الله تعالى

علی الحسینی السیستانی

مقدمہ:

شرعاً حج سے مراد خاص اعمال کا مجموعہ ہے اور یہ ان ارکان میں سے ایک رکن ہے کہ جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے جیسا کہ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے: "بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰة و الزکاة و الصوم و الحج و الولایة" اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکات، روزہ، حج اور ولایت پر۔

حج چاہے واجب ہو چاہے مستحب بہت بڑی فضیلت اور کثیر اجر رکھتا ہے اور اسکی فضیلت کے بارے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت (علیہم السلام) سے کثیر روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ امام صادقؑ سے روایت ہے:

"الحاج والمعتمر وفد الله ان سالوه اعطاهم وان

دعوہ اجابھم و ان شفعوا شفعھم و ان سکتوا ابتدأھم و یعوضون بالدرھم الف الف درھم "

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا گروہ ہیں اگر اللہ سے سوال کریں تو انہیں عطا کرتا ہے اور اسے پکاریں تو انہیں جواب دیتا ہے، اگر شفاعت کریں تو انکی شفاعت کو قبول کرتا ہے اگر چپ رہیں تو از خود اقدام کرتا ہے اور انہیں ایک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم دیئے جاتے ہیں۔

وجوبِ حج کے منکر اور تارکِ حج کا حکم

حج کا وجوب کتاب وسنت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ ضروریات دین میں سے ہے اور جس بندے میں اسکی آئندہ بیان ہونے والی شرائط کامل ہوں اور اسے اسکے وجوب کا بھی علم ہو اس کا اسے انجام نہ دینا کبیرہ گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے:

"ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و من كفر فان الله غني عن العالمين"

اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنھیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت (قدرت) ہو اور جس نے باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو (یاد رکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے۔

اور امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

جو شخص دنیا سے اس حال میں چل بسے کہ اس نے حجۃ الاسلام انجام نہ دیا ہو جبکہ کوئی حاجت اس کیلئے مانع نہ ہو یا ایسی بیماری میں بھی مبتلا نہ ہو جسکے ساتھ حج کی طاقت نہ رکھتا ہو اور کوئی حاکم رکاوٹ نہ بنے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

حج کی اقسام:

جو حج مکلف انجام دیتا ہے یا تو اسے اپنی طرف سے انجام دیتا ہے یا

کسی اور کی طرف سے۔ اس دوسرے کو ''نیابتی حج'' کہتے ہیں اور پہلا یا واجب ہے یا مستحب. اور واجب حج یا بذات خود شریعت میں واجب ہوتا ہے تو اسے ''حجۃ الاسلام'' کہتے ہیں اور یا کسی اور سبب کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جیسے نذر کرنے کی وجہ سے یا حج کو فاسد کر دینے کی وجہ سے۔

اور حجۃ الاسلام اور نیابتی حج میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی شرائط اور احکام ہیں کہ جنہیں ہم پہلے باب میں دو فصلوں کے ضمن میں ذکر کریں گے۔

نیز حج کی تین قسمیں ہیں تمتع، افراد، قران

حج تمتع ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن مکہ مکرمہ سے اڑتالیس میل تقریباً نوے کیلومیٹر دور ہے اور حج افراد اور قران ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن یا تو خود مکہ ہے یا مذکورہ مسافت سے کم فاصلے پر اور حج تمتع، حج قران و افراد سے بعض اعمال و مناسک کے اعتبار سے مختلف ہے اور اسے ہم دوسرے باب میں چند فصول کے ضمن میں بیان کریں گے۔

باب اول:

حجۃ الاسلام اور نیابتِ حج کے بارے میں

فصل اول: حجۃ الاسلام

مسالہ ا۔ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اس پر اصل شریعت کے اعتبار سے پوری عمر میں صرف ایک مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اور اسے ''حجۃ الاسلام'' کہا جاتا ہے۔

مسالہ ۲۔ حجۃ الاسلام کا وجوب فوری ہے یعنی جس سال استطاعت حاصل ہو جائے اسی سال حج پر جانا واجب ہے اور کسی عذر کے بغیر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اسے مؤخر کرے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے ثابت ہو جائیگا اور اسے آئندہ سال انجام دینا واجب ہے وعلی ہذا القیاس۔

مسئلہ ۳۔ اگر استطاعت والے سال حج کو انجام دینا بعض مقدمات پر موقوف ہو۔ جیسے سفر کرنا اور حج کے وسائل واسباب کو مہیا کرنا۔ تو اس پر واجب ہے کہ ان مقدمات کو حاصل کرنے کیلیے اس طرح مبادرت سے کام لے کہ اسے اسی سال حج کو پالینے کا اطمینان ہو۔

اور اگر اس میں کوتاہی کرے اور حج کو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے میں ثابت اور مستقر ہو جائیگا اور اس پر اسے بجالانا واجب ہے اگرچہ استطاعت باقی نہ رہے۔

حجۃ الاسلام کے وجوب کے شرائط

حجۃ الاسلام مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے:

پہلی شرط:

عقل پس مجنون پر حج واجب نہیں ہوتا۔

دوسری شرط:

بلوغ پس نابالغ پر حج واجب نہیں ہوتا اگر چہ وہ بلوغ کے قریب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجالائے تو اگر چہ اس کا حج صحیح ہے لیکن یہ حجۃ الاسلام سے کافی نہیں ہے۔

مسألہ ۴: اگر بچہ احرام باندھ کر مشعر میں وقوف کو بالغ ہونے کی حالت میں پالے اور حج کی استطاعت بھی رکھتا ہو تو اس کا یہ حج حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

مسألہ ۵: وہ بچہ جو احرام باندھے ہوئے ہے اگر محرمات (جو کام احرام کی حالت میں حرام ہیں) میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے تو اگر وہ کام شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولی پر ہوگا اور اسکے علاوہ دیگر کفارات تو ظاہر یہ ہے کہ وہ نہ تو ولی پر واجب ہیں اور نہ ہی بچے کے مال میں:

مسألہ ۶: بچے کے حج میں قربانی کی قیمت اسکے ولی پر ہے۔

مسألہ ۷: واجب حج میں شوہر کی اجازت شرط نہیں ہے پس بیوی پر حج

واجب ہے اگرچہ شوہر سفر حج پر راضی نہ ہو۔

مسئلہ ۸۔ مستطیع شخص سے حجۃ الاسلام کے صحیح ہونے میں والدین کی اجازت شرط نہیں ہے۔

تیسری شرط:

استطاعت اور یہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

الف: مالی استطاعت

ب: جسمانی استطاعت

ج: سربی استطاعت (راستے کا با امن اور کھلا ہونا)

د: زمانی استطاعت

ہر ایک کی تفصیل

الف: مالی استطاعت:

یہ متعدد امور پر مشتمل ہے۔

۱۔زاد و راحلہ

۲۔سفر کی مدت میں اپنے اہل وعیال کے اخراجات

۳۔ضروریات زندگی

۴۔رجوع الی الکفایۃ

مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں انکی تفصیل بیان کرتے ہیں:

۱۔زاد و راحلہ

زاد سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکی سفر میں ضرورت ہوتی ہے جیسے کھانے پینے کی چیزیں اور اس سفر کی دیگر ضروریات اور راحلہ سے مراد ایسی سواری ہے کہ جسکے ذریعے سفر طے کیا جاسکے۔

مسألہ۹۔جس شخص کے پاس نہ زاد و راحلہ ہے اور نہ انہیں حاصل کرنے کیلیے رقم اس پر حج واجب نہیں ہے اگرچہ وہ کما کر یا کسی اور ذریعے سے انہیں حاصل کرسکتا ہو۔

مسألہ ۱۰۔ اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن یا کسی دوسری منزل مقصود تک واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں۔

مسألہ ۱۱۔ اگر اسکے پاس حج کے اخراجات نہ ہوں لیکن اس نے حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار کے برابر کسی شخص سے قرض واپس لینا ہو اور قرض حال ہو یا اسکی ادائیگی کا وقت آ چکا ہو اور مقروض مالدار ہو اور قرض خواہ کیلئے قرض کا مطالبہ کرنے میں کوئی حرج بھی نہ ہو تو قرض کا مطالبہ کرنا واجب ہے۔

مسألہ ۱۲۔ اگر عورت کا مہر اسکے شوہر کے ذمے میں ہو اور وہ اسکے حج کے اخراجات کیلئے کافی ہو تو اگر شوہر تنگدست ہو تو یہ اس سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور مستطیع بھی نہیں ہوگی لیکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئی نقصان بھی نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا واجب ہے تاکہ اسکے ساتھ حج کر سکے لیکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئی نقصان ہو مثلاً یہ لڑائی جھگڑے اور طلاق تک منتج ہو تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہیں ہے اور عورت مستطیع بھی نہیں ہوگی۔

مسائلہ ۱۳۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہیں ہیں لیکن وہ قرض لیکر اسے آسانی سے ادا کرسکتا ہو تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ قرض لیکر اپنے آپ کو مستطیع بنائے لیکن اگر قرض لے لے تو اس پر حج واجب ہو جائیگا۔

مسائلہ ۱۴۔ جو شخص مقروض ہے اور اسکے پاس حج کے اخراجات سے اتنا اضافی مال نہ ہو کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے تو اگر قرض کی ادائگی کا وقت مخصوص ہو اور اسے اطمینان ہے کہ وہ اس وقت اپنے قرض کو ادا کرنے پر قادر ہوگا تو اس پر واجب ہے کہ انہیں اخراجات کے ساتھ حج بجالائے۔

اور یہی حکم ہے اگر قرض کی ادائگی کا وقت آچکا ہو لیکن قرض خواہ اسے مؤخر کرنے پر راضی ہو اور مقروض کو اطمینان ہو کہ جب قرض خواہ مطالبہ کریگا اس وقت یہ قرض کی ادائگی پر قادر ہوگا اور مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ جس شخص کو شادی کرنے کی ضرورت ہے اس طرح کہ اگر

شادی نہ کرے تو اسے مشقت یا حرج کا سامنا ہوگا اور اس کیلئے شادی کرنا ممکن بھی ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادی کرنے کا انتظام بھی ہو۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر استطاعت والے سال میں اسے سفر حج کیلئے سواری نہ ملتی ہو مگر اسکی رائج اجرت سے زیادہ کے ساتھ تو اگر یہ شخص زائد مال دینے پر قادر ہو اور یہ اس کے حق میں زیادتی بھی نہ ہو تو اس پر اس زائد مال کا دینا واجب ہے تا کہ حج بجالا سکے پس صرف مہنگائی اور کرائے کا بڑھ جانا استطاعت کیلئے مضر نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ زائد مال کے دینے پر قادر نہیں ہے یا یہ اسکے حق میں زیادتی ہو تو واجب نہیں ہے اور یہ مستطیع بھی نہیں ہوگا اور یہی حکم ہے سفر حج کی دیگر ضروریات کے خریدنے یا انکے کرائے پر لینے کا نیز یہی حکم ہے اگر یہ حج کے اخراجات کیلئے کوئی چیز بیچنا چاہتا ہے لیکن اسے خریدار صرف وہ ملتا ہے جو اسے اسکی رائج قیمت سے کم پر خریدتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ اگر وہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے

ساتھ حج پر جانا چاہے تو وہ اس طرح حج کیلئے استطاعت نہیں رکھتا جیسے دیگر لوگ حج بجالاتے ہیں لیکن اسے احتمال ہے کہ تلاش وجستجو کرنے سے اسے ایسا راستہ مل جائیگا کہ یہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے ساتھ حج کیلئے مستطیع ہو جائیگا تو اس پر تلاش وجستجو کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ استطاعت کا معیار یہ ہے کہ یہ حج کیلئے اسی طرح استطاعت رکھتا ہو جو دیگر لوگوں کیلئے متعارف ہے۔

ہاں ظاہر یہ ہے کہ اگر اسے اپنے مستطیع ہونے میں شک ہو اور جاننا چاہتا ہو کہ استطاعت ہے یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ اپنی مالی حیثیت کے بارے میں جستجو کرے

۲۔ سفر کی مدت میں اپنے اہل وعیال کے اخراجات

مسئلہ ۱۸۔ مالی استطاعت میں یہ شرط ہے کہ یہ حج سے واپس آنے تک اپنے اہل وعیال کے اخراجات رکھتا ہو

مسئلہ ۱۹۔ اہل وعیال۔ کہ مالی استطاعت میں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے۔ سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہیں عرف عام میں اہل وعیال شمار کیا جاتا ہے اگرچہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھی ہو۔

۳۔ ضروریات زندگی:

مسئلہ ۲۰۔ شرط ہے کہ اسکے پاس ضروریات زندگی اور وہ چیزیں ہوں کہ جنکی اسے عرفاً اپنی حیثیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کیلئے احتیاج ہے البتہ یہ شرط نہیں ہے کہ بعینہ وہ چیزیں اس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس رقم وغیرہ ہو کہ جسے اپنی ضروریات زندگی میں خرچ کرنا ممکن ہو۔

مسئلہ ۲۱۔ عرف عام میں لوگوں کی حیثیت مختلف ہوتی ہے چنانچہ رہائش کیلئے گھر کا مالک ہونا جنکی ضروریات زندگی میں سے ہے یا یہ عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق ہے یا کرائے کے، یا عاریہ پر لیئے ہوئے یا

موقوفہ گھر میں رہنا اس کیلیے حرج یا سبکی کا باعث ہو تو اسکے لئے استطاعت کے ثابت ہونے کیلیے گھر کا مالک ہونا شرط ہے۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر حج کیلیے کافی مال رکھتا ہو لیکن اسے اسکی ایسی لازمی احتیاج ہے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہے جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماری کا علاج کرانا یا ضروریات زندگی کو فراہم کرنا تو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد و راحلہ ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس اتنی رقم وغیرہ ہو کہ جسے زاد و راحلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو۔

مسئلہ ۲۴۔ اگر کسی شخص کے پاس ضروریات زندگی۔ گھر، گھریلو سامان، سواری، آلات صنعت وغیرہ۔ کی ایسی چیزیں ہیں جو قیمت کے لحاظ سے اسکی حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر انکی قیمت کے کچھ حصے سے اپنی ضروریات زندگی خرید لے اور باقی قیمت کو حج کیلیے

خرچ کرے اور اس میں اسکے لئے حرج، کمی یا سختی بھی نہ ہو اور قیمت کا فرق حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور یہ مستطیع شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۔ اگر مکلف اپنی زمین یا کوئی اور چیز فروخت کرے تا کہ اسکی قیمت کے ساتھ گھر خریدے تو اگر اسے گھر کے مالک ہونے کی ضرورت ہو یا یہ عرف کے لحاظ سے اسکی حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کی قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہوگا اگر چہ وہ حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو۔

مسئلہ ۲۶۔ جس شخص کو اپنی بعض مملوکہ چیزوں کی ضرورت نہ رہے مثلاً اسے اپنی کتابوں کی ضرورت نہ رہے اور ان کی قیمت سے مالی استطاعت مکمل ہوتی ہو یا یہ مالی استطاعت کیلئے کافی ہو تو دیگر شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

۴۔ رجوع الی الکفایۃ:

مسئلہ ۲۷۔ مالی استطاعت میں "رجوع الی الکفایۃ" شرط ہے (مخفی نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلی میں ضروری نہیں ہے جیسا کہ اسکی تفصیل عنقریب آجائیگی) اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسی تجارت، زراعت، صنعت، ملازمت، یا باغ، دکان وغیرہ جیسے ذرائع آمدنی کی منفعت ہو کہ جسکی آمدنی عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل وعیال کے معاش کیلئے کافی ہو اور اس سلسلے میں دینی علوم کے طلاب (خدا تعالیٰ ان کا حامی ہو) کیلئے کافی ہے کہ پلٹنے کے بعد انہیں وہ وظیفہ دیا جائے جو حوزات علمیہ (خدا تعالیٰ انکی حفاظت کرے) میں انکے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ عورت کیلئے بھی رجوع الی الکفایۃ شرط ہے بنا برایں اگر اس کا شوہر ہو اور یہ اسکی زندگی میں حج کی استطاعت رکھتی ہو تو اس کیلئے "رجوع الی الکفایۃ" وہ نفقہ ہے جسکی وہ اپنے شوہر کے ذمے میں مالک

ہے لیکن اگر اس کا شوہر نہیں ہے تو حج کیلئے اسکے مستطیع ہونے کیلئے مخارج حج کیساتھ ساتھ شرط ہے کہ اسکے پاس ایسا ذریعہ آمدنی ہو جو اسکی حیثیت کے مطابق اسکی زندگی کیلئے کافی ہو ورنہ یہ حج کیلئے مستطیع نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۹۔ جس شخص کے پاس زاد و راحلہ نہ ہو لیکن کوئی اور شخص اسے دے اور اسے یوں کہے تو ''حج بجالا اور تیرا اور تیرے اہل وعیال کا خرچہ میرے ذمے ہے'' تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول کرنا واجب ہے اور اس حج کو حج بذلی کہتے ہیں اور اس میں ''رجوع الی الکفایہ'' شرط نہیں ہے نیز خود زاد و راحلہ کا دینا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا دینا بھی کافی ہے۔

لیکن اگر اسے حج کیلئے مال نہ دے بلکہ صرف اسے مال ہبہ کرے تو اگر وہ ہبہ کو قبول کرے تو اس پر حج واجب ہے لیکن اس پر اس مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اپنے آپ کو مستطیع نہ بنائے۔

مسئلہ ۳۰۔ حج بذلی، حجۃ الاسلام سے کافی ہے اور اگر اسکے بعد مستطیع ہو جائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۔ جس شخص کو کسی ادارے یا شخص کی طرف سے حج پر جانے کی دعوت دی جاتی ہے تو اگر اس دعوت کے مقابلے میں اس پر کسی کام کو انجام دینے کی شرط لگائی جائے تو اسکے حج پر حج بذلی کا عنوان صدق نہیں کرتا۔

مالی استطاعت کے عمومی مسائل

مسئلہ ۳۲۔ جس وقت حج پر جانے کیلئے مال خرچ کرنا واجب ہوتا ہے اسکے آنے کے بعد مستطیع کیلئے اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے بلکہ احوط وجوبی یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھی اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہ کرے۔

مسئلہ ۳۳۔ مالی استطاعت میں شرط نہیں ہے کہ وہ مکلف کے شہر میں

حاصل ہو بلکہ اس کا میقات میں حاصل ہو جانا کافی ہے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر مستطیع ہو جائے اس پر حج واجب ہے اور یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

مسئلہ ۳۴۔ مالی استطاعت اس شخص کیلئے بھی شرط ہے جو میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے جیسے قافلوں میں کام کرنے والے وغیرہ تو اگر ان میں استطاعت کی دیگر شرائط بھی ہوں جیسے اہل وعیال کا نفقہ، ضروریات زندگی اور اسکی حیثیت کے مطابق جن چیزوں کی اسے اپنی زندگی میں احتیاج ہوتی ہے اور "رجوع الی الکفایۃ" تو اس پر حج واجب ہے اور یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے ورنہ اس کا حج مستحبی ہوگا اور اگر بعد میں استطاعت حاصل ہو جائے تو اس پر حجۃ الاسلام واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۵۔ اگر کسی شخص کو حج کے راستے میں خدمت کیلئے اتنی اجرت کے ساتھ اجیر بنایا جائے کہ جس سے وہ مستطیع ہو جائے تو اجارے کو قبول

کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس خدمت کے ساتھ متصادم نہ ہو جو اسکی ڈیوٹی ہے ورنہ یہ اسکے ساتھ مستطیع نہیں ہوگا جیسا کہ عدم تصادم کی صورت میں اس پر اجارے کو قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۔ جو شخص مالی استطاعت نہ رکھتا ہو اور نیابتی حج کیلئے اجیر بنے پھر اجارے کے بعد مال اجارہ کے علاوہ کسی اور مال کے ساتھ مستطیع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حجۃ الاسلام بجالائے اور اجارہ اگر اسی سال کیلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجارے والا حج آئندہ سال بجالائے۔

مسئلہ ۳۷۔ اگر مستطیع شخص غفلت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مستحب حج کی نیت کرلے اگرچہ اعمال حج کی تمرین کے قصد سے تا کہ آئندہ سال اسے بہتر طریقے سے انجام دے سکے یا اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو غیر مستطیع سمجھتا ہے پھر اس کیلئے ظاہر ہو جائے کہ وہ مستطیع تھا تو اسکے اس حج

کے حجۃ الاسلام سے کافی ہونے میں اشکال ہے پس احوط کی بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے۔مگر یہ کہ اس نے شارع مقدس کے اس حکم کی اطاعت کا قصد کیا ہو جو اس وقت ہے اس وہم کے ساتھ کہ وہ حکم، حکم استحبابی ہے تو پھر اس کا حج حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

ب۔ جسمانی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ جسمانی لحاظ سے حج کو انجام دینے کی قدرت رکھتا ہو پس اس مریض اور بوڑھے پر حج واجب نہیں ہے جو حج پر جا نہیں سکتے یا جن کیلئے جانے میں حرج اور مشقت ہے۔

مسئلہ ۳۸۔ جسمانی استطاعت کا باقی رہنا شرط ہے پس اگر راستے کے درمیان میں احرام سے پہلے بیمار ہو جائے تو اگر اس کا حج پر جانا استطاعت والے سال میں ہو اور بیماری اس سے سفر کو جاری رکھنے کی قدرت کو سلب کرلے تو اس سے منکشف ہوگا کہ اس میں جسمانی استطاعت نہیں تھی اور

ایسے شخص پر حج کیلیے کسی کو نائب بنانا واجب نہیں ہے لیکن اگر یہ حج کے اس پر مستقر ہونے کے بعد حج پر جا رہا ہو اور بیماری کی وجہ سے سفر کو جاری رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں میں بھی اسے بغیر مشقت کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی اور کو نائب بنائے اور اگر اسے امید ہو تو اس سے خود حج کو بجالانے کا وجوب ساقط نہیں ہوگا۔ اور اگر احرام کے بعد بیمار ہو تو اسکے اپنے خاص احکام ہیں۔

ج۔ سربی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور با امن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلیے راستہ بند ہو اس طرح کہ اس کیلیے میقات یا اعمال حج کی تکمیل تک پہنچنا ممکن نہ ہو اسی طرح اس شخص پر بھی حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلیے راستہ کھلا لیکن نا امن ہو چنانچہ اس راستے میں اسے اپنی جان، بدن، عزت یا مال کا خطرہ ہو۔

مسئلہ ۳۹۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور وہ حج پر جانے کیلئے تیار ہو جائے جیسا کہ حج کیلئے اپنا نام لکھوا دے لیکن چونکہ اسکے نام قرعہ نہیں نکلا اسلئے اس سال حج پر نہ جاسکا تو یہ شخص مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر آئندہ سالوں میں حج کرنا اس سال اپنا نام لکھوانے اور مال دینے پر موقوف ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس کام کو انجام دے۔

د۔ زمانی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں استطاعت حاصل ہو جس میں حج کو درک کرنا ممکن ہو پس اس بندے پر حج واجب نہیں ہے کہ جس پر اس طرح وقت تنگ ہو جائے کہ وہ حج کو درک نہ کرسکتا ہو یا سخت مشقت اور سخت حرج کے ساتھ درک کرسکتا ہو۔

دوسری فصل: نیابتِ حج

نائب و منوب عنہ کی شرائط کو بیان کرنے سے پہلے حج کی وصیت اور اس کیلئے نائب بنانے کے بعض موارد اور ان کے احکام کو ذکر کرتے ہیں۔

مسئلہ ۴۰۔ جس پر حج مستقر ہو جائے پھر وہ بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے حج پر جانے سے عاجز ہو یا اس کیلئے حج پر جانے میں عسر و حرج ہو اور بغیر حرج کے قادر ہونے سے مایوس ہو حتیٰ کہ آئندہ سالوں میں بھی تو اس پر نائب بنانا واجب ہے لیکن جس پر حج مستقر نہ ہوا تو اس پر نائب بنانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۱۔ نائب جب حج کو انجام دے دے تو منوب عنہ کہ جو حج کو

انجام دینے سے معذور تھا اس سے حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور اس پر دوبارہ حج بجالانا واجب نہیں ہے اگرچہ نائب کے انجام دینے کے بعد اس کا عذر ختم بھی ہو جائے۔ ہاں اگر نائب کے عمل کے دوران میں اس کا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج کا اعادہ کرنا واجب ہے اور ایسی حالت میں اس کیلئے نائب کا حج کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲۔ جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے میں فوت ہو جائے تو اگر وہ احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو تو یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے اور اگر احرام سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کیلئے یہ کافی نہیں ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبی کی بنا پر یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۳۔ جو شخص فوت ہو جائے اور اسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہو تو اگر اس کا اتنا ترکہ ہو جو حج کیلئے کافی ہو اگرچہ میقات سے، تو اس کی طرف سے اصل ترکہ سے حج کیلئے نائب بنانا واجب ہے مگر یہ کہ اس نے

ترکہ کے تیسرے حصے سے مخارج حج نکالنے کی وصیت کی ہو تو یہ اسی تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے اور یہ مستحب وصیت پر مقدم ہوں گے اور اگر یہ تیسرا حصہ کافی نہ ہو تو باقی کو اصل ترکہ سے لیا جائیگا۔

مسئلہ ۴۴۔ جن موارد میں نائب بنانا مشروع ہے ان میں یہ کام فوراً واجب ہے چاہے یہ نیابت زندہ کی طرف سے ہو یا مردہ کی طرف سے۔

مسئلہ ۴۵۔ زندہ شخص پر شہر سے نائب بنانا واجب نہیں ہے بلکہ میقات سے نائب بنا دینا کافی ہے اگر میقات سے نائب بنانا ممکن ہو ورنہ اپنے وطن یا کسی دوسرے شہر سے اپنے حج کیلئے نائب بنائے اسی طرح وہ میت کہ جسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہے تو اسکی طرف سے میقات سے حج کافی ہے اور اگر نائب بنانا ممکن نہ ہو مگر میت کے وطن سے یا کسی دوسرے شہر سے تو یہ واجب ہے اور حج کے مخارج اصل ترکہ سے نکالے جائیں گے ہاں اگر اس نے اپنے شہر سے حج کرانے کی وصیت کی ہو تو وصیت کو نافذ کرنا واجب ہے اور میقات کی اجرت سے زائد کو ترکہ کے تیسرے حصے

سے نکالا جائیگا۔

مسئلہ ۴۶۔ اگر وصیت کرے کہ اسکی طرف سے استحباباً حج انجام دیا جائے تو اسکے اخراجات ترکہ کے تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے۔

مسئلہ ۴۷۔ جب ورثاء یا وصی کو میت پر حج کے مستقر ہونے کا علم ہو جائے اور اسکے ادا کرنے میں شک ہو تو میت کی طرف سے نائب بنانا واجب ہے لیکن اگر استقرار کا علم نہ ہو اور اس نے اسکی وصیت بھی نہ کی ہو تو ان پر کوئی شے واجب نہیں ہے۔

نائب کی شرائط:

۱۔ بلوغ، احوط کی بنا پر، پس نابالغ کا حج اپنے غیر کی طرف سے حجۃ الاسلام کے طور پر کافی نہیں ہے بلکہ کسی بھی واجب حج کے طور پر۔

۲۔ عقل، پس مجنون کا حج کافی نہیں ہے چاہے وہ دائمی ہو یا اسے جنون کے دورے پڑتے ہوں البتہ اگر جنون کے دورے کی حالت میں حج انجام

دے۔

۳۔ ایمان، احوط کی بنا پر، پس مؤمن کی طرف سے غیر مؤمن کا حج کافی نہیں ہے۔

۴۔ اس کا حج کے اعمال اور احکام سے اس طرح واقف ہونا کہ اعمال حج کو صحیح طور پر انجام دینے پر قادر ہو اگرچہ اس طرح کہ ہر عمل کے وقت معلم کی راہنمائی کے ساتھ اسے انجام دے۔

۵۔ اس سال میں خود اس کا ذمہ واجب حج کے ساتھ مشغول نہ ہو ہاں اگر اسے اپنے اوپر حج کے وجوب کا علم نہ ہو تو اسکے نیابتی حج کے صحیح ہونے کا قائل ہونا بعید نہیں ہے۔

۶۔ حج کے بعض اعمال کے ترک کرنے میں معذور نہ ہو۔ اس شرط اور اس پر مترتب ہونے والے احکام کی وضاحت اعمالِ حج میں آجائیگی۔

مسئلہ ۴۸۔ نائب بنانے کے کافی ہونے میں شرط ہے کہ نائب کے منوب عنہ کی طرف سے حج کے بجالانے کا وثوق ہو لیکن یہ جان لینے کے

بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے بلکہ اس میں اصالۃ الصحۃ کافی ہے (یعنی اس کا عمل صحیح ہے)۔

منوب عنہ کی شرائط:

منوب عنہ میں چند چیزیں شرط ہیں۔

اول: اسلام، پس کافر کی طرف سے حج کافی نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو یا خود حج بجالانے میں اسکے لئے حرج ہو اور آئندہ سالوں میں بھی بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ رکھتا ہو البتہ اگر نیابت واجب حج میں ہو۔ لیکن مستحب حج میں غیر کی طرف سے نائب بننا مطلقاً صحیح ہے۔

چند مسائل:

مسئلہ۴۹۔ نائب اور منوب عنہ کے درمیان ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کی طرف سے نائب بن سکتی ہے اور مرد عورت کی طرف سے نائب بن سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ صرورہ (جس نے حج نہ کیا ہو) صرورہ اور غیر صرورہ کی طرف سے نائب بن سکتا ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ ۵۱۔ منوب عنہ میں نہ بلوغ شرط ہے نہ عقل۔

مسئلہ ۵۲۔ نیابتی حج کی صحت میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہے اگرچہ اجمالی طور پر لیکن نام کا ذکر کرنا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ اس بندے کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکے پاس، حج تمتع کے اعمال کو مکمل کرنے کا وقت نہ ہو اور اس وجہ سے اس کا فریضہ حج افراد کی طرف عدول کرنا ہو ہاں اگر اجیر بنائے اور اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر عدول کرنا واجب ہے اور یہ حج تمتع سے کافی ہے اور اجرت کا بھی

مستحق ہوگا۔

مسئلہ ۵۴۔ اگر اجیر احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو پوری اجرت کا مستحق ہوگا البتہ اگر اجارہ منوب عنہ کے ذمہ کو بری کرنے کیلئے ہو جیسا کہ اگر اجارہ مطلق ہو اور اعمال کو انجام دینے کے ساتھ مقید نہ ہو تو ظاہر حال یہی ہوتا ہے۔

مسئلہ ۵۵۔ اگر معین اجرت کے ساتھ حج کیلئے اجیر بنایا جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر پر حج کے اعمال کو مکمل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ اگر وہ حج کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا واپس لینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۶۔ نائب پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسکے حج کے منوب عنہ سے کافی نہ ہونے کا حکم لگایا جائے۔ نائب بنانے والے کو اجرت واپس کردے البتہ اگر اجارہ اسی سال کے ساتھ مشروط ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ بعد میں منوب عنہ کی طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ ۵۷۔ جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہے اسے نائب بنانا جائز نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے جو مختار شخص کے فریضے کو انجام نہ دے سکتا ہو مثلاً تلبیہ یا نماز طواف کو صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو یا طواف اور سعی میں خود چلنے کی قدرت نہ رکھتا ہو یا رمی جمرات پر قادر نہ ہو، اس طرح کہ اس سے حج کے بعض اعمال میں نقص پیدا ہوتا ہو، پس اگر عذر اس نقص تک نہ پہنچائے جیسے صرف بعض تروک احرام کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکی نیابت صحیح ہے۔

مسئلہ ۵۸۔ اگر نیابتی حج کے دوران میں عذر کا طاری ہونا نائب کے اعمال میں نقص کا سبب بنے تو اجارے کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے اور اس صورت میں احوط وجوبی یہ ہے کہ اجرت اور منوب عنہ کی طرف سے دوبارہ حج بجالانے پر مصالحت کریں۔

مسئلہ ۵۹۔ جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاری وقوف سے معذور ہیں انہیں نائب بنانا صحیح نہیں ہے پس اگر انہیں اس طرح نائب بنایا جائے تو وہ

اس پر اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے جیسے کاروانوں کے خدام کہ جو کمزور لوگوں کے ہمراہ رہنے اور کاروان کے بعض کاموں کو انجام دینے پر مجبور ہوتے ہیں چنانچہ طلوع فجر سے پہلے ہی مشعر سے منیٰ کی طرف نکل جاتے ہیں. پس اگر ایسے لوگوں کو نیابتی حج کیلئے اجیر بنایا جائے تو ان پر اختیاری وقوف کو درک کرنا اور حج کو بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۰۔ معذور نائب کے حج کے کافی نہ ہونے میں فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کو انجام دے رہا ہو اور کافی نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے جاہل ہو یا منوب عنہ اس سے جاہل ہو اور اسی طرح ہے اگر ان میں سے کوئی ایک اس بات سے جاہل ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جسکے ساتھ نائب بنانا جائز نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے جاہل ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۱۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ تقلید یا اجتہاد کے لحاظ سے اپنے

فریضے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۶۲۔ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہ منوب عنہ سے کافی ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبی کی بنا پر کافی نہیں ہے اور اس حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے کہ نائب اجیر ہو یا مفت میں کام انجام دے رہا ہو یا اسکی نیابت حجۃ الاسلام میں ہو یا کسی اور حج میں۔

مسئلہ ۶۳۔ جس شخص نے اپنی طرف سے حجۃ الاسلام انجام نہیں دیا اسکے لئے احوط استحبابی یہ ہے کہ نیابتی حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد جب تک مکہ میں ہے اپنے لئے عمرہ مفردہ بجالائے اگر یہ کرسکتا ہو۔

مسئلہ ۶۴۔ نیابتی حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد نائب کیلئے اپنی طرف سے اور غیر کی طرف سے طواف کرنا جائز ہے اسی طرح اس کیلئے عمرہ مفردہ بجالانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۶۵۔ جیسا کہ حج کیلئے نائب میں احوط کی بنا پر ایمان شرط ہے اسی

طرح اعمال حج میں سے ہر اس کام میں بھی شرط ہے کہ جس میں نیابت صحیح ہے جیسے طواف، رمی، قربانی۔

مسئلہ ۶۶۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ اعمال حج میں منوب عنہ کی طرف سے نیابت کا قصد کرے اور اس پر واجب ہے کہ منوب عنہ کی طرف سے طواف النساء کو انجام دے۔

باب دوم:

حج وعمرہ کے اعمال کے بارے میں

حج وعمرہ کی اقسام

گزر چکا ہے کہ حج کی تین اقسام ہیں حج تمتع اور یہ اس شخص کا فریضہ ہے کہ جسکے اہل مکہ سے اڑتالیس میل تقریباً نوے کیلومیٹر دور ہوں اور حج قران و إفراد، اور یہ دونوں اس شخص کا فریضہ ہیں جسکے اہل مکہ میں ہوں یا مذکورہ مسافت سے کم فاصلے پر ہوں۔ حج تمتع، قران و افراد سے اس بات میں مختلف ہے کہ یہ ایک عبادت ہے جو عمرہ اور حج سے مرکب ہے اور اس میں عمرہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور عمرہ اور حج کے درمیان کچھ مدت کا فاصلہ ہوتا ہے کہ جس میں انسان عمرہ کے احرام سے باہر آ جاتا ہے اور جو کچھ مُحرِم کیلئے حرام ہوتا ہے حج کا احرام باندھنے سے پہلے اس کیلئے حلال ہو جاتا

ہے اس لئے اسے حج تمتع کا نام دینا مناسب ہے پس عمرہ حج تمتع کی ایک جز ہے اور اس کا نام عمرہ تمتع ہے اور حج دوسرا جز ہے اور ان دونوں کو ایک سال میں انجام دینا ضروری ہے۔ جبکہ حج افراد اور قران میں سے ہر ایک ایک عبادت ہے جو فقط حج سے عبارت ہے اور عمرہ ان دونوں سے ایک، دوسری مستقل عبادت ہے کہ جسے عمرہ مفردہ کہا جاتا ہے اسی لئے بعض اوقات عمرہ مفردہ ایک سال میں انجام پاتا ہے اور حج افراد و قران دوسرے سال میں اور عمرہ، مفردہ ہو یا تمتع اس کے مشترکہ احکام ہیں کہ جنھیں ہم حج وعمرہ تمتع اور حج قران وافراد، انکے عمرہ اور ان کے درمیان فروق کو بیان کرنے سے پہلے ذکر کرتے ہیں۔

چند مسائل:

مسئلہ ٦٧۔ عمرہ، حج کی طرح کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب۔

مسئلہ ۶۸۔ عمرہ بھی حج کی طرح اصل شریعت میں اور عمر بھر میں ایک دفعہ اس پر واجب ہوتا ہے کہ جس میں حج والی استطاعت ہو اور یہ بھی حج کی طرح فوراً واجب ہوتا ہے۔ اور اس کے وجوب میں حج کی استطاعت شرط نہیں ہے بلکہ صرف عمرے کی استطاعت کافی ہے اگر چہ حج کیلئے استطاعت نہ بھی ہو جیسا کہ اس کا عکس بھی اسی طرح ہے پس جو شخص صرف حج کیلئے استطاعت رکھتا ہو اس پر حج واجب ہے نہ عمرہ یہ اس شخص کیلئے ہے کہ جس کے اہل مکہ میں ہوں یا مکہ سے اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر ہوں اور رہے وہ لوگ جو مکہ سے دور ہیں کہ جن کا فریضہ حج تمتع ہے تو ان میں حج کی استطاعت سے ہٹ کر صرف عمرہ کی استطاعت متصور نہیں ہے اور اسی طرح اس کا عکس کیونکہ حج تمتع ان دونوں سے مرکب ہے اور ان دونوں کا ایک ہی سال میں اکٹھا واقع ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶۹۔ مکلف کیلئے مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے پس جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ داخل ہونا چاہے اس پر عمرہ مفردہ کا

احرام باندھنا واجب ہے اور اس حکم سے دو مورد مستثنیٰ ہیں۔

الف: جس کا کام ایسا ہو کہ اس کا مکہ میں آنا جانا زیادہ ہے۔

ب: جو شخص حج تمتع یا عمرہ مفردہ کے اعمال مکمل کرنے کے بعد مکہ سے خارج ہو جائے تو اس کیلئے سابقہ عمرہ کے اعمال بجالانے سے ایک ماہ تک بغیر احرام کے مکہ میں دوبارہ داخل ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۷۰۔ حج کی طرح عمرہ کو بھی مکرر کرنا مستحب ہے اور دو عمروں کے درمیان کوئی معین فاصلہ کرنا شرط نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ اگر اپنے لئے دو عمرے بجالائے تو ان کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ کرے اور اگر دو شخصوں کی طرف سے ہوں یا ایک اپنی طرف سے اور دوسرا کسی اور کی طرف سے ہو تو مذکورہ فاصلہ معتبر نہیں ہے بنا برایں اگر دوسرا عمرہ نیابت کے ساتھ ہو تو نائب کیلئے اس پر اجرت لینا جائز ہے اور یہ منوب عنہ کے واجب عمرہ مفردہ سے کافی ہے اگر اس پر واجب ہو۔

حج تمتع اور عمرہ تمتع کی صورت

حج تمتع دو کاموں سے مرکب ہے ایک عمرہ اور یہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور دوسرا حج اور ہر ایک کے مخصوص اعمال ہیں۔

عمرہ تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کسی میقات سے احرام باندھنا

۲۔ طواف کعبہ

۳۔ نماز طواف

۴۔ صفا ومرہ کے درمیان سعی

۵۔ تقصیر

حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مکہ مکرمہ سے احرام باندھنا

۲۔ نو ذی الحج کے ظہر سے غروب تک عرفات میں وقوف کرنا

۳۔ دس ذی الحج کی رات سورج کے طلوع ہونے تک مشعر الحرام

میں وقوف کرنا

۴۔ عید والے دن (دس ذی الحج) جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا

۵۔ قربانی

۶۔ حلق یا تقصیر

۷۔ گیارہویں کی رات منیٰ میں گزارنا

۸۔ گیارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

۹۔ بارہ ذی الحج کی رات منیٰ میں گزارنا

۱۰۔ بارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

۱۱۔ طواف حج

۱۲۔ نماز طواف

۱۳۔ سعی

۱۴۔ طواف النساء

۱۵۔ نماز طواف

حج افراد اور عمرہ مفردہ

صورت کے لحاظ سے حج افراد حج تمتع سے مختلف نہیں ہے مگر یہ کہ قربانی حج تمتع میں واجب ہے اور حج افراد میں مستحب ہے۔ عمرہ مفردہ تو یہ عمرہ تمتع کی طرح ہے مگر بعض امور میں کہ جنہیں ہم مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ ۱۷۔ عمرہ تمتع میں تقصیر بھی ضروری ہے جبکہ عمرہ مفردہ میں تقصیر اور حلق کے درمیان اختیار ہے البتہ یہ مردوں کیلئے ہے، لیکن عورتوں کیلئے ہر صورت میں تقصیر ہی ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۷۔ عمرہ تمتع میں طواف النساء اور اسکی نماز واجب نہیں ہیں اگرچہ احوط یہ ہے کہ طواف النساء اور اسکی نماز کو رجاء کی نیت سے انجام دے لیکن یہ دونوں عمرہ مفردہ میں واجب ہیں۔

مسئلہ ۳۷۔ عمرہ تمتع صرف حج کے مہینوں میں واقع ہو سکتا ہے اور وہ ''شوال، ذیقعد اور ذی الحج'' ہیں جبکہ عمرہ مفردہ تمام مہینوں میں ہو سکتا

ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۔ عمرہ تمتع میں ضروری ہے کہ احرام ان مواقیت میں سے ایک سے باندھا جائے کہ جن کا ذکر آنے والا ہے لیکن عمرہ مفردہ کا میقات ادنی الحل ہے اس کیلئے جو مکہ کے اندر ہے اگر چہ اس کیلئے ان مواقیت میں سے ایک سے احرام باندھنا بھی جائز ہے لیکن جو شخص مکہ سے باہر ہے اور عمرہ مفردہ بجالانا چاہتا ہے وہ انہیں مواقیت میں سے ایک سے احرام باندھے گا۔

حج قران

صورت کے لحاظ سے حج قران حج افراد کی طرح ہے مگر حج قران میں واجب ہے کہ احرام کے وقت قربانی اپنے ہمراہ رکھے پس اس لئے اس پر اپنی قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے۔ جیسے کہ حج قران میں احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی جبکہ حج افراد میں احرام

فقط تلبیہ کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

حج تمتع کے عمومی احکام:

حج تمتع میں چند چیزیں شرط ہیں:

پہلی شرط: نیت اور وہ یہ ہے کہ عمرہ کے احرام کے شروع سے ہی حج تمتع کا قصد کرے ورنہ صحیح نہیں ہے۔

دوسری شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں حج کے مہینوں میں ہوں

تیسری شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں ایک سال میں ہوں

چوتھی شرط: یہ کہ عمرہ اور حج دونوں کو ایک شخص اور ایک شخص کی طرف سے انجام دے پس اگر ایک میت کی طرف سے حج تمتع کیلئے دو شخصوں کو اجیر بنایا جائے ایک کو حج کیلئے اور دوسرے کو عمرے کیلئے تو یہ میت کیلئے کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۵۔ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اس کیلئے اختیاری صورت میں افراد یا قران کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۶۔ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اور اسے علم ہے کہ وقت اتنا تنگ ہے کہ عمرہ کو مکمل کر کے حج کو درک نہیں کرسکتا چاہے عمرے میں داخل ہونے سے پہلے یہ علم رکھتا ہو یا اسکے بعد اسے اس کا علم ہو تو اس پر واجب ہے کہ حج تمتع سے حج افراد کی طرف عدول کرے اور اعمال حج کو مکمل کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے۔

مسئلہ ۷۷۔ جو عورت حج تمتع بجالانا چاہتی ہے اگر میقات سے احرام باندھتے وقت حیض کی حالت میں ہو تو اگر اسے یہ احتمال ہو کہ وہ ایسے وقت میں پاک ہو جائیگی کہ جس میں غسل، طواف، نماز طواف، سعی اور تقصیر پھر حج کیلئے احرام اور عرفہ والے دن کو زوال سے درک کرنے کی وسعت موجود ہو تو عمرہ تمتع کا احرام باندھے پس اگر ایسے وقت میں پاک ہو جائے جو عمرہ کو مکمل کرنے اور حج کو درک کرنے کی وسعت رکھتا ہو تو ٹھیک ورنہ

اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا لے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور یہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے لیکن اگر میقات سے احرام باندھتے وقت پاک ہو پھر راستے میں یا مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کو بجالانے سے پہلے اسے حیض آجائے اور ایسے وقت میں پاک نہ ہو کہ جس میں عمرہ کو مکمل کر کے حج کو درک کر سکے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا دے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور یہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے یا یہ کہ منیٰ سے پلٹنے تک طواف اور نماز طواف کو بجا نہ لائے اور سعی و تقصیر کو بجالائے اور اسکے ذریعے عمرہ کے احرام سے خارج ہو جائے پھر حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفہ اور مشعر کو درک کرے اور منیٰ کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اعمال حج کو مکمل کرنے کیلئے مکہ آئے اور طواف عمرہ اور اسکی نماز کی قضا کرے طواف حج ، اسکی نماز اور سعی کو انجام دینے سے پہلے یا اسکے بعد۔ اور یہ اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے اور اس پر کوئی اور شے واجب نہیں ہے۔

پہلا حصہ:

اعمال عمرہ کے بارے میں

پہلی فصل: مواقیت

اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہیں:

اول: مسجد شجرہ اور یہ مدینہ منورہ کے قریب ذوالحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ اہل مدینہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستہ حج کرنا چاہتے ہیں۔

مسئلہ ۷۸۔ احرام کو مسجد شجرہ سے جحفہ تک موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کی خاطر مثلاً اگر بیماری، کمزوری وغیرہ جیسا کوئی عذر ہو۔

مسئلہ ۷۹۔ مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے ہاں ان

تمام جگہوں سے کافی ہے جنہیں مسجد کا حصہ شمار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے۔

مسئلہ ۸۰۔ عذر رکھنے والی عورت پر واجب ہے کہ مسجد سے عبور کی حالت میں احرام باندھے البتہ اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم نہ آئے۔لیکن اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم آئے اگرچہ بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے اور احرام کو عذر کے دور ہونے تک مؤخر نہ کرسکتی ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جحفہ یا اسکے بالمقابل مقام سے احرام باندھے۔البتہ اس کیلئے میقات سے پہلے کسی بھی معین جگہ سے نذر کے ذریعے احرام باندھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۸۱۔ اگر شوہر بیوی کے پاس حاضر نہ ہو تو بیوی کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کا صحیح ہونا شوہر کی اجازت کے ساتھ مشروط نہیں ہے لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس سے اجازت حاصل کرے پس اگر اس صورت میں نذر کرے تو اسکی نذر منعقد نہیں ہوگی۔

دوم: وادی عقیق۔ یہ اہل عراق ونجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے

گزرتے ہیں ان کا میقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں "مسلخ" اور یہ اسکے شروع کے حصے کا نام ہے "غمرہ" اور یہ اسکے درمیان والے حصے کا نام ہے "ذات عرق" اور یہ اسکے آخر والے حصے کا نام ہے اور ان سب مقامات سے احرام کافی ہے۔

سوم: جحفہ: اور یہ اہل شام، مصر، شمالی افریقہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں۔ اور اس میں موجود مسجد وغیرہ سب مقامات سے احرام باندھنا کافی ہے۔

چہارم: یلملم: اور یہ اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو اس سے گزرتے ہیں اور یہ ایک پہاڑ کا نام ہے اور اسکے سب حصوں سے احرام باندھنا کافی ہے۔

پنجم: قرن المنازل اور یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں اور اس میں مسجد وغیر مسجد سے احرام باندھنا کافی ہے۔

مذکورہ مواقیت کے بالمقابل مقام

جو شخص مذکورہ مواقیت میں سے کسی سے نہ گزرے اور ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسی کے بالمقابل ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور بالمقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پیچھے قرار پا جائے۔

مذکورہ مواقیت وہ ہیں کہ جن سے عمرہ تمتع کرنے والے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے۔

حج تمتع و قران و افراد کے مواقیت مندرجہ ذیل ہیں:

اول: مکہ معظمہ اور یہ حج تمتع کا میقات ہے۔

دوم: مکلف کی رہائش گاہ۔ اور یہ اس شخص کا میقات ہے کہ جسکی رہائش گاہ میقات اور مکہ کے درمیان ہے بلکہ یہ اہل مکہ کا بھی میقات ہے اور ان پر واجب نہیں ہے کہ مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایک پر آئیں۔

چند مسائل:

مسئلہ ۸۲۔ اگر ان مواقیت اور انکی بالمقابل جگہ کا علم نہ ہو تو یہ بینہ شرعیہ کے ساتھ ثابت ہو جاتے ہیں یعنی دو عادل گواہ اسکی گواہی دے دیں یا اس شیاع کے ساتھ بھی ثابت ہو جاتے ہیں جو موجب اطمینان ہو اور جستجو کر کے علم حاصل کرنا واجب نہیں ہے اور اگر نہ علم ہو نہ گواہ اور نہ شیاع تو ان مقامات کو جاننے والے شخص کی بات سے حاصل ہونے والا ظن وگمان کافی ہے۔

مسئلہ ۸۳۔ میقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ میقات سے پہلے کسی معین جگہ سے احرام باندھنے کی نذر کر لے جیسے کہ مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھنے کی نذر کرے تو اس کا احرام صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۴۔ اگر جان بوجھ کر یا غفلت یا لاعلمی کی وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام کیلئے میقات کی طرف پلٹے۔

مسئلہ ۸۵۔ اگر غفلت، نسیان یا مسئلہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے آگے گزر جائے اور وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات تک پلٹ بھی نہ سکتا ہو لیکن ابھی تک حرم میں داخل نہ ہوا ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو میقات کی سمت کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو تو اگر اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر یہ واجب ہے اور حرم کے باہر سے احرام باندھے گا اور اگر حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو حرم میں جس جگہ ہے وہیں سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۸۶۔ اپنے اختیار کے ساتھ احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا میقات ہو یا نہ۔

مسئلہ ۸۷۔ جس شخص کو مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایک سے احرام باندھنے سے منع کر دیا جائے تو اس کیلئے دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۸۔ جدہ مواقیت میں سے نہیں ہے اور نہ یہ مواقیت کے

بالمقابل ہے لہذا اختیاری صورت میں جدہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے بلکہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات کی طرف جانا ضروری ہے مگر یہ کہ اس پر قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر جدہ سے نذر کر کے احرام باندھے۔

مسئلہ ۸۹۔ اگر میقات سے آگے گزر جانے کے بعد مُحرِم متوجہ ہو کہ اس نے صحیح احرام نہیں باندھا پس اگر میقات تک پلٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے اور اگر نہ پلٹ سکتا ہو مگر مکہ مکرمہ کے راستے سے تو "ادنی الحل" سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو اور اعمال بجالانے کے بعد عمرہ تمتع کے احرام کیلئے، کسی میقات پر جائے۔

مسئلہ ۹۰۔ ظاہر یہ ہے کہ اگر حج کے فوت نہ ہونے کا اطمینان ہو تو عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے بعد اور حج بجالانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے نکلنا جائز ہے اگر چہ احوط استحبابی یہ ہے کہ ضرورت وحاجت کے بغیر نہ نکلے جیسے کہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ نکلنے سے پہلے مکہ میں حج کا احرام باندھ لے مگر یہ کہ اس کام میں اس کیلئے حرج ہو تو پھر اپنی

احتیاج کیلئے بغیر احرام کے باہر جا سکتا ہے اور جو شخص اس احتیاط پر عمل کرنا چاہے اور ایک یا چند مرتبہ مکہ سے نکلنے پر مجبور ہو جیسے کاروانوں کے خدام وغیرہ تو وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کیلئے پہلے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ لیں اور عمرہ تمتع کو اس وقت تک مؤخر کر دیں کہ جس میں اعمال حج سے پہلے عمرہ تمتع کو انجام دینا ممکن ہو پھر میقات سے عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھیں پس جب عمرہ سے فارغ ہو جائیں تو مکہ سے حج کیلئے احرام باندھیں۔

مسئلہ ۹۱۔ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان مکہ سے خارج ہونے کا معیار موجودہ شہر مکہ سے خارج ہونا ہے پس ایسی جگہ جانا کہ جو اس وقت مکہ مکرمہ کا حصہ شمار ہوتی ہے اگرچہ ماضی میں وہ مکہ سے باہر تھی مکہ سے خارج ہونا شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۹۲۔ اگر عمرہ تمتع کو انجام دینے کے بعد مکہ سے بغیر احرام کے باہر چلا جائے تو اگر اسی مہینے میں واپس پلٹ آئے کہ جس میں اس نے عمرہ کو انجام دیا ہے تو بغیر احرام کے واپس پلٹے لیکن اگر عمرہ کرنے والے مہینے کے

غیر میں پلٹے جیسے کہ ذیقعد میں عمرہ بجالا کر باہر چلا جائے پھر ذی الحج میں واپس پلٹے تو اس پر واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے کیلئے عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے ساتھ متصل عمرہ تمتع، دوسرا عمرہ ہوگا۔

مسئلہ ۹۳۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان عمرہ مفردہ کو انجام نہ دے لیکن اگر بجالائے تو اس سے اسکے سابقہ عمرہ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اور اس کے حج میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

دوسری فصل: احرام

مسئلہ ۹۴۔ احرام کے مسائل کی چار اقسام ہیں:

۱۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں یا احرام کیلئے واجب ہیں۔

۲۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں مستحب ہیں۔

۳۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں حرام ہیں۔

۴۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں مکروہ ہیں۔

۱۔ احرام کے واجبات

اول: نیت

اور اس میں چند امور معتبر ہیں:

الف: قصد، یعنی حج یا عمرہ کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثلاً عمرہ تمتع کا احرام باندھنا چاہے وہ احرام کے وقت عمرہ تمتع کو انجام دینے کا قصد کرے۔

مسئلہ ۹۵۔ قصد میں اعمال کی تفصیلی صورت کو دل سے گزارنا معتبر نہیں ہے بلکہ اجمالی صورت کافی ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اجمالی طور پر واجب اعمال کو انجام دینے کا قصد کرے پھر ان میں سے ایک ایک کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

مسئلہ ۹۶۔ احرام کی صحت میں محرمات احرام کو ترک کرنے کا قصد کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ بعض محرمات کے ارتکاب کا عزم بھی اسکی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا ہاں ان محرمات کے انجام دینے کا قصد کرنا کہ جن سے حج یا عمرہ باطل ہو جاتا ہے جیسے جماع۔ بعض موارد میں۔ تو وہ اعمال کے انجام دینے کے قصد کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا بلکہ یہ احرام کے قصد کے منافی ہے۔

ب: قربت اور اللہ تعالی کیلئے اخلاص، کیونکہ عمرہ، حج اور ان کا ہر ہر عمل عبادت ہے پس ہر ایک کو صحیح طور پر انجام دینے کیلئے ''قربۃً الی اللہ'' کا قصد کرنا ضروری ہے۔

ج۔اس بات کی تعیین کہ احرام عمرہ کیلئے ہے یا حج کیلئے اور پھر یہ کہ حج، حج تمتع ہے یا قران یا افراد اور یہ کہ اس کا اپنا ہے یا کسی اور کی طرف سے اور یہ کہ یہ حجۃ الاسلام ہے یا نذر کا حج یا مستحبی حج۔

مسئلہ ۹۷۔اگر مسئلہ سے لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے عمرہ کے بدلے میں حج کی نیت کرلے تو اس کا احرام صحیح ہے مثلاً اگر عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھتے وقت کہے ''حج تمتع کیلئے احرام باندھ رہا ہوں ''قربۃً الی اللہ'' لیکن اسی عمل کا قصد رکھتا ہو جسے لوگ انجام دے رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے تو اس کا احرام صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۸۔نیت میں زبان سے بولنا یا دل میں گزارنا شرط نہیں ہے بلکہ صرف فعل کے عزم سے نیت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۹۹۔ نیت کا احرام کے ہمراہ ہونا شرط ہے پس سابقہ نیت کافی نہیں ہے مگر یہ کہ احرام کے وقت تک مستمر رہے۔

دوم: تلبیہ

مسئلہ۱۰۰۔ احرام کی حالت میں تلبیہ ایسے ہی ہے جیسے نماز میں تکبیرۃ الاحرام پس جب حاجی تلبیہ کہہ دے تو مُحرِم ہو جائیگا اور عمرہ تمتع کے اعمال شروع ہو جائیں گے اور یہ تلبیہ در حقیقت خدائے رحیم کی طرف سے مکلفین کو حج کی دعوت، کا قبول کرنا ہے اسی لئے اسے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بجالانا چاہیے اور تلبیہ کی صورت علی الاصح یوں ہے۔

"لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ"

اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ مذکورہ چار تلبیوں کے بعد یوں کہے: "اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ"

اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو یہ بھی کہے:

"لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملات کا بھی اضافہ کرے جو معتبر روایت میں وارد ہوئے ہیں:

لَبَّیْکَ ذَا الْمَعارِجِ لَبَّیْک لَبَّیْکَ داعِیاً اِلیٰ دارِ السَّلامِ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ غَفّارَ الذُّنُوبِ لَبَّیْک لَبَّیْکَ أَھْلَ التَّلْبِیَةِ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ ذَا الْجَلالِ وَالإکْرامِ لَبَّیْکَ، لَبَّیْک تُبْدِئُ ، وَالْمَعادُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَسْتَغْنِی وَ یُفْتَقَرُ اِلَیْکَ لَبَّیْک، لَبَّیْکَ مَرْھُوباً وَ مَرْغُوباً اِلَیْکَ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ ذَا النَّعْماءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیلِ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ کَشّافَ الْکُرَبِ الْعِظامِ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدَیْکَ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ یا کَرِیمُ لَبَّیْکَ).

مسئلہ ۱۰۱۔ ایک مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کا تکرار کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۔ تلبیہ کی واجب مقدار کو عربی قواعد کے مطابق صحیح طور پر ادا کرنا واجب ہے پس صحیح طور پر قادر ہوتے ہوئے اگر چہ سیکھ کر یا کسی دوسرے کے دہروانے سے۔ غلط کافی نہیں ہے پس اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دوسرے کے دہروانے کے ساتھ بھی صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احوط یہ ہے کہ اسکے ساتھ ساتھ نائب بھی بنائے۔

مسئلہ ۱۰۳۔ جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کر دے تو اس کا حکم اس شخص والا حکم ہے جو جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کر دے جو کہ گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۔ جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھی نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۔ مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہی۔ اگر چہ ان نئے گھروں کو جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں۔ تلبیہ کو ترک کر دینا واجب ہے علی الاحوط.

اور اسی طرح روز عرفہ کے زوال کے وقت تلبیہ کو روک دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۔ حج تمتع، عمرہ تمتع، حج افراد اور عمرہ مفردہ کیلئے احرام منعقد نہیں ہو سکتا مگر تلبیہ کے ساتھ لیکن حج قران کیلئے احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی اور اشعار صرف قربانی کے اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید اونٹ کو بھی شامل ہے اور قربانی کے دیگر جانوروں کو بھی۔

مسئلہ ۱۰۷۔ اشعار ہے اونٹ کی کوہان کے اگلے حصے میں نیزہ مار کر اسے خون کے ساتھ لتھیڑنا تاکہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے اور تقلید یہ ہے کہ قربانی کی گردن میں دھاگہ یا جوتا لٹکا دیا جائے تاکہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے۔

سوم: دو کپڑوں کا پہننا

اور یہ تہبند اور چادر ہیں پس محرم پر جس لباس کا پہننا حرام ہے اسے اتار کر انہیں پہن لے گا پہلے تہبند باندھ کر دوسرے کپڑے کو شانے پر ڈال

لے گا۔

مسئلہ ۱۰۸۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبیہ کی نیت سے پہلے پہن لے۔

مسئلہ ۱۰۹۔ تہبند میں شرط نہیں ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کو چھپانے والا ہو بلکہ اس کا متعارف صورت میں ہونا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۔ تہبند کا گردن پر باندھنا جائز نہیں ہے لیکن اسکے بکسوا (پن) اور سنگ وغیرہ کے ساتھ باندھنے سے کوئی مانع نہیں ہے اسی طرح اسے دھاگے کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔ (اگر چادر کے اگلے حصے کو باندھنا متعارف ہو) اسی طرح اسے سوئی اور پن کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قربۃ الی اللہ کے قصد سے پہنے۔

مسئلہ ۱۱۲۔ ان دو کپڑوں میں وہ سب شرائط معتبر ہیں جو نمازی کے

لباس میں معتبر ہیں پس خالص ریشم، حرام گوشت جانور سے بنایا گیا، غصبی اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس کافی نہیں ہے کہ جو نماز میں معاف نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۔ تہبند میں شرط ہے کہ اس سے جلد نظر نہ آئے لیکن چادر میں یہ شرط نہیں ہے جبتک چادر کے نام سے خارج نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱۴۔ دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مرد کے ساتھ مختص ہے اور عورت کیلئے اپنے کپڑوں میں احرام باندھنا جائز ہے چاہے وہ سلے ہوئے ہوں یا نہ، البتہ نمازی کے لباس کے گذشتہ شرائط کی رعایت کرنے کے ساتھ۔

مسئلہ ۱۱۵۔ شرط ہے کہ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱۶۔ دونوں کپڑوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ بُنے ہوئے ہوں۔ اور نہ بُنے ہوئے میں یہ شرط ہے کہ وہ کاٹن یا اُون وغیرہ کا ہو بلکہ چمڑے، نائلون یا پلاسٹک کے لباس میں بھی احرام باندھنا کافی ہے البتہ اگر ان پر

کپڑا ہونا صادق آئے اوران کا پہننا متعارف ہواسی طرح نمدے وغیرہ میں احرام باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۔ اگر احرام باندھنے کے ارادے کے وقت جان بوجھ کر سلا ہوالباس نہ اتارے تو اسکے احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے پس احوط وجوبی یہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نیت کرے اور تلبیہ کہے۔

مسئلہ ۱۱۸۔ اگر سردی وغیرہ کی وجہ سے سلا ہوا لباس پہننے پر مجبور ہو تو قمیص وغیرہ جیسے رائج لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے لیکن اس کا پہننا جائز نہیں ہے بلکہ اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپری اور نچلے حصے کو الٹا کر کے اپنے اوپر اوڑھ لے۔

مسئلہ ۱۱۹۔ محرم کیلئے حمام میں جانے، تبدیل کرنے یا دھونے وغیرہ کیلئے احرام کے کپڑوں کا اتارنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ محرم کیلئے سردی وغیرہ سے بچنے کیلئے دو سے زیادہ کپڑوں کا

اوڑھنا جائز ہے پس دو یا زیادہ کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر یا کمر کے ارد گرد اوڑھ لے۔

مسئلہ ۱۲۱۔ اگر احرام کا لباس نجس ہو جائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اسے پاک کرے یا تبدیل کرے۔

مسئلہ ۱۲۲۔ احرام کی حالت میں حدث اصغر یا اکبر سے پاک ہونا شرط نہیں ہے پس جنابت یا حیض کی حالت میں احرام باندھنا جائز ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہا جاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اسے ترک نہ کرے۔

۲۔ احرام کے مستحبات

مسئلہ ۱۲۳۔ مستحب ہے احرام سے پہلے بدن کا پاک ہونا، اضافی بالوں کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ نیز مستحب ہے مسواک کرنا اور مستحب ہے احرام سے پہلے غسل کرنا، میقات میں یا میقات تک پہنچنے سے پہلے۔ مثلاً مدینہ

میں۔اورایک قول کے مطابق احوط یہ ہے کہ اس غسل کوترک نہ کیا جائے اور مستحب ہے کہ نماز ظہر یا کسی اور فریضہ نماز یا دو رکعت نافلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احادیث میں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئی ہے اور اسکی زیادہ فضیلت ہے .اور ذیقعد کی پہلی تاریخ سے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بڑھانا بھی مستحب ہے۔

۳۔احرام کے مکروہات

مسئلہ ۱۲۴۔سیاہ، میلے کچیلے اور دھاری دار کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے لباس کا رنگ سفید ہو اور زرد بستر یا تکیے پر سونا مکروہ ہے اسی طرح احرام سے پہلے مہندی لگانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کا رنگ احرام کی حالت میں بھی باقی رہے۔اگر اسے کوئی پکارے تو ''لبیک'' کے ساتھ جواب دینا مکروہ ہے اور حمام میں داخل ہونا اور بدن کو تھیلی وغیرہ کے ساتھ دھونا بھی مکروہ ہے۔

۴۔احرام کے محرمات

مسئلہ ۱۲۵۔احرام کے شروع سے لے کر جبتک احرام میں ہے محرم کیلئے چند چیزوں سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ان چیزوں کو" محرمات احرام" کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۔محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں ۔ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں۔ پہلے ہم انہیں اجمالی طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایک پر مترتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے۔

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔سلے ہوئے لباس کا پہننا

۲۔ایسی چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے سارے حصے کو چھپالے

۳۔مرد کا اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا

۴۔سر پر سایہ کرنا

۵۔ خوشبو کا استعمال کرنا

۶۔ آئینے میں دیکھنا

۷۔ مہندی کا استعمال کرنا

۸۔ بدن کو تیل لگانا

۹۔ بدن کے بالوں کو زائل کرنا

۱۰۔ سرمہ ڈالنا

۱۱۔ ناخن کاٹنا

۱۲۔ انگوٹھی پہننا

۱۳۔ بدن سے خون نکالنا

۱۴۔ فسوق (یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا، فخر کرنا)

۱۵۔ جدال جیسے "لا واللہ . بلی واللہ" کہنا

۱۶۔ حشرات بدن کو مارنا

۱۷۔ حرم کے درختوں اور پودوں کو اکھیڑنا

۱۸۔ اسلحہ اٹھانا

۱۹۔ خشکی کا شکار کرنا

۲۰۔ جماع کرنا اور شہوت کو بھڑکانے والا ہر کام جیسے شہوت کے ساتھ دیکھنا بوسہ لینا اور چھونا

۲۱۔ نکاح کرنا

۲۲۔ استمنا کرنا

مسئلہ ۱۲۷۔ ان میں سے بعض محرمات ویسے بھی حرام ہیں اگرچہ محرم نہ ہو لیکن احرام کی حالت میں ان کا گناہ زیادہ ہے۔

محرمات احرام کے احکام:

ا۔ سلے ہوئے لباس کا پہننا

مسئلہ ۱۲۸۔ احرام کی حالت میں مرد پر سلے ہوئے کپڑوں کا پہننا حرام ہے اور اس سے مراد ہر وہ لباس ہے کہ جس میں گردن، ہاتھ یا پاؤں داخل

ہو جائیں جیسے قمیص، شلوار، کوٹ، جیکٹ، نیچے کا لباس، عبا اور قبا وغیرہ اور اسی طرح بٹن لگے ہوئے کپڑے۔

مسئلہ ۱۲۹۔ سابقہ مسئلہ کے موضوع کے بارے میں فرق نہیں ہے کہ وہ لباس سِلا ہوا ہو یا بُنا ہوا یا انکی مثل۔

مسئلہ ۱۳۰۔ کمربند، وہ تھیلی کہ جس میں پیسے رکھے جاتے ہیں اور گھڑی کے پٹے وغیرہ کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جنہیں لباس شمار نہیں کیا جاتا اگرچہ یہ سِلے ہوئے ہوں۔

مسئلہ ۱۳۱: سِلے ہوئے بستر یا اس لباس پر بیٹھنے اور سونے سے کوئی مانع نہیں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے جیسے کہ انکا بستر بنانے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۲۔ لحاف اور استر وغیرہ کو شانے پر رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ اس کے اطراف سِلے ہوئے ہوں جیسے کہ احرام کے کپڑوں کے اطراف کے سِلے ہوئے ہونے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ۱۳۳۔اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ایک بکرے کا کفارہ دینا واجب ہے اور اگر سلے ہوئے متعدد کپڑے پہنے جیسے پینٹ اور کوٹ پہنے یا قمیص اور اندرونی لباس پہنے تو اس پر ہر ایک کیلئے الگ کفارہ ہوگا۔

مسئلہ۱۳۴۔اگر سردی وغیرہ کی وجہ سے ان کپڑوں کو پہننے پر مجبور ہوجائے کہ جنہیں پہننا حرام ہے تو گناہ نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ ایک بکرا کفارے میں دے۔

مسئلہ۱۳۵۔عورتوں کیلئے ہر قسم کا سلا ہوا لباس پہننا جائز ہے اور اس میں کفارہ نہیں ہے ہاں ان کیلئے دستانے پہننا جائز نہیں ہے۔

۲۔اس چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے۔

مسئلہ۱۳۶۔مرد پر احرام کی حالت میں موزوں اور جوراب کا پہننا حرام ہے اور احوط وجوبی ہر اس چیز کے پہننے سے اجتناب کرنا ہے جو پاؤں

کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جیسے جوتا اور موزہ وغیرہ۔

مسئلہ ۱۳۷۔ اس چوڑی پٹی والے جوتے کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہیں ڈھانپتا۔

مسئلہ ۱۳۸۔ بیٹھنے یا سونے کی حالت میں پاؤں پر لحاف وغیرہ کے رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اسی طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے تو بھی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ اگر محرم ایسے جوتے وغیرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو ڈھانپ لیتا ہے تو اس کیلئے یہ جائز ہے لیکن اس حالت میں احوط وجوبی یہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو چیر دے۔

مسئلہ ۱۴۰۔ اگر گذشتہ مسئلہ میں مذکور موزہ اور جوراب وغیرہ پہنے تو کفارہ نہیں ہے اگر چہ جوراب کے سلسلے میں احوط استحبابی ایک بکرے کا کفارہ دینا ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۔ مذکورہ حکم (موزے اور جوراب وغیرہ کے پہننے کی حرمت)

مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورتوں کیلیے بھی احوط استحبابی اسکی رعایت کرنا ہے۔

۳۔ مرد کا اپنے سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا

مسئلہ ۱۴۲۔ مرد کیلیے ٹوپی، عمامے، رومال اور تولیے وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئی ایسی چیز نہ رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندی، صابون کی جھاگ یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا وغیرہ۔

مسئلہ ۱۴۴۔ کان، سر کا حصہ ہیں پس مرد کیلیے احرام کی حالت میں انہیں ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۔ سر کے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا ڈھانپنا کہا جائے جائز نہیں ہے جیسے ایک چھوٹی سی ٹوپی اپنے سر کے

درمیان میں رکھے ورنہ کوئی اشکال نہیں ہے جیسے قرآن وغیرہ کو اپنے سر کے اوپر رکھے یا اپنے سر کے بعض حصے کو بالتدریج تولیے کے ساتھ خشک کرے اگرچہ احوط اس سے بھی اجتناب کرنا ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۔ مُحرم کیلئے اپنے سر کو پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان فرق نہیں ہے لیکن اگر ڈبوئے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۔ احوط وجوبی کی بنا پر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۔ اگر غفلت، بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے سر کو ڈھانپے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۹۔ عورتوں کیلئے احرام کی حالت میں اس طرح چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے کہ جیسے وہ حجاب یا چہرے کو چھپانے کیلئے کرتی ہیں۔ اس بنا پر چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صدق کرے جیسے پردے یا چھپانے کیلئے رخساروں کو ناک، منہ اور ٹھوڑی

سمیت ڈھانپنا تو یہ پورے چہرے کو ڈھانپنے کی طرح ہے پس یہ بھی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۔ احرام کی حالت میں عورتوں کیلیے ماسک کا استعمال جائز ہے۔

مسئلہ ۱۵۱۔ چہرے کے اوپر، نیچے یا دونوں اطراف کو اتنی مقدار ڈھانپنا کہ جتنا رائج گھونگھٹ کے ذریعے ہوتا ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت سر کو ڈھانپنے کیلیے کرتی ہیں کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صادق نہیں آتا اشکال نہیں رکھتا چاہے یہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

مسئلہ ۱۵۲۔ چہرے کو پنکھے وغیرہ (جیسے رسالہ، کاغذ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے ہاں چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۔ محرم عورت کیلیے اپنی چادر کو اپنے چہرے پر اس طرح ڈالنا جائز ہے کہ وہ اسکے ناک کے اوپر والے کنارے کے بالمقابل تک اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکی پیشانی کو ڈھانپ لے لیکن احوط اس سے

اجتناب کرنا ہے اگر اجنبی کے دیکھنے کی جگہ میں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۵۴۔ سابقہ مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ مذکورہ پردے کو اس طرح نہ چھوڑ دے کہ وہ اسکے چہرے کو چھو رہا ہو۔

مسئلہ ۱۵۵۔ چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ نہیں ہوتا اگر چہ یہ احوط ہے۔

۴۔ مردوں کیلئے سایہ کرنا۔

مسئلہ ۱۵۶۔ مرد کیلئے احرام کی حالت میں چلتے ہوئے اور منزلیں طے کرتے ہوئے (جیسے میقات اور مکہ کے درمیان چلنا اور مکہ وعرفات کے درمیان چلنا وغیرہ) سایہ کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر راستے میں کہیں رک جائے یا منزل مقصود تک پہنچ جائے جیسے گھر یا ریسٹورینٹ میں داخل ہو جائے تو سایہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے پس سفر کے دوران چھت والی گاڑی میں سوار ہونا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ کو

بجالانے سے پہلے متحرک سائے سے اجتناب کرے جیسے چھت والی گاڑی میں سوار ہونا یا چھتری کا استعمال کرنا اور اسی طرح حج کا احرام باندھنے کے بعد عرفات اور مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے البتہ اگر دن کے وقت سفر کرے اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے اور اسی طرح عرفات اور منیٰ کے اندر چلتے ہوئے۔

مسئلہ ۱۵۸۔ سابقہ دو مسئلوں میں مذکور حکم دن میں سایہ کرنے کے ساتھ مختص ہے بنابراین رات کے وقت چھت والی گاڑی میں سوار ہونے سے کوئی مانع نہیں ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ سایہ سے استفادہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵۹: بارانی اور ٹھنڈی راتوں میں احوط یہ ہے کہ چھت والی گاڑی وغیرہ میں سوار ہوکر اپنے اوپر سایہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۶۰۔ دیوار، درخت اور ان جیسے سایہ سے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے حتیٰ کہ دن کے دوران بھی اسی طرح ثابت سایہ جیسے سرنگ اور پل کے نیچے سے عبور کرنا۔

مسئلہ ۱۶۱۔ محرم پر سایہ سے استفادہ کرنے کی حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کیلئے یہ ہر صورت میں جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۔ سایہ کرنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۔ اگر بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے سایہ کرنے پر مجبور ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۔ احرام میں سایہ کرنے کا کفارہ ایک مرتبہ واجب ہے اگر چہ بار بار سایہ کرے پس اگر عمرہ کے کفارہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ سایہ کرے تو اس پر ایک سے زیادہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اسی طرح حج کے احرام میں۔

۵۔ خوشبو کا استعمال:

مسئلہ ۱۶۵۔ احرام کی حالت میں ہر قسم کی خوشبو کا استعمال کرنا حرام ہے جیسے کستوری، اگر کی لکڑی، گلاب کا پانی اور رائج خوشبوئیں۔

مسئلہ ۱۶۶۔ اس لباس کا پہننا جائز نہیں ہے کہ جسے پہلے سے معطر کیا گیا ہے جب اس سے عطر کی خوشبو اٹھ رہی ہو۔

مسئلہ ۱۶۷۔ احوط کی بنا پر خوشبودار صابون کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح خوشبودار شیمپو۔

مسئلہ ۱۶۸۔ احوط وجوبی خوشبودار چیز کے سونگھنے سے اجتناب کرنا ہے اگرچہ اس پر خوشبو کا عنوان صدق نہ کرتا ہو جیسے گلاب کے پھول یا خوشبودار سبزیوں اور پھلوں کو سونگھنا۔

مسئلہ ۱۶۹۔ محرم کیلئے ایسا کھانا کھانا جائز نہیں ہے کہ جس میں زعفران ڈالا گیا ہو۔

مسئلہ ۱۷۰۔ سیب اور مالٹے جیسے خوشبودار پھلوں کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ انہیں سونگھے نہ۔

مسئلہ ۱۷۱۔ اگر خوشبو کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ کفارے میں ایک بکری دے اگرچہ وہ کھانے میں ہو جیسے زعفران

یا کھانے میں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۲۔ محرم کیلئے بدبو سے اپنے ناک کو روکنا جائز نہیں ہے ہاں بدبو والی جگہ سے نکل جانے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح اس سے عبور کرنا۔

۶۔ آئینے میں دیکھنا:

مسئلہ ۱۷۳: احرام کی حالت میں زینت کی غرض سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے لیکن اگر کسی اور غرض سے دیکھے جیسے گاڑی کا ڈرائیور گاڑی چلاتے وقت اسکے آئینے میں دیکھتا ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۔ صاف وشفاف پانی یا دیگران صیقل کی ہوئی چیزوں میں دیکھنا کہ جن میں شے کی تصویر نظر آتی ہے آئینے میں دیکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زینت کی غرض سے ہو تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۔ اگر ایسے کمرے میں رہتا ہو کہ جس میں آئینہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکی آنکھ آئینے پر پڑ جائیگی تو آئینے کو اپنی جگہ برقرار رکھنے

میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ آئینے کو کمرے سے نکال دے یا اسے ڈھانپ دے۔

مسئلہ ۱۷۶۔ عینک پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگر یہ زینت کیلئے نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۷۔ احرام کی حالت میں تصویر اتارنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۔ آئینے میں دیکھنے کا کفارہ نہیں ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ اس میں دیکھنے کے بعد تلبیہ کہے۔

۷۔ انگوٹھی پہننا:

مسئلہ ۱۷۹: احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم انگوٹھی کے پہننے سے اجتناب کرے البتہ اگر اسے زینت شمار کیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۰۔ اگر انگوٹھی زینت کیلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے انگوٹھی پہنے یا کسی دوسری غرض سے تو اسکے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۱۔ احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننے کا کفارہ نہیں ہے۔

۸۔ مہندی اور رنگ کا استعمال کرنا:

مسئلہ ۱۸۲۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندی کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے جسے زینت شمار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۳۔ اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں، پیروں اور ناخنوں پر مہندی لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تک ان کا اثر باقی رہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۔ مہندی اور رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے۔

۹۔ بدن پر تیل لگانا:

مسئلہ ۱۸۵۔ محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے وہ تیل خوبصورتی کیلئے استعمال کیا جاتا ہو یا نہ اور چاہے خوشبودار ہو یا نہ۔

مسئلہ ۱۸۶۔ اگر خوشبودار تیل کی خوشبو احرام کے وقت تک باقی رہے تو احرام سے پہلے بھی ایسا تیل لگانا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۸۷۔ تیل (گھی) کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے البتہ اگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۸۔ اگر تیل لگانے پر مجبور ہو جیسے یہ علاج کی غرض سے ہو یا دھوپ کے نقصان سے بچنے کیلئے یا اس پسینے سے بچنے کیلئے کہ جو بدن کے جلنے کا موجب بنتا ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۹۔ خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ احوط کی بنا پر ایک بکری ہے اور اگر خوشبو والا نہ ہو تو ایک فقیر کو کھانا کھلانا اگر چہ ان سب موارد میں کفارے کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

۱۰۔ بدن کے بالوں کو زائل کرنا:

مسئلہ ۱۹۰۔ محرم کیلئے سر اور بدن کے بالوں کو زائل کرنا حرام ہے اور

اس میں کم اور زیادہ بالوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے حتیٰ کہ ایک بال بھی۔ اسی طرح فرق نہیں ہے کہ کاٹ کر زائل کرے یا نوچ کر نیز کوئی فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسی اور کے سر اور بدن کے بال زائل کرے۔

مسئلہ ۱۹۱۔ وضو، غسل یا تیمم کی حالت میں بالوں کے گرنے کی وجہ سے اس پر کوئی شے نہیں ہے البتہ اگر زائل کرنے کے قصد سے نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹۲۔ اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھ کے بال جب انکی اذیت کا باعث ہوں یا سر کے بال جب درد کا سبب ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۳۔ اگر محرم جان بوجھ کر بغیر ضرورت کے اپنا سر مونڈے تو اس پر ایک بکری کا کفارہ ہے لیکن اگر غفلت، بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۴۔ اگر اپنا سر مونڈنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مد طعام ہے

جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن کے روزے یا ایک بکری ہے۔

مسئلہ ۱۹۵۔ اگر محرم قینچی یا مشین کے ساتھ اپنے سر کے بال کاٹے تو احوط وجوبی ایک بکری کا کفارہ دینا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶۔ اگر اپنے چہرے پر ہاتھ لگائے پس ایک یا زیادہ بال گر جائیں تو احوط استحبابی یہ ہے کہ مٹھی بھر گندم، آٹا اور ان جیسی کسی چیز کا فقیر کو صدقہ دے۔

۱۱۔ سرمہ ڈالنا:

مسئلہ ۱۹۷: اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے سرمہ ڈالنا جائز نہیں ہے اسی طرح پلکوں پر مسکارا (MASCARA) لگانا جیسا کہ عورتیں زینت کیلئے کرتی ہیں اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۲۔ ناخن تراشنا:

مسئلہ ۱۹۸۔ محرم کیلئے ناخن کاٹنا حرام ہے اور اس میں ہاتھوں اور

پاؤں کے ناخنوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور نہ پورے یا بعض ناخنوں کے کاٹنے میں اور نہ انکے کاٹنے، تراشنے اور اکھیڑنے کے درمیان چاہے یہ قینچی کے ساتھ ہو یا چھری کے ساتھ یا کسی اور ذریعے سے۔

مسئلہ ۱۹۹۔ اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہو جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے جیسے اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقی حصہ تکلیف کا باعث ہو۔

مسئلہ ۲۰۰۔ کسی دوسرے کے ناخن کاٹنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۱۔ احرام کی حالت میں ناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے۔

۔ اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا۔

۔ اگر ہاتھ یا پاؤں کے سب ناخن کاٹے تو ایک بکری کفارہ دینا ہوگی۔

۔ اگر ایک ہی نشست میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو ایک بکری کفارہ میں دینا ہوگی اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک نشست میں اور

پاؤں کے دوسری نشست میں کاٹے تو دو بکریاں کفارے میں دینا ہوں گی۔

۱۳۔ بدن سے خون نکالنا

مسئلہ ۲۰۲۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے۔

مسئلہ ۲۰۳۔ احرام کی حالت میں ٹیکا لگانے سے کوئی مانع نہیں ہے لیکن اگر اسکی وجہ سے بدن سے خون نکل آتا ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے مگر ضرورت کے موارد میں۔

مسئلہ ۲۰۴۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ داڑھ نکالنے سے اجتناب کیا جائے البتہ اگر یہ خون نکلنے کا موجب بنے مگر ضرورت اور احتیاج کی صورت میں۔

مسئلہ ۲۰۵۔ بدن سے خون نکالنے کی صورت میں کفارہ نہیں ہے اگر چہ

ایک بکری کفارے میں دینا مستحب ہے۔

۱۴۔ فسوق:

مسئلہ ۲۰۶۔ فسوق کا معنی ہے جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور دوسروں کے مقابل فخر کرنا اس بنا پر پس احرام کی حالت میں جھوٹ بولنے اور گالی دینے کی حرمت غیر احرام کی حالت سے زیادہ ہے۔
لیکن دوسروں کے مقابل فخر کرنا تو یہ احرام کی حالت کے بغیر حرام نہیں ہے لیکن احرام کے دوران میں جائز نہیں ہے۔
مسئلہ ۲۰۷۔ فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہوتا لیکن استغفار کرنا واجب ہے۔

۱۵۔ جدال

مسئلہ ۲۰۸۔ دوسروں کے ساتھ جدال کرنا اگر لفظ ''اللہ'' کے ساتھ قسم اٹھانے پر مشتمل ہو تو محرم پر حرام ہے جیسے دوسروں کے ساتھ نزاع کرتے

ہوئے ''لا واللہ'' یا ''بلی واللہ'' کہنا۔

مسئلہ ۲۰۹۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ ''اللہ'' کا ترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسی میں لفظ ''خدا'' ہے اور اسی طرح احوط وجوبی یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالیٰ کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے جیسے ''رحمٰن، رحیم، قادر، متعال وغیرہ''۔

مسئلہ ۲۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر مقدس چیزوں کی قسم اٹھانا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۔ اگر سچی قسم اٹھائے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر دو مرتبہ سے زیادہ کرے تو کفارے میں ایک بکری دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۱۲۔ اگر جھوٹی قسم اٹھائے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے لیکن احوط یہ ہے کہ دوسری مرتبہ میں دو بکریاں

دے اور اگر دو مرتبہ سے زیادہ کرے تو کفارہ میں ایک گائے دینا واجب ہے۔

۱۶۔ حشرات بدن کو مارنا:

مسئلہ ۲۱۳۔ احوط کی بنا پر احرام کی حالت میں جوؤں کو مارنا جائز نہیں ہے۔ اور اسی طرح کے دیگر حشرات جیسے پسّو

۱۷۔ حرم کے پودوں اور درختوں کو کاٹنا:

مسئلہ ۲۱۴۔ حرم میں اگنے والے درختوں اور گھاس کو قطع کرنا، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس میں محرم اور غیر محرم کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۔ مذکورہ حکم سے وہ مستثنیٰ ہے کہ جو چلنے کی وجہ سے ٹوٹ جائے یا جانوروں کو چارہ ڈالنے کیلئے کاٹا جائے۔

مسئلہ ۲۱۶۔ حرم سے گھاس کاٹنے پر کفارہ نہیں ہے بلکہ صرف استغفار واجب ہے لیکن اگر اس درخت کو کاٹے کہ جس کا کاٹنا حرام ہے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ ایک گائے کفارے میں دے۔

۱۸۔ اسلحہ اٹھانا:

مسئلہ ۲۱۷۔ محرم کیلئے اسلحہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۔ اگر اپنی جان و مال یا کسی دوسرے کی جان کی حفاظت کیلئے اسلحہ اٹھانے کی ضرورت ہو تو یہ جائز ہے۔

۱۹۔ خشکی کا شکار کرنا:

مسئلہ ۲۱۹۔ احرام کی حالت میں خشکی کا شکار کرنا حرام ہے مگر جب اسکی طرف سے تکلیف پہنچانے کا خوف ہو اسی طرح پرندوں اور ٹڈی کا شکار کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۔ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود اسے شکار کیا ہو یا کسی اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو یا مُحِل۔

مسئلہ ۲۲۱۔ دریائی جانوروں کے شکار کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے جیسے مچھلی کا شکار کرنے اور انکے کھانے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۔ پالتو جانوروں کے ذبح کرنے اور کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے جیسے بکری، مرغی وغیرہ۔

مسئلہ ۲۲۳۔ حرم کے دائرے کے اندر جانور کا شکار کرنا جائز نہیں ہے چاہے محرم ہو یا مُحِل۔

احرام کی حالت میں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زیادہ ہیں اور چونکہ موجودہ دور میں یہ پیش نہیں آتے اسلئے ہم ان سے صرف نظر کرتے ہیں۔

۲۰۔ جماع

مسئلہ ۲۲۴۔ احرام کی حالت میں جماع اور بیوی سے ہر قسم کی لذت حاصل کرنا حرام ہے جیسے اسکے بدن کو چھونا، اسکی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا اور اسے بوسہ دینا۔

مسئلہ ۲۲۵۔ میاں بیوی میں سے ہر ایک کا دوسرے کی طرف دیکھنا اور

اسکے ہاتھ کو چھونا جائز ہے اگر شہوت اور لذت سے نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲۶۔ انسان کے محارم جیسے باپ، ماں، بھائی، بہن اور چچا، پھوپھی وغیرہ احرام کی حالت میں بھی مَحْرَمْ ہی رہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۷۔ بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور بعض موارد میں اس سے حج باطل ہو جاتا ہے اور اسکی تفصیل فقہ کی مفصل کتابوں میں مذکور ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۔ دیگر لذات میں سے ہر ایک کیلیے ایک کفارہ ہے کہ جنکی تفصیل فقہی کتابوں میں مذکور ہے۔

۲۱۔ عقد نکاح:

مسئلہ ۲۲۹۔ احرام کی حالت میں اپنے لئے یا کسی اور کیلیے عقد کرنا حرام ہے حتی اگر وہ غیر مُحِل ہو اور ایسا عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۔ عقد کی حرمت اور اسکے باطل ہونے میں عقد دائم

اور موقت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۲۔ استمناء

مسئلہ ۲۳۱۔ احرام کی حالت میں استمناء کرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہے۔

اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ایسا کام کرے کہ جس سے اسکی شہوت برانگیختہ ہو جائے یہاں تک کہ منی نکل آئے۔

محرمات احرام کے کفارات کے احکام

مسئلہ ۲۳۲۔ اگر غفلت کی وجہ سے یا بھول کر احرام کے محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہیں ہے مگر شکار کیونکہ اس میں ہر حال میں کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۲۳۳۔ عمرہ میں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ

مکرمہ ہے اور حج میں منیٰ ہے اور احوط یہ ہے کہ دیگر کفارات میں بھی اسی ترتیب کے مطابق عمل کیا جائے لیکن اگر مکہ یا منیٰ میں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو کسی دوسری جگہ ذبح کر دینا کافی ہے حتیٰ کہ حج سے لوٹنے کے بعد اپنے شہر میں۔

مسئلہ ۲۳۴۔ جس پر کفارہ واجب ہو اس کیلئے اسکے گوشت سے کچھ کھانا جائز نہیں ہے لیکن حج کی واجب یا مستحب یا نذر کی قربانی سے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۔ محرمات احرام کا کفارہ فقیر کو دینا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ کی طرف جانا

مسئلہ ۲۳۶۔ میقات سے احرام باندھ کر حجاج عمرہ کے باقی اعمال کی انجام دہی کیلئے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہیں اور مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا

علاقہ شروع ہو جاتا ہے اور حرم کے علاقے میں داخل ہونے کیلئے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے بہت ساری دعائیں اور آداب وارد ہوئے ہیں ہم ان میں سے بعض کو ذکر کرتے ہیں جو شخص ان سب آداب اور مستحبات پر عمل کرنا چاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کی طرف رجوع کرے۔

حرم میں داخل ہونے کی دعا

مسئلہ ۲۳۷۔ حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِی کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وقَوْلُکَ الْحَقُّ (وَ أَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَأْتُوکَ رِجالاً وَ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَأْتِینَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ) اَللّٰهُمَّ وَ اِنِّی أَرْجُو أَنْ أَکُونَ مِمَّنْ أَجَابَ دَعْوَتَکَ وَ قَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیدَةٍ وَ مِنْ فَجٍّ عَمِیقٍ سَامِعاً لِنِدَائِکَ وَ مُسْتَجِیباً

لَکَ مُطِیعاً لِاَمْرِکَ وَ کُلُّ ذٰلِکَ بِفَضْلِکَ عَلَیَّ وَ
اِحْسَانِکَ اِلَیَّ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِی لَهُ اَبْتَغِی
بِذٰلِکَ الزُّلْفَةَ عِنْدَکَ وَالْقُرْبَةَ اِلَیْکَ وَالْمَنْزِلَةَ
لَدَیْکَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِی وَالتَّوْبَةَ عَلَیَّ مِنْهَا بِمَنِّکَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِی عَلَی
النَّارِ وَآمِنِّی مِنْ عَذَابِکَ وَ عِقَابِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

مسئلہ ۲۳۸۔ مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل اعمال مستحب ہیں۔

۱۔ مکلّف کیلئے مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے غسل کرے۔

۲۔ مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت وہ دعائیں پڑھے جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

تیسری فصل : طواف اور نماز طواف کے بارے میں

طواف:

یہ عمرہ کا دوسرا واجب عمل ہے پس عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کے باقی اعمال بجالانے کیلئے مکہ معظمہ کی طرف جائے اور پہلا عمل جوانجام دے گا وہ خانہ کعبہ کے ارد گرد سات چکر لگا کر اس کا طواف ہے۔

طواف کے بارے میں بحث ایک تو اسکی شرائط کے بارے میں ہے اور دوسری اسکے واجبات کے بارے میں۔

طواف کی شرائط

طواف میں چند چیزیں شرط ہیں۔

اول : نیت

دوم : حدث سے پاک ہونا

سوم : خبث سے پاک ہونا

چہارم : مردوں کیلئے ختنہ

پنجم : شرمگاہ کو چھپانا

ششم : موالات

پہلی شرط نیت

یعنی عمرہ یا حج کے طواف کو قربۃً الی اللہ بجالانے کا قصد کرے پس اس قصد کے بغیر۔ اگرچہ بعض چکروں میں۔ طواف کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۔ نیت میں قربت اور اللہ تعالیٰ کیلئے اخلاص شرط ہے پس عمل کو بجالائے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے لذا اگر ریاء کیلئے انجام دے تو نافرمانی کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۔ نیت میں اس بات کی تعیین کرنا شرط ہے کہ یہ عمرہ مفردہ کا طواف ہے یا عمرہ تمتع کا یا حج کا، پھر آیا حجۃ الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابی کا یا نذر والے حج کا، اور اگر حج میں نائب ہو تو اس کا بھی قصد کرے۔

مسئلہ ۲۴۱۔ نیت کو بولنا یا اسے دل سے گزارنا واجب نہیں ہے بلکہ عمرہ کے طواف کو اللہ تعالیٰ اور اسکے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے بجالانا کافی ہے اور طواف کی حالت میں ذکر، خشوع، حضور قلب اور اس سلسلے میں وارد ہونے والی دعاؤں کو پڑھنے کی تسلسل کے ساتھ پابندی کرنی چاہیے۔

دوسری شرط: حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا

مسئلہ ۲۴۲۔ واجب طواف کی حالت میں جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا واجب ہے اور طواف کیلئے وضو بھی واجب ہے۔

وضاحت: واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز ہوتا ہے اسی لئے مستحب حج وعمرہ میں بھی طواف کو واجب شمار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۔ اگر حدث اکبر یا اصغر والا شخص طواف کرے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ جاہل ہو یا اس نے بھول کر ایسا کیا ہو بلکہ اس پر طواف اور اسکی نماز کا تدارک کرنا واجب ہے حتی کہ اگر طہارت کے نہ ہونے کی طرف التفات عمرہ یا حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ہو۔

مسئلہ ۲۴۴۔ مستحب طواف میں وضو شرط نہیں ہے لیکن احوط کی بنا پر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف حکم وضعی کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے اور اسکے ساتھ ساتھ حکم تکلیفی کے اعتبار سے جب، حیض یا نفاس کی حالت میں مسجد الحرام میں داخل ہونا حرام ہے۔

وضاحت: طوافِ مستحب وہ طواف ہوتا ہے کہ جو عمرہ اور حج کے اعمال سے مستقل اور علیحدہ ہوتا ہے چاہے اپنی طرف سے طواف کرے یا کسی کی نیابت میں۔ اور یہ کام ان کاموں میں سے ایک ہے جو مکہ میں مستحب ہیں پس انسان کیلئے جس قدر طواف کرنا ممکن ہو اچھا ہے اور اجر وثواب کا موجب ہے۔

مسئلہ ۳۴۵۔ اگر محرم اپنے طواف کے دوران میں حدث اصغر میں مبتلا ہو جائے تو اسکی چند صورتیں ہیں

۱۔ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہو (یعنی خانہ کعبہ کے تیسرے رکن کے بالمقابل پہنچنے سے پہلے) تو اس طواف کو منقطع کردے اور طہارت کے بعد طواف کا اعادہ کرے

۲۔ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف کے بعد لیکن اسے مکمل کرنے سے پہلے عارض ہو تو طواف کو منقطع کرے اور طہارت کے بعد طواف کو وہیں سے جاری رکھے البتہ اگر اس سے موالاتِ عرفی میں خلل وارد نہ ہوتا

ہو ورنہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ اس کا اعادہ کرے (یعنی اس نیت کے ساتھ سات چکر لگائے کہ اگر پچھلے چکر صحیح ہیں تو اس کے باقی چکر کی کمی ان میں سے پوری ہو جائے گی اور اگر وہ باطل ہیں تو یہ سات چکر ایک نیا طواف ہے) اور اس کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ اسے بالکل کالعدم کر کے نئے سرے سے طواف کرے۔

۳۔ یہ کہ حدث چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو طواف کو منقطع کر کے طہارت کرے اور پھر وہیں سے طواف کو جاری رکھے لیکن اگر اس سے موالات عرفیہ کو نقصان نہ پہنچا ہو ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ اس طواف کو بالکل ختم کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے جیسے کہ اس کیلئے جائز ہے کہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ سات چکر بجالائے۔

مسئلہ ۲۴۶۔ اگر طواف کے دوران میں حدث اکبر عارض ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد الحرام سے نکل جائے پھر اگر یہ چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا

اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر نصف تک پہنچنے کے بعد اور چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے ہو تو اگر موالات عرفیہ میں خلل وارد نہ ہوا ہو تو وہیں سے طواف کو جاری رکھے ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ تمام واتمام کے قصد کے ساتھ پورا طواف بجالائے جیسا کہ اسکے لئے یہ بھی جائز ہے کہ سابقہ چکروں کو بالکل کالعدم کرکے غسل کے بعد نیا طواف بجالائے اور اگر چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو طواف کے دوران میں چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد حدث اصغر کے عارض ہونے کا ہے جو کہ ابھی گزرا ہے۔

مسئلہ ۲۴۷۔ جو شخص وضو یا غسل کے ترک کرنے میں معذور ہو اس پر ان دونوں کے بدلے میں تیمم کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۸۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو تو اگر اسے آخری وقت تک اس عذر کے دور ہونے کا علم ہے جیسے کہ وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخری وقت تک شفایاب ہو جائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر دور ہونے تک صبر کرے پس وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجالائے بلکہ اگر

اسے اپنے عذر کے مرتفع ہونے کی امید ہو تو بھی احوط وجوبی ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہو جائے یا اپنے عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس ہو جائے اور اسکے بعد تیمّم کر کے طواف بجالائے۔

مسئلہ ۲۴۹۔ جس شخص کا فریضہ تیمّم یا جبیرہ والا وضو ہے اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا اسکی نماز کو بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے ورنہ نائب بنائے۔

مسئلہ ۲۵۰۔ اگر عمرہ مفردہ کے احرام کے بعد عورت کو حیض آ جائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کر سکتی ہو تا کہ غسل کر کے اسکے اعمال کو انجام دے تو اس پر واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کیلئے نائب بنائے لیکن سعی اور تقصیر کو خود بجالائے اور ان سب کے ساتھ احرام سے خارج ہو جائے اور یہی حکم ہے کہ اگر حیض کی حالت میں احرام باندھے لیکن اگر حیض کی حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد اسے حیض آ جائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کر سکتی ہو تا کہ غسل کر کے عمرہ کا

طواف اور اسکی نماز بجالائے تو اس کا حکم اور ہے کہ جس کا ذکر گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۲۵۱۔ عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں حدث سے پاک ہونا واجب ہے لیکن عمرہ کے باقی اعمال میں حدث سے طہارت شرط نہیں ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں باطہارت ہو۔

مسئلہ ۲۵۲۔ اگر طہارت میں شک ہو تو اسکی ذمہ داری درج ذیل ہے۔

۱۔ اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شک ہو تو وضو کرے۔

۲۔ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے بجالانے میں شک کرے تو اس پر واجب ہے کہ غسل کو بجالائے۔

۳۔ اگر باوضو ہو اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو واجب نہیں ہے۔

۴۔ اگر باطہارت ہو اور شک کرے کہ جنب ہوا ہے یا نہیں یا عورت شک کرے کہ اسے حیض آیا ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے۔

۵۔ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طہارت میں شک کرے تو اس کا طواف صحیح ہے لیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت حاصل کرے۔

۶۔ اگر طہارت کی حالت میں طواف کو شروع کرے اور اثناء میں حدث کے طاری ہونے اور نہ ہونے میں شک کرے جیسے کہ شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروانہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے۔

۷۔ اگر طواف کے اثناء میں شک کرے کہ اس نے وضو کی حالت میں طواف کو شروع کیا تھا یا نہیں تو یہاں پر اسکی سابقہ حالت اگر وضو ہو تو اس پر بنا رکھے اور اپنے شک کی پروانہ کرے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر اسکی سابقہ حالت وضو نہ ہو یا اس میں بھی شک کرے کہ سابق میں وضو رکھتا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ وضو کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے۔

۸۔ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کے اثنا میں شک کرے کہ غسل

کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کرکے نئے سرے سے طواف بجالائے۔

تیسری شرط: لباس اور بدن کا نجاست سے پاک ہونا

مسئلہ ۲۵۳۔ واجب ہے کہ طواف کی حالت میں بدن اور لباس خون سے پاک ہوں اور احوط وجوبی یہ ہے کہ یہ دونوں باقی نجاسات سے بھی پاک ہوں ہاں جوراب، رومال اور انگوٹھی کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۴: درہم سے کم خون اور اسی طرح پھوڑے پھنسی کا خون جس طرح نماز کے بطلان کا سبب نہیں بنتا اسی طرح طواف کو بھی باطل نہیں کرتا۔

مسئلہ ۲۵۵۔ اگر بدن نجس ہو اور طواف کو مؤخر کرنا ممکن ہو یہاں تک کہ اسے نجاست سے پاک کرلے تو طواف کو مؤخر کرنا واجب ہے جبکہ اس کا وقت تنگ نہ ہو جائے۔

مسئلہ ۲۵۶۔ اگر بدن یا لباس کی طہارت میں شک کرے تو اس کیلئے انہیں کے ساتھ طواف کرنا جائز ہے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ پہلے نجس تھا اور شک کرے کہ اس نے اسے پاک کیا ہے یا نہیں تو اس کیلئے اس کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۷۔ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۔ اگر طواف کے دوران میں اس کا بدن یا لباس نجس ہو جائے جیسے کہ لوگوں کی بھیڑ کے نتیجے میں اس کا پاؤں زخمی ہو جائے اور طواف کو منقطع کئے بغیر اسے پاک بھی نہ کر سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ طواف کو منقطع کر کے اپنے بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاری رکھے اور یہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۔ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ کیا یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی یا

طواف کے دوران میں عارض ہوئی ہے تو سابقہ مسئلہ کا حکم یہاں بھی لاگو ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۰۔ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی تو اس کا حکم سابقہ مسئلہ والا ہے۔

مسئلہ ۲۶۱۔ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کرلے اور طواف کے دوران میں اسے یاد آئے تو اس کا حکم گذشتہ تین مسائل والا ہے۔

مسئلہ ۲۶۲۔ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کرلے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ طہارت کے بعد اسے نئے سرے سے پڑھے۔

اور اس مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کا بھی نئے سرے سے اعادہ کرے۔

چوتھی شرط: ختنہ

یہ صرف مرد کے طواف کی صحت میں شرط ہے نہ عورت کے۔ پس ختنہ نہ کیے ہوئے شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نہ۔

پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا

مسئلہ ۲۶۳۔ احوط وجوبی کی بنا پر طواف کی صحت میں شرمگاہ کو چھپانا شرط ہے۔

مسئلہ ۲۶۴۔ اگر طواف کے دوران میں عورت اپنے سر کے تمام بالوں کو نہ چھپائے یا اپنے بدن کے بعض حصوں کو ظاہر کرے تو اس کا طواف صحیح ہے اگرچہ اس نے حرام کام کیا ہے۔

چھٹی شرط: طواف کی حالت میں لباس کا غصبی نہ ہونا

مسئلہ ۲۶۵۔ طواف کی صحت میں شرط ہے کہ لباس غصبی نہ ہو پس اگر غصبی لباس میں طواف بجالائے تو احوط وجوبی کی بنا پر اس کا طواف باطل ہے۔

ساتویں شرط: موالات

مسئلہ ۲۶۶۔ احوط وجوبی کی بنا پر طواف کے اجزا کے درمیان موالات عرفیہ شرط ہے یعنی طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے کہ جس سے ایک طواف برقرار نہ رہے۔ اور وہ صورت اس سے مستثنےٰ ہے کہ جب نصف طواف یعنی ساڑھے تین چکروں سے گزرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرے۔

مسئلہ ۲۶۷۔ جو شخص نماز فریضہ کی خاطر اپنے واجب طواف کو منقطع کرے تو اگر نصف کے بعد منقطع کرے تو جہاں سے اسے منقطع کیا تھا وہیں سے مکمل کرے اور اگر اس سے پہلے منقطع کیا ہو تو اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ طواف کا اعادہ کرے ورنہ اس احتیاط کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے اگرچہ ہر حالت میں احتیاط اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادیٰ ہو یا جماعت کے ساتھ اور نہ اس میں کہ وقت تنگ ہو یا وسیع۔

مسئلہ ۲۶۸۔ مستحب بلکہ واجب طواف کو بھی منقطع کرنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو اس طرح منقطع نہ کرے کہ جس سے موالات عرفیہ فوت ہو جائے۔

طواف کے واجبات

طواف میں سات چیزیں شرط ہیں:

اول: حجر اسود سے شروع کرنا یعنی اسکے بالمقابل جگہ سے شروع

کرے۔ یہ شرط نہیں ہے کہ طواف حجر اسود کے شروع سے ہو کہ اپنے پورے بدن کے ساتھ حجر اسود کے سب اجزا کے سامنے سے گزرے بلکہ عرفاً ابتدا صدق کرنا کافی ہے اس لئے حجر اسود کے کسی بھی نقطہ سے آغاز کرنا صحیح ہے ہاں واجب ہے کہ اسی جگہ پر ختم کرے جہاں سے شروع کرے پس اگر درمیان سے شروع کرے تو وہیں پر ختم کرے۔

دوم: ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا:

مسئلہ ۲۶۹۔ واجب نہیں ہے کہ ہر چکر میں ٹھہر کر دوبارہ شروع کرے بلکہ کافی ہے کہ بغیر ٹھہرے اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا ہاں احتیاطاً کچھ مقدار زیادہ کرنے سے کوئی مانع نہیں ہے تا کہ یقین ہو جائے کہ اس نے اسی نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیا تھا پس زائد کو احتیاط کی نیت سے بجالائے۔

مسئلہ ۲۷۰۔ واجب ہے کہ طواف اسی طرح کرے جیسے سب مسلمان

کرتے ہیں پس حجر اسود کے بالمقابل سے آغاز کرے اور اسی پر ختم کردے۔ وسوسہ کرنے والوں کی دقت کے بغیر اور ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل میں ٹھہرنا واجب نہیں ہے۔

سوم: طواف بائیں جانب ہوگا اس طرح کے طواف کے دوران خانہ کعبہ حاجی کی بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کی سمت کو معین کرنا ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۔ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدق عرفی ہے نہ دقت عقلی پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور چار ارکان کے پاس پہنچتے وقت تھوڑا سا مڑنا طواف کی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا پس ان کے پاس پہنچتے وقت اپنے کندھے کو موڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۲۔ اگر کچھ مقدار طواف رائج صورت سے ہٹ کر بجالائے جیسے کہ طواف کے دوران میں کعبہ کو چومنے کیلئے اسکی طرف رخ موڑ لے یا بھیڑ اس کا رخ یا پشت کعبہ کی طرف کردے یا کعبہ کو اسکی دائیں جانب

کر دے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے بلکہ اس مقدار کا تدارک کرنا واجب ہے۔

چہارم: حجر اسماعیل علیہ السلام کو اپنے طواف کے اندر داخل کرنا اور اسکے باہر سے طواف کرنا۔

مسئلہ ۲۷۳۔ اگر اپنا طواف حجر اسماعیل علیہ السلام کے اندر سے یا اسکی دیوار کے اوپر سے بجالائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر کسی چکر میں حجر کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہی چکر باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۴۔ اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجالائے تو اس کا حکم جان بوجھ کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس کا حکم بھول کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور ان دونوں کا بیان آجائیگا۔

پنجم: طواف کے دوران میں خانہ کعبہ اور اسکی دیوار کی نچلی جانب کی

بنیاد جسے ''شاذروان'' کہا جاتا ہے، سے باہر رہنا۔

مسئلہ ۲۷۵۔ حجر اسماعیل علیہ السلام کی دیوار پر ہاتھ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسے کہ کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھنا بھی ایسا ہی ہے۔

ششم: مشہور قول کے مطابق شرط ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ہو اور دیگر جوانب سے ان دو کے درمیان کے فاصلے کی حدود میں ہو لیکن اقویٰ یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے پس اسے مسجد الحرام میں اس مقدار سے پیچھے انجام دینا جائز ہے بالخصوص جب شدید بھیڑ مانع ہو ہاں اولیٰ یہ ہے کہ اگر مانع نہ ہو تو طواف مذکورہ مطاف کے اندر ہو۔

مسئلہ ۲۷۶۔ بعید نہیں ہے کہ زمین اور کعبہ کی چھت کے بالمقابل والی فضا میں طواف کافی ہو لیکن یہ احتیاط کے خلاف ہے۔

اگر صرف اوپر والی چھت (دوسری منزل) میں طواف کرنے پر قادر ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ خود ''اوپر والی منزل'' پر طواف بجالائے اور کسی

کو نائب بنادے جو انکی طرف سے مسجد الحرام کے صحن میں طواف بجالائے۔

ہفتم: طواف کے سات چکر ہیں۔

طواف کے ترک کرنے، اس میں کمی کرنے یا اس میں شک کرنے کے بارے میں چند مسائل۔

مسئلہ ۲۷۷۔ طواف ایک رکن ہے کہ جسے اسکے فوت ہونے کے وقت تک جان بوجھ کر ترک کرنے سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ اس حکم کو جانتا ہو یا نہ۔

مسئلہ ۲۷۸۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس وقت تک مؤخر کر سکتا ہے کہ جس سے عرفات کے اختیاری وقوف کا وقت تنگ نہ ہو (عرفات میں اختیاری وقوف نو ذی الحج کی ظہر سے لیکر غروب تک ہوتا ہے) اس طرح کہ اس کیلئے طواف اور اس پر مترتب ہونے والے اعمال کو انجام دینے کے بعد مذکورہ وقوف کو درک کرنا

ممکن ہو۔

مسئلہ ۲۷۹۔ اگر اپنے طواف کو باطل کردے۔ جیسے کہ گذشتہ حالت میں یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم بیان کریں گے۔ تو احوط یہ ہے کہ عمرہ کو حج افراد میں تبدیل کردے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۰۔ اگر بھول کر طواف کو ترک کردے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف اور نماز طواف کو بجالائے اور ان کے بعد سعی کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۲۸۱۔ اگر بھول کر طواف کو ترک کردے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو جس وقت اس کیلئے ممکن ہو طواف اور نماز طواف کی قضا کرنا واجب ہے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور حرج کے لوٹنا ممکن ہو تو ٹھیک ورنہ نائب بنائے اور طواف اور نماز طواف کی قضا کے بعد اس پر سعی کا اعادہ کرنا واجب نہیں

ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۔ طواف کو ترک کرنے والے کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہیں کہ جنکی حلیت طواف پر موقوف ہے چاہے جان بوجھ کر ترک کرے یا بھول کر جبتک خود یا اپنے نائب کے ذریعے طواف کو بجانہ لائے اور اسی طرح وہ شخص جو اپنے طواف کو بھول کر کم کردے۔

مسئلہ ۲۸۳۔ جو شخص بیماری یا شکستگی وغیرہ کی وجہ سے طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے عاجز ہو حتی کہ کسی اور کی مدد سے بھی تو واجب ہے کہ اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے البتہ اگر یہ ممکن ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ نائب بنائے۔

مسئلہ ۲۸۴۔ اگر طواف اور انصراف یعنی مطاف سے خارج ہونے کے بعد چکروں کے کم یا زیادہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کی پروانہ کرے اور صحت پر بنا رکھے۔

نماز طواف:

یہ عمرہ کے واجبات میں سے تیسرا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۸۵۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اس میں جہر واخفات کے درمیان اختیار ہے اور نیت میں اسی طرح معین کرنا واجب ہے جیسے کہ طواف کی نیت میں گزر چکا ہے اور اسی طرح قربت اور اخلاص۔

مسئلہ ۲۸۶۔ واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور فاصلے کے صدق کرنے اور نہ کرنے کا معیار عرف ہے۔

مسئلہ ۲۸۷۔ نماز طواف، نماز صبح کی طرح ہے اور حمد کے بعد ہر سورت پڑھنا جائز ہے سوائے چار سور عزائم کے۔ اور مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ جحد (قل یا ایہا الکافرون) پڑھے۔

مسئلہ ۲۸۸۔ واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور

اسکے قریب ہو البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اس میں دوسروں کیلئے مزاحمت نہ ہو اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجد الحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اگرچہ اس سے دور ہو بلکہ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام کی کسی بھی جگہ میں نماز بجالانا کافی ہو۔

مسئلہ ۲۸۹۔ اگر جان بوجھ کر نماز طواف کو ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترک کرے تو اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آ جائے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دینے کیلئے وہاں جانا اس کیلئے شاق نہ ہو تو مسجد الحرام کی طرف پلٹے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھ لے۔

مسئلہ ۲۹۰۔ سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہی ہے جو بھولنے والے کا ہے۔

مسئلہ ۲۹۱۔ اگر سعی کے اثناء میں یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں

پڑھی تو سعی کو منقطع کر کے نماز کی جگہ پر نماز بجالائے پھر پلٹے اور جہاں سے سعی کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاری رکھے۔

مسئلہ ۲۹۲۔ اگر مرد کی نماز طواف عورت کی نماز کے بالمقابل ہو تو اگر مرد عورت سے تھوڑی سی مقدار بھی آگے ہو تو ان دونوں کی نماز کی صحت میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو اگرچہ ایک بالشت کا۔

مسئلہ ۲۹۳۔ نماز طواف میں جماعت کا مشروع ہونا معلوم نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۴۔ ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ صحیح نماز کو سیکھے تا کہ اپنی ذمہ داری کو صحیح طرح سے انجام دے سکے بالخصوص جو شخص حج کرنا چاہتا ہے۔

چوتھی فصل: سعی

یہ عمرہ کے واجبات میں سے چوتھا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹۵۔ طواف کی دو رکعتوں کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے سعی سے مراد ان کے درمیان اس طرح چلنا ہے کہ صفا سے شروع کرے اور پہلا چکر مروہ پر ختم کردے پھر دوسرا چکر مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرے اور اسی طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم کردے اور مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۶۔ سعی میں نیت شرط ہے اور نیت میں قربت، اخلاص اور تعیین سب معتبر ہے جو احرام کی نیت میں گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۲۹۷۔ سعی میں حدث اور خبث سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۸۔ سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دیا جاتا ہے پس اسے ان دو پر مقدم کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۹۔ سعی کو اپنے اختیار کے ساتھ طواف اور نماز طواف سے بعد والے دن تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے البتہ رات تک مؤخر کرنے سے کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۰۔ ہر چکر میں صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت طے کرنا واجب ہے البتہ ان کے اوپر چڑھنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۱۔ سعی کے دوران مروہ کی طرف جاتے ہوئے مروہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے اور اسی طرح صفا کی طرف رخ کرنا پس اگر سعی کے دوران پشت کرے یعنی الٹا چلے تو اسکی سعی صحیح نہیں ہے ہاں اپنے چہرے کو دائیں، بائیں یا پیچھے کی طرف موڑنا مضر نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۲۔ واجب ہے کہ سعی عام راستے میں ہو۔

مسئلہ ۳۰۳۔ اوپر والی منزل میں سعی کرنا صحیح نہیں ہے جبتک یہ محرز نہ ہو جائے کہ یہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے نہ ان سے اوپر اور جو شخص صرف اوپر والی منزل میں سعی کرنے پر قادر ہو تو یہ کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے پہلی منزل پر سعی بجالائے۔

مسئلہ ۳۰۴۔ سعی کے دوران استراحت کی خاطر صفا ومروہ کے اوپر یا ان کے درمیان بیٹھنا اور ان پر سونا جائز ہے بلکہ یہ بغیر عذر کے بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۰۵۔ قدرت رکھنے کی صورت میں واجب ہے کہ خود سعی بجالائے اور پیدل چلتے ہوئے اور سوار ہو کر سعی کرنا بھی جائز ہے اور پیدل چلنا افضل ہے۔ پس اگر خود سعی کرنا ممکن نہ ہو تو کسی سے مدد لے جو اسے سعی کرائے یا اسے اٹھا کر سعی کرائی جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نائب بنائے۔

سعی کے ترک کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کے بارے میں چند مسائل

مسئلہ ۳۰۶۔ سعی طواف کی طرح رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہی ہے جو طواف کو ترک کرنے کا ہے اور اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۰۷۔ جو شخص بھول کر سعی کو ترک کر کے اپنے عمرہ سے مُحِل ہو جائے اور اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لے تو احوط وجوبی کی بنا پر سعی کے بجالانے کے ساتھ ساتھ ایک گائے کا کفارہ دینا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۳۰۸۔ اگر بھول کر سعی میں ایک یا زیادہ چکر کا اضافہ کر دے تو اسکی سعی صحیح ہے اور اس پر کوئی شے نہیں ہے اور حکم سے جاہل حکم کو بھولنے والے کی طرح ہے۔

مسئلہ ۳۰۹۔ جو شخص سعی کی نیت سے اپنی سعی میں سات چکروں کا

اضافہ کردے۔ اس طرح کہ وہ سمجھتا تھا آنا جانا ایک چکر ہے۔ تو اس پر اعادہ واجب نہیں ہے اور اسکی سعی صحیح ہے اور یہی حکم ہے اگر سعی کے دوران اسکی طرف متوجہ ہو جائے تو جہاں سے یاد آئے زائد کو منقطع کردے۔

مسئلہ ۳۱۰۔ جو شخص بھول کر سعی میں کمی کردے تو اس پر واجب ہے کہ جب یاد آئے اسے مکمل کرے پس اگر اپنے شہر پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اس پر واجب ہے کہ سعی کو مکمل کرنے کیلئے دوبارہ وہاں جائے مگر یہ کہ اس کام میں اس کیلئے مشقت اور حرج ہو تو کسی دوسرے کو نائب بنائے۔

پانچویں فصل: تقصیر

یہ عمرہ کے واجبات میں سے پانچواں ہے۔

مسئلہ ۳۱۱۔ سعی کو مکمل کرنے کے بعد تقصیر واجب ہے اور اس سے مراد ہے سر، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بالوں کا کاٹنا یا ہاتھ یا پاؤں کے کچھ ناخن اتارنا۔

مسئلہ ۳۱۲۔ تقصیر ایک عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہو چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۱۳۔ عمرہ تمتع سے مُحِل ہونے کیلئے سر کا منڈانا تقصیر سے کافی نہیں ہے بلکہ اس سے محل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اگر تقصیر سے

پہلے سر منڈائے تو اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ سر منڈانے کی وجہ سے اس پر ایک بکری کا کفارہ دینا بھی واجب ہے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو حلق اور تقصیر کے درمیان اسے اختیار ہے۔

مسئلہ ۳۱۴۔ عمرہ تمتع کے احرام سے مُحِل ہونے کیلئے بالوں کو نوچنا تقصیر سے کافی نہیں ہے بلکہ اس سے مُحِل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے جیسے کے گزر چکا ہے پس اگر تقصیر کی بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو اگر اسے جان بوجھ کر انجام دے تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس پر بال نوچنے کا کفارہ بھی ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۵۔ اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کی بجائے بالوں کو نوچے اور حج کو بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالایا ہے وہ حج افراد واقع ہوگا اور اس وقت اگر اس پر حج واجب ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے پھر آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج

بجالائے اور یہی حکم ہے اس بندے کا جو حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کے بدلے اپنے بال مونڈ دے اور حج بجالائے۔

مسئلہ ۳۱۶۔ سعی کے بعد تقصیر کی انجام دہی میں جلدی کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۷۔ اگر جان بوجھ کر یا لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ لے تو اقوی یہ ہے کہ اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج حج افراد ہو جائیگا اور احوط وجوبی یہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو آئندہ سال عمرہ اور حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۸۔ اگر بھول کر تقصیر کو ترک کر دے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام، عمرہ اور حج صحیح ہے اور اس پر کوئی شے نہیں ہے اگر چہ اسکے لئے ایک بکری کا کفارہ دینا مستحب ہے بلکہ احوط اس کا ترک نہ کرنا ہے۔

مسئلہ ۳۱۹۔ عمرہ تمتع کی تقصیر کے بعد اس کیلئے وہ سب حلال ہو جائیگا جو

حرام تھا حتی کہ عورتیں بھی۔

مسئلہ ۳۲۰۔عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ رجاء کی نیت سے طواف النساء اور اسکی نماز کو بجالائے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی مگر تقصیر یا حلق کے بعد طواف النساء اور نماز طواف کو بجالانے کے بعد اور اس کا طریقہ اور احکام طواف عمرہ سے مختلف نہیں ہیں کہ جو گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۲۱۔ظاہر کی بنا پر ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کیلئے الگ طور پر طواف النساء واجب ہے مثلاً اگر دو عمرہ مفردہ بجالائے یا ایک حج اور عمرہ مفردہ بجالائے تو اگر چہ اس کیلئے عورتوں کے حلال ہونے میں ایک طواف النساء کا کافی ہونا بعید نہیں ہے مگر ان میں سے ہر ایک کیلئے الگ طواف النساء واجب ہے۔

دوسرا حصہ:

اعمال حج کے بارے میں

پہلی فصل: احرام

یہ حج کے واجبات میں سے پہلا واجب ہے۔ شرائط، کیفیت، محرمات، احکام اور کفارات کے لحاظ سے حج کا احرام عمرہ کے احرام سے مختلف نہیں ہے مگر نیت میں پس اسکے ساتھ اعمال حج کو انجام دینے کی نیت کریگا اور جو کچھ عمرہ کے احرام کی نیت میں معتبر ہے وہ سب حج کے احرام کی نیت میں بھی معتبر ہے اور یہ احرام نیت اور تلبیہ کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے پس جب حج کی نیت کرے اور تلبیہ کہے تو اس کا احرام منعقد ہو جائیگا۔ ہاں احرام حج بعض امور کے ساتھ مختص ہے جنہیں مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۳۲۲۔ حج تمتع کے احرام کا میقات مکہ معظمہ ہے اور افضل یہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجد الحرام سے باندھے اور مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام کافی ہے حتی کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ قدیمی مقامات سے احرام باندھے ہاں اگر شک کرے کہ یہ مکہ کا حصہ ہے یا نہیں تو اس سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۳۔ واجب ہے کہ نو ذی الحج کو زوال سے پہلے احرام باندھے اس طرح کہ عرفات میں وقوف اختیاری کو پاسکے اور اسکے اوقات میں سے افضل ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحج) زوال کا وقت ہے۔ اور اس سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور بیمار کیلئے جب انہیں بھیڑ کی شدت کا خوف ہو۔ نیز گزر چکا ہے کہ جو شخص عمرہ بجالانے کے بعد کسی ضرورت کی وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہے تو اس کیلئے احرام حج کو مقدم کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۴۔ جو شخص احرام کو بھول کر عرفات کی طرف چلا جائے تو اس

پر واجب ہے کہ مکہ معظمہ کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے یہ نہ کر سکتا ہو تو اپنی جگہ سے ہی احرام باندھ لے اور اس کا حج صحیح ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جاہل بھی بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے۔

مسئلہ ۳۲۵۔ جو شخص احرام کو بھول جائے یہاں تک کہ حج کے اعمال مکمل کر لے تو اس کا حج صحیح ہے۔ اور حکم سے جاہل بھی بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ لاعلمی اور بھولنے کی صورت میں آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۲۶: جو شخص جان بوجھ کر احرام کو ترک کردے یہاں تک کہ وقوف بالعرفات اور وقوف بالمشعر کی فرصت ختم ہو جائے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۲۷۔ جس شخص کیلئے اعمال مکہ کو وقوفین پر مقدم کرنا جائز ہو اس پر واجب ہے کہ انہیں احرام کی حالت میں بجالائے پس اگر انہیں بغیر احرام کے بجالائے تو احرام کے ساتھ ان کا اعادہ کرنا ہوگا۔

دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے دوسرا واجب ہے اور عرفات ایک مشہور پہاڑ ہے کہ جسکی حد عرنہ، ثویہ اور نمرہ کے وسط سے لیکر ذی المجاز تک اور مأزمین سے وقوف کی جگہ کے آخر تک اور خود یہ حدود اس سے خارج ہیں۔

مسئلہ ۳۲۸۔ وقوف بالعرفات عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزر چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۲۹۔ وقوف سے مراد اس جگہ میں صرف حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو یا پیدل یا ٹھہرا ہوا۔

مسئلہ ۳۳۰۔ احوط یہ ہے کہ نوذی الحج کے زوال سے غروب شرعی

(نماز مغرب کا وقت) تک ٹھہرے اور بعید نہیں ہے کہ اسے زوال کے اول سے اتنی مقدار مؤخر کرنا جائز ہو کہ جس میں نماز ظہرین کو انکے مقدمات سمیت اکٹھا ادا کیا جا سکے۔

مسئلہ ۳۳۱۔ مذکورہ وقوف واجب ہے لیکن اس میں سے رکن صرف وہ ہے جس پر وقوف کا نام صدق کرے اور یہ ایک یا دو منٹ کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے اگر اس مقدار کو بھی اپنے اختیار کے ساتھ ترک کر دے تو حج باطل ہے اور اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو ترک کر دے یا وقوف کو عصر تک مؤخر کر دے تو اس کا حج صحیح ہے اگرچہ جان بوجھ ایسا کرنے کی صورت میں گناہ گار ہے۔

مسئلہ ۳۳۲۔ غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرنا حرام ہے پس اگر جان بوجھ کر کوچ کرے اور عرفات کی حدود سے باہر نکل جائے اور پلٹے بھی نہ تو گناہ گار ہے اور ایک اونٹ کا کفارہ دینا واجب ہے لیکن اس کا حج صحیح ہے اور اگر اونٹ کا کفارہ دینے سے عاجز ہو تو اٹھارہ روزے رکھے اور احوط

یہ ہے کہ اونٹ کو عید والے دن منیٰ میں ذبح کرے اگرچہ اسے منیٰ میں ذبح کرنے کا معین نہ ہونا بعید نہیں ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات میں پلٹ آئے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۳۔ اگر بھول کر یا حکم سے لاعلمی کی وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرے تو اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ پلٹے اور اگر نہ پلٹے تو گناہ گار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر وقت گزر جانے کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

تیسری فصل: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیسرا ہے اور اس سے مراد غروب کے وقت عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنے کے بعد اس مشہور جگہ میں ٹھہرنا ہے۔

مسئلہ ۳۳۴۔ وقوف بالمشعر عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت معتبر ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہو چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵۔ واجب وقوف کا وقت دس ذی الحج کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور احوط یہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعد رات کو وہاں پہنچ کر وقوف کی نیت کے ساتھ وہاں وقوف کرے۔

مسئلہ ۳۳۶۔ مشعر میں طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک باقی رہنا واجب ہے لیکن رکن اتنی مقدار ہے جسے وقوف کہا جائے اگرچہ یہ ایک یا دو منٹ ہو۔ اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو جان بوجھ کر ترک کر دے تو اس کا حج صحیح ہے اگرچہ فعل احرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن اگر اپنے اختیار کے ساتھ اتنی مقدار وقوف کو بھی ترک کر دے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۳۷۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، کمزوروں اور صاحبان عذر۔ جیسے خوف یا بیماری۔ کیلئے اتنی مقدار وقوف کرنے کے بعد کہ جس پر وقوف صدق کرتا ہے عید کی رات مشعر سے منیٰ کی طرف کوچ کرنا جائز ہے اسی طرح وہ لوگ جو ان کے ہمراہ کوچ کرتے ہیں اور انکی احوال پرسی کرتے ہیں جیسے خدام اور تیمارداری کرنے والے۔

تنبیہ: وقوفین میں سے ایک یا دونوں کو درک کرنے کے اعتبار سے اور اختیاراً یا اضطراراً جان بوجھ کر، لاعلمی سے یا بھول کر فرداً یا ترکیباً بہت ساری تقسیمات ہیں کہ جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں۔

چوتھی فصل: کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے چوتھا اور منی کے اعمال میں سے پہلا ہے۔

دس ذی الحج کو جمرہ عقبہ (سب سے بڑا) کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

کنکریاں مارنے (رمی) کی شرائط

کنکریاں مارنے (رمی) میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: نیت اپنی تمام شرائط کے ساتھ جیسے کہ احرام کی نیت میں گزر چکا ہے۔

دوم: یہ کہ رمی اسکے ساتھ ہو جسے کنکریاں کہا جائے پس نہ اتنے

چھوٹے کے ساتھ صحیح ہے کہ وہ ریت ہو اور نہ اتنے بڑے کے ساتھ کہ جو پتھر ہو۔

سوم: یہ کہ رمی عید والے دن طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے درمیان ہو البتہ جس کیلئے یہ ممکن ہو۔

چہارم: یہ کہ کنکریاں جمرے کو لگیں پس اگر نہ لگے یا اسے اسکے لگنے کا گمان ہو تو یہ شمار نہیں ہو گی اور اسکے بدلے دوسری کنکری مارنا واجب ہے اور اس کا لگے بغیر صرف اس دائرے تک پہنچ جانا جو جمرے کے اردگرد ہے کافی نہیں ہے۔

پنجم: یہ کہ رمی سات کنکریوں کے ساتھ ہو

ششم: یہ کہ پے در پے کنکریاں مارے پس اگر ایک ہی دفعہ مارے تو صرف ایک شمار ہو گی چاہے سب جمرے کو لگ جائیں یا نہ۔

مسئلہ ۳۲۸۔ جمرے کو رمی کرنا جائز ہے اس پر لگے ہوئے سیمنٹ سمیت۔ اسی طرح جمرہ کے نئے بنائے گئے حصے پر رمی کرنا بھی جائز ہے

البتہ اگر عرف میں اسے جمرہ کا حصہ شمار کیا جائے۔

مسئلہ ۳۳۹۔ اگر متعارف قدیمی جمرہ کے آگے اور پیچھے سے کئی میٹر کا اضافہ کردیں تو اگر بغیر مشقت کے سابقہ جمرہ کو پہچان کر اسے رمی کرنا ممکن ہو تو یہ واجب ہے ورنہ موجودہ جمرہ کی جس جگہ کو چاہے رمی کرے اور یہی کافی ہے۔

مسئلہ ۳۴۰۔ ظاہر یہ ہے کہ اوپر والی منزل سے رمی کرنا جائز ہے اگرچہ احوط اس جگہ سے رمی کرنا ہے جو پہلے سے متعارف ہے۔

کنکریوں کی شرائط:

کنکریوں میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: یہ کہ وہ حرم کی ہوں اور اگر حرم کے باہر سے ہوں تو کافی نہیں ہیں۔

دوم: یہ کہ وہ نئی ہوں کہ جنہیں پہلے صحیح طور پر نہ مارا گیا ہو اگرچہ گذشتہ سالوں میں۔

سوم: یہ کہ مباح ہوں پس غصبی کنکریوں کا مارنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کنکریوں کا مارنا جنہیں کسی دوسرے نے جمع کیا ہو اسکی اجازت کے بغیر ہاں کنکریوں کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۱۔ عورتیں اور کمزور لوگ۔ کہ جنہیں مشعر الحرام میں صرف وقوف کا مسمیٰ انجام دینے کے بعد منیٰ کی طرف جانے کی اجازت ہے اگر وہ دن کو رمی کرنے سے معذور ہوں تو ان کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے بلکہ عورتوں کیلئے ہر صورت میں رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے البتہ اگر وہ اپنے حج کیلئے رمی کر رہی ہوں یا ان کا حج نیابتی ہو لیکن اگر عورت صرف رمی کیلئے کسی کی طرف سے نائب بنی ہو تو رات کے وقت رمی کرنا صحیح نہیں ہے اگر چہ دن میں رمی کرنے سے عاجز ہو بلکہ نائب بنانے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایسے شخص کو نائب بنائے جو دن کے وقت رمی کر سکے اگر اسے ایسا شخص مل جائے۔ اور ان لوگوں کی ہمراہی کرنے والا اگر وہ خود معذور ہو تو اس کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے ورنہ اس پر واجب

ہے کے دن وقت رمی کرے۔

مسئلہ ۳۴۲۔ جو شخص عید والے دن رمی کرنے سے معذور ہے اس کیلئے شب عید یا عید کے بعد والی رات میں رمی کرنا جائز ہے اور اسی طرح جو شخص گیارہویں یا بارہویں کے دن رمی کرنے سے معذور ہے اسکے لئے اسکی رات یا اسکے بعد والی رات رمی کرنا جائز ہے۔

پانچویں فصل: قربانی کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے پانچواں اور منی کے اعمال میں سے دوسرا عمل ہے

مسئلہ ۳۴۳۔ حج تمتع کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے اور قربانی تین جانوروں میں سے ایک ہوگی اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری اور ان جانوروں میں مذکر اور مونث کے درمیان فرق نہیں ہے اور اونٹ افضل ہے اور مذکورہ جانوروں کے علاوہ دیگر حیوانات کافی نہیں ہیں۔

مسئلہ ۳۴۴۔ قربانی ایک عبادت ہے کہ جس میں ان تمام شرائط کے ساتھ نیت شرط ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزر چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۴۵۔قربانی میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: سن: اونٹ میں معتبر ہے کہ وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور گائے میں معتبر ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بنا پر۔ اور بکری گائے کی طرح ہے لیکن بھیڑ میں معتبر ہے کہ وہ دوسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بنا پر۔ مذکورہ حد بندی چھوٹا ہونے کی جہت سے ہے پس اس سے کمتر کافی نہیں ہے لیکن بڑا ہونے کی جہت سے تو مذکورہ حیوانات میں سے بڑی عمر والا بھی کافی ہے۔

دوم: صحیح وسالم ہونا

سوم: یہ کہ بہت دبلا نہ ہو

چہارم: یہ کہ اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص کافی نہیں ہے جیسے خصی اور یہ وہ ہے کہ جسکے بیضے نکال دیئے جائیں ہاں جسکے بیضے کوٹ دیئے جائیں وہ کافی ہے مگر یہ کہ خصی کی حد کو پہنچ جائے۔ اور دم کٹا، کانا، لنگڑا، کان کٹا اور جس کا اندر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر

پیدائشی طور پر ایسا ہو تو بھی کافی نہیں ہے پس وہ حیوان کافی نہیں ہے کہ جس میں ایسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں میں عام طور پر ہوتا ہے اس طرح کے اسے اس میں نقص شمار کیا جائے۔

ہاں جس کا باہر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافی ہے (باہر کا سینگ اندر والے سینگ کے غلاف کے طور پر ہوتا ہے) اور جسکا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۶۔ اگر ایک جانور کو صحیح وسالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو قدرت کی صورت میں دوسری قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۴۷۔ احوط یہ ہے کہ قربانی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مؤخر ہو۔

مسئلہ ۳۴۸۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ اپنے اختیار کے ساتھ قربانی کو روز عید سے مؤخر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر، بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے کسی

عذر کی خاطر یا بغیر عذر کے مؤخر کرے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذی الحج کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور اس میں رات اور دن کے درمیان فرق نہیں ہے ظاہر کی بنا پر۔

مسئلہ ۳۴۹۔ ذبح کرنے کی جگہ منیٰ ہے پس اگر منیٰ میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کی گئی ہے اس میں ذبح کرنا کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵۰۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مؤمن ہو ہاں اگر واجب کی نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو ایمان کی شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۱۔ شرط ہے کہ خود ذبح کرے یا اسکی طرف سے وکیل ذبح کرے لیکن اگر کوئی اور شخص اسکی طرف سے ذبح کرے بغیر اسکے کہ اس نے پہلے سے اسے وکیل بنایا ہو تو یہ محل اشکال ہے پس احوط یہ ہے کہ یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۲۔ ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور سٹیل (یہ فولاد ہوتا ہے کہ جسے ایک ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے جسے زنگ نہیں لگتا) لوہے کے حکم میں ہے۔

لیکن اگر شک ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ لوہے کا ہے اسکے ساتھ ذبح کرنا کافی نہیں ہے۔

چھٹی فصل: تقصیر یا حلق

یہ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور منیٰ کے اعمال میں سے تیسرا ہے۔

مسئلہ ۳۵۳۔ ذبح کے بعد سر منڈانا یا بالوں یا ناخنوں کی تقصیر کرنا واجب ہے۔ عورت کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اس کیلئے حلق کافی نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ تقصیر میں بال بھی کاٹے اور ناخن بھی۔ لیکن مرد کو حلق اور تقصیر کے درمیان اختیار ہے اور اس کیلئے حلق ضروری نہیں ہے ہاں جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کیلئے احوط حلق ہے۔

مسئلہ ۳۵۴۔ حلق اور تقصیر میں سے ہر ایک عبادت ہے پس ان دونوں میں ریاء سے خالص نیت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا قصد واجب ہے پس اگر مذکورہ نیت کے بغیر حلق یا تقصیر کرے تو اس کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں

ہوں گی جو ان کے ساتھ حلال ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۳۵۵۔ اگر تقصیر یا حلق کیلئے کسی دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے کہ نیت خود کرے۔

مسئلہ ۳۵۶۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ حلق عید کے دن ہو اور اگر اسے روز عید انجام نہ دے تو اسے گیارہویں کی رات یا اسکے بعد انجام دے اور یہ کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵۷۔ جو شخص کسی وجہ سے قربانی کو روز عید سے مؤخر کر دے اس پر حلق یا تقصیر کو مؤخر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعید نہیں ہے کہ انہیں عید والے دن ہی انجام دینا واجب ہو پس اس میں احتیاط کو ترک نہ کیا جائے لیکن اس صورت میں طواف حج وغیرہ مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی سے پہلے انجام دینا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ واجب ہے کہ حلق یا تقصیر منیٰ میں ہو پس اختیاری صورت میں غیر منیٰ میں جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۹۔ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے منیٰ سے باہر حلق یا تقصیر کرے اور باقی اعمال کو انجام دے دے تو اس پر واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کیلئے منیٰ کی طرف پلٹے اور پھر ان کے بعد والے اعمال کا اعادہ کرے اور یہی حکم ہے اگر تقصیر یا حلق کو ترک کر کے منیٰ سے نکل جائے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ اگر عید والے دن قربانی کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ عید والے دن پہلے جمرہ عقبہ کو رمی کرے پھر قربانی کرے اور اسکے بعد حلق یا تقصیر کرے اور اگر جان بوجھ کر اس ترتیب پر عمل نہ کرے تو گناہ گار ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس پر بالترتیب اعمال کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ توان رکھنے کی صورت میں اعادہ کرنا احتیاط کے موافق ہے اور لاعلمی اور بھولنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے اور اگر عید والے دن منیٰ میں قربانی نہ کر سکتا ہو تو اگر اسی دن اس ذبح خانہ میں قربانی کر سکتا ہو جو اس وقت منیٰ سے باہر قربانی کیلئے مقرر کیا گیا ہے تو بھی احوط کی بنا پر واجب ہے کہ قربانی کو حلق یا تقصیر پر مقدم کرے پھر ان میں سے ایک کو بجالائے

اور اگر یہ بھی نہ کرسکتا ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ عید والے دن حلق یا تقصیر کرنے کی طرف مبادرت کرے اور اسکے ذریعے احرام سے مُحِل ہو جائے لیکن مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی کے بعد تک مؤخر کردے۔

مسئلہ ۳۶۱۔ حلق یا تقصیر کے بعد مُحرِم کیلئے وہ سب حلال ہو جاتا ہے جو احرام حج کی وجہ سے حرام ہوا تھا سوائے عورتوں اور خوشبو کے۔

ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال

مکہ معظمہ میں پانچ اعمال واجب ہیں طواف حج (اسے طواف زیارت کہا جاتا ہے) نماز طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، طواف النساء اور نماز طواف

مسئلہ ۳۶۲۔ عید والے دن کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد جائز بلکہ مستحب ہے کہ حج کے باقی اعمال، دو طواف انکی نمازیں اور سعی کو انجام دینے کیلئے اسی دن مکہ معظمہ کی طرف لوٹ جائے اور اسے ایام تشریق کے آخر تک بلکہ ماہ ذی الحج کے آخر تک مؤخر کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ طواف، نماز طواف اور سعی کی کیفیت وہی ہے جو عمرہ کے طواف اسکی نماز اور سعی کی ہے بغیر کسی فرق کے مگر نیت میں پس یہاں پر ان

کے ذریعے حج کو انجام دینے کی نیت کریگا۔

مسئلہ ۳۶۴۔ اختیاری صورت میں مذکورہ اعمال کو وقوف بالعرفات، وقوف بالمشعر اور منی کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے ہاں بعض گروہوں کیلئے انکا مقدم کرنا جائز ہے۔

اول: خواتین جب انہیں مکہ معظمہ کی طرف لوٹنے کے بعد حیض یا نفاس آنے کا خوف ہو اور پاک ہونے تک ٹھہرنے پر بھی قادر نہ ہوں۔

دوم: وہ مرد اور عورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے طواف کرنے سے عاجز ہوں یا وہ جو مکہ لوٹنے سے ہی عاجز ہیں۔

سوم: وہ بیمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کی شدت یا بھیڑ کے خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں۔

مسئلہ ۳۶۵۔ اگر مذکورہ تین گروہوں میں سے کوئی شخص دو طواف، انکی نماز اور سعی کو مقدم کردے پھر عذر برطرف ہو جائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ ان کا اعادہ کرے اگرچہ اعادہ کرنا احوط ہے۔

مسئلہ ۳۶۶۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے مکہ کے اعمال کو مقدم کرے جیسے مذکورہ تین گروہ تو اس کیلئے خوشبو اور عورتیں حلال نہیں ہوں گی بلکہ اس کیلئے سب محرمات تقصیر یا حلق کے بعد حلال ہوں گے۔

مسئلہ ۳۶۷۔ طواف النساء اور اسکی نماز دونوں واجب ہیں لیکن رکن نہیں ہیں پس اگر انہیں جان بوجھ کر ترک کردے تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی۔

مسئلہ ۳۶۸۔ طواف النساء مردوں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ خواتین اور غیر خواتین پر بھی واجب ہے پس اگر اسے مرد ترک کردے تو اسکے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی اور اگر عورت ترک کردے تو اس کیلئے مرد حلال نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۳۶۹۔ اختیاری صورت میں سعی کو طواف حج اور اسکی نماز پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور نہ طواف النساء کو ان دونوں پر اور نہ سعی پر پس اگر ترتیب کی مخالفت کرے تو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۰۔ اگر بھول کر طواف النساء کو ترک کر دے اور اپنے شہر میں پلٹ آئے تو اگر بغیر مشقت کے لوٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے ورنہ نائب بنائے اور اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی مگر خود اس کے یا اس کے نائب کے طواف بجالانے کے ساتھ اور اگر اسے جان بوجھ کر ترک کرے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳۷۱۔ احرام حج کے ساتھ وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عمرہ کے احرام کے محرمات میں گزر چکی ہیں اور پھر بالتدریج اور تین مرحلوں میں حلال ہوں گی۔

اول: حلق یا تقصیر کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتی کہ شکار بھی حلال ہو جاتا ہے اگرچہ یہ حرم میں ہونے کی وجہ سے حرام ہوتا ہے

دوم: سعی کے بعد خوشبو حلال ہو جاتی ہے۔

سوم: طواف النساء اور اسکی نماز کے بعد عورتیں حلال ہو جاتی ہیں۔

آٹھویں فصل: منیٰ میں رات گزارنا

یہ حج کے واجبات میں سے بارہواں اور منیٰ کے اعمال میں سے چوتھا ہے۔

مسئلہ۳۷۲۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منیٰ میں گزارے پس اگر دو طواف، انکی نماز اور سعی کو بجالانے کیلئے عید کے دن مکہ معظمہ چلا گیا ہو تو اس پر منیٰ میں رات گزارنے کیلئے لوٹنا واجب ہے۔

مسئلہ۳۷۳۔ مندرجہ ذیل گروہ مذکورہ راتوں کو منیٰ میں بسر کرنے کے وجوب سے مستثنٰے ہیں۔

الف: بیمار اور انکی تیمارداری کرنے والے بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منیٰ میں رات گزارنا شاق ہو۔

ب: جس شخص کو مکہ میں اپنے قابل اعتنا مال کے ضائع یا چوری ہو جانے کا خوف ہو۔

ج: جو شخص مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہے اور صرف ضرورت کی خاطر غیر عبادت میں مشغول ہوا ہو جیسے ضرورت کے مطابق کھنا پینا یا دوبارہ وضو کرنا۔

مسئلہ ۳۷۴۔ منیٰ میں رات بسر کرنا عبادت ہے کہ جس میں گذشتہ تمام شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے۔

مسئلہ ۳۷۵۔ رات کو غروب سے آدھی رات تک رہنا کافی ہے اور جس شخص نے بغیر عذر کے رات کا پہلا آدھا حصہ منیٰ میں نہ گزارا ہو اس کیلئے احوط وجوبی یہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اختیاری صورت میں بھی رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا کافی ہو۔

مسئلہ ۳۷۶۔ جو شخص مکہ مکرمہ میں عبادت میں مشغول نہ رہا ہو اور منیٰ

میں رات گزارنے والے واجب کام کو بھی ترک کردے تو اس پر ہر رات کے بدلے ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے اور احوط کی بنا پر اس میں فرق نہیں ہے کہ عذر رکھتا ہو یا نہ، جاہل ہو یا نسیان کا شکار یا ان کا غیر۔

مسئلہ ۷۷۲۔ جس شخص کیلئے بارہویں کے دن کوچ کرنا جائز ہو اور منیٰ میں ہو تو اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہیں ہے۔

نویں فصل: تین جمرات کو کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیرھواں اور منی کے اعمال میں سے پانچواں ہے اور تین جمرات کو کنکریاں مارنا کیفیت اور شرائط کے اعتبار سے عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مختلف نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ جو راتیں منی میں گزارنا واجب ہے ان کے دنوں میں تین جمرات اولیٰ، وسطیٰ اور عقبہ کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۷۹۔ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے پس اختیاری صورت میں رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے اور اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو عذر رکھتا ہے کہ اسے اپنے مال، عزت اور جان پر خوف ہے اور چرواہا اور اسی طرح کمزور لوگ

جیسے عورتیں، بوڑھے اور بچے کہ جنہیں اپنے آپ پر بھیڑ کی شدت کا خوف ہے تو ان سب کیلئے رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۸۰۔ جو شخص صرف دن کے وقت کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے نہ رات کے وقت تو اس کیلئے نائب بنانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ رات کے وقت خود کنکریاں مارے، گذشتہ رات میں یا آئندہ رات میں لیکن جو شخص کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے حتی رات کے وقت بھی جیسے بیمار شخص تو اس کیلئے نائب بنانا جائز ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر آئندہ رات عذر برطرف ہو جائے تو خود کنکریاں مارے۔

مسئلہ ۳۸۱۔ جو شخص خود کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے اگر اس کیلئے کسی کو نائب بنائے اور وہ نائب اس کام کو انجام دے دے لیکن اسکے بعد کنکریاں مارنے کا وقت گزرنے سے پہلے اس کا عذر مرتفع ہو جائے تو اگر نائب بناتے وقت اپنے عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس تھا یہاں تک کہ نائب اس کا عمل انجام دے دے تو نائب کا عمل کافی ہے اور اس پر خود اس کا

اعادہ کرنا واجب نہیں ہے لیکن وہ شخص کہ جو عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس نہیں ہے اس کیلئے اگر چہ عذر کے طاری ہونے کے وقت نائب بنانا جائز ہے لیکن اگر بعد میں اس کا عذر مرتفع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ خود اس کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۸۲۔ تین جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے لیکن یہ رکن نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۸۳۔ کنکریاں مارنے میں ترتیب واجب ہے اس طرح کہ پہلے جمرہ سے شروع کرے پھر درمیان والے کو کنکریاں مارے اور پھر آخری کو پس ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارے اسی طریقے کے ساتھ جو گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۸۴۔ اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور منیٰ سے کوچ کر جائے تو اگر ایام تشریق میں یاد آ جائے تو اس پر واجب ہے کہ منیٰ میں واپس آئے اور خود کنکریاں مارے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ کسی

دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر کنکریاں مارنے والے عمل کو ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کردے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکریاں مارے یا اس کا نائب کنکریاں مارے پھر آئندہ سال اسکی قضا کرے اگرچہ کسی کو نائب بنا کر۔ اور اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے یہاں تک کہ مکہ معظّمہ سے خارج ہو جائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ آئندہ سال اسکی قضا کرے اگرچہ کسی کو نائب بنا کر۔

مسئلہ ۳۸۵۔ جمرات کو چاروں اطراف سے کنکریاں مارنا جائز ہے اور شرط نہیں ہے کہ پہلے اور درمیان والے میں قبلہ رخ ہو اور آخری میں قبلہ کی طرف پشت کرے۔

متفرق مسائل:

س۱: مسجد الحرام کا فرش قلیل پانی کے ساتھ پاک کیا جاتا ہے اس طرح کہ نجاست پر قلیل پانی ڈالا جاتا ہے کہ جس سے عام طور پر نجاست کے باقی رہنے کا علم ہوتا ہے تو کیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اس سے عام طور پر مسجد کی ہر جگہ کے نجس ہونے کا علم نہیں ہوتا اور جستجو کرنا واجب نہیں ہے پس فرش پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

س۲: کیا خانہ کعبہ کے اردگرد دائرے کی صورت میں نماز جماعت کافی ہے؟

ج: جو شخص امام کے پیچھے یا دائیں بائیں کھڑا ہو اسکی نماز صحیح ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ جو شخص امام کے دائیں بائیں کھڑا ہو وہ اس فاصلے کی رعایت کرے جو امام اور

کعبہ کے درمیان ہے پس امام کی نسبت کعبہ کے قریب تر کھڑا نہ ہو لیکن جو شخص خانہ کعبہ کی دوسری طرف امام کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے اسکی نماز صحیح نہیں ہے۔

س ۳: کیا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اہل سنت کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کافی ہے؟

ج: ان شاء اللہ کافی ہے۔

س ۴: جس شخص نے مکہ معظمہ میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو عرفات، مشعر اور منی میں اور ان کے درمیان مسافت طے کرتے ہوئے اسکی نماز کا حکم کیا ہے؟

ج: جس شخص کی نیت یہ ہے کہ عرفات کی طرف جانے سے پہلے دس دن مکہ معظمہ میں رہیگا اور اسکے ساتھ ایک چار رکعتی صحیح نماز بھی پڑھ لے تو جبتک نیا سفر نہ کرے نماز

پوری پڑھے گا اور ٹھہرنے کا حکم ثابت ہونے کے بعد عرفات، مشعرالحرام اور منیٰ کی طرف جانا سفر نہیں ہے۔

س ۵: کیا قصر و اتمام کے درمیان اختیار والا حکم مکہ اور مدینہ میں بھی جاری ہوگا یا یہ فقط مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ساتھ مختص ہے اور کیا انکی پرانی اور نئی جگہوں کے درمیان کوئی فرق ہے یا نہیں؟

ج: قصر اور اتمام کے درمیان اختیار والا حکم ان دو شہروں کی ہر جگہ میں جاری ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ پرانی اور نئی جگہوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ان دو شہروں کی پرانی جگہوں پر اکتفا کرے بلکہ صرف مسجدوں پر۔ پس نماز قصر پڑھے مگر یہ کہ دس دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔

س ۶: جو شخص مشرکین سے برائت کے پروگرام میں شرکت نہ کرے اسکے

حج کا حکم کیا ہے؟

ج: اس سے اسکے حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا اگر چہ اس نے اپنے آپ کو دشمنان خدا سے اعلان برائت کے پروگرام میں شرکت کرنے کی فضیلت سے محروم کردیا ہے۔

س ۷: کیا حیض یا نفاس والی عورت کیلیے اس دیوار پر بیٹھنا جائز ہے جو مسجد الحرام کے برآمدے اور سعی کرنے کی جگہ کے درمیان واقع ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے درمیان مشترک ہے؟۔

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے مگر جب ثابت ہو جائے کہ وہ مسجد الحرام کا حصہ ہے

س ۸: جس شخص کو چاند دیکھنے کی وجہ سے دو وقوف اور روز عید کے درک کرنے میں شک ہو اسکے حج کا کیا حکم ہے اور کیا اس پر حج کا اعادہ واجب

ہے یا نہیں؟

ج: سنی قاضی کے نزدیک ذی الحج کا چاند ثابت ہونے اور اسکی طرف سے چاند ثابت ہو جانے کے فیصلے کے مطابق عمل انجام دینا کافی ہے پس اگر لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے وہ وقوف کو درک کر لے تو اس نے حج کو درک کر لیا اور یہ کافی ہے۔

س۹: بعض فتاوی میں آیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو کیا آپ کی طرف سے ان رہائش گاہوں اور گھروں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت ہے کہ جن میں عام طور پر قافلے آتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ ان قافلوں کی اپنی مستقل رہائش گاہ اور اپنی مستقل جماعت ہوتی ہے پس یہ حجاج کیلئے مسجد الحرام میں نماز ترک کرنے کا ذریعہ نہیں بنتے۔

ج: ہماری طرف سے ان رہائش گاہوں اور گھروں میں

جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر یہ دوسروں کی توجہ کے مبذول کرنے کا موجب بنے اور مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ انکی نماز میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے تنقید کا سبب بنے۔

س ۱۰: ڈرائیور حضرات بھیڑ سے بچنے کیلئے منیٰ اور مزدلفہ تک پہنچنے والے بعض شاق راستوں اور سرنگوں سے اندرونی راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہیں پس ان جگہوں تک پہنچنے کیلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ایسے راستوں سے جاتے ہیں جو منیٰ کے اندر سے گزرتے ہیں تو کیا اسے مکہ سے نکلنا شمار کیا جائیگا یا نہیں؟

ج: ظاہر یہ ہے کہ نکلنے کے جائز نہ ہونے کی دلیل اس سے منصرف ہے بہر حال اس سے عمرہ اور حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا۔

س ۱۱: کاروانوں کے خدام جو عید والے دن عورتوں اور کمزور لوگوں

کے ہمراہ ہوتے ہیں اوران کے ہمراہ فجر سے پہلے ہی مشعرالحرام سے کوچ کرجاتے ہیں اگر ان کیلئے طلوع فجر سے پہلے پلٹنا اور وقوف اختیاری کو درک کرنا ممکن ہو تو کیا یہ ان پر واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر ان کیلئے پلٹنا ممکن نہ ہو لیکن دن کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کیلئے پلٹنا ممکن ہو تو کیا عورتوں اور کمزور لوگوں کی متابعت میں ان کیلئے بھی رات کے وقت کنکریاں مارنا کافی ہے یا ان پر واجب ہے کہ دن کے وقت کنکریاں ماریں؟ اور پلٹنے اور وقوف اختیاری کو درک کرنے کی صورت میں کیا یہ انہیں نائب بنانے کے امکان کیلئے کافی ہے یا وہ محض رات کو نکل آنے سے صاحبان عذر میں سے شمار ہوں گے کہ جنہیں نائب بنانا جائز نہیں ہے۔

ج ۱: وقوفِ اختیاری کو درک کرنے کیلئے ان پر پلٹنا واجب نہیں ہے۔

۲۔ رات میں کنکریاں مارنا ان کیلئے کافی نہیں ہے مگر یہ کہ دن میں ایسا کرنے سے عذر رکھتے ہوں۔

۳۔نائب کی نسبت احوط یہ ہے کہ وہ رات کے وقت مشعر الحرام سے نہ نکلے اگر چہ پلٹ کر مشعر الحرام کے اختیاری وقوف کو درک کر لے ہاں اگر فرض کریں کہ وہ عذر نہیں رکھتا اور اختیار کے برخلاف نکلے تو اگر پلٹ آئے اور اختیاری اور پورے واجب وقوف کو درک کرلے تو یہ اسکی نیابت کیلئے مضر نہیں ہے۔

س ۱۲: جو شخص شب عید اور مزدلفہ میں معمولی سا وقوف کرنے کے بعد عورتوں اور مریضوں کے ہمراہ ہوتا ہے کیا اس پر واجب ہے کہ انہیں مکہ پہنچانے کے بعد فجر سے پہلے مزدلفہ کی طرف پلٹ آئے یا اس کیلئے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کرلینا کافی ہے یا اس کیلئے وہی معمولی سا وقوف ہی کافی ہے جبکہ اس کے ساتھ تھکن، مشقت اور ٹریفک کی وہ پابندیاں بھی ہوتی ہیں جو انتظامیہ نافذ کرتی ہے اور کیا نیابتی حج کرنے والے اور اسکے غیر کے درمیان کوئی فرق ہے؟

ج: جو شخص صاحبان عذر کی نگرانی اور تیمارداری کیلئے ان کے ہمراہ کوچ کرتا ہے اس پر طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیان وقوف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کیلئے رات کے اضطراری وقوف پر اکتفا کرنا جائز ہے ہاں جو شخص نیابتی حج انجام دے رہا ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے اور اس پر اختیاری اعمال کو انجام دینا واجب ہے۔

س ۱۳: کیا اختیاری صورت میں نذر کیساتھ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے جبکہ انسان جانتا ہو کہ وہ سایہ میں جانے پر مجبور ہو جائیگا جیسے اگر نذر کر کے اپنے شہر سے احرام باندھے اور پھر دن کے وقت ہوائی جہاز میں سوار ہو جائے؟

ج: نذر کر کے میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے اور دن کے وقت سایہ میں جانا حرام ہے اور ایک عنوان کا حکم دوسرے عنوان تک سرایت نہیں کرتا۔

س ۱۴: ایک شخص فوج میں کام کرتا ہے اور بعض اوقات جبری حکم کے ذریعے اسکی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جیسے کسی اہم کام کیلئے فوراً مکہ پہنچنا اور اس نے پہلے عمرہ نہیں کیا ہوتا اور تنگی وقت کی وجہ سے احرام کی حالت میں مکہ میں داخل نہیں ہوسکتا تو کیا وہ اس صورت میں گناہ گار ہوگا کیا اس پر کفارہ ہے؟

ج: سوال کے فرض میں اس کیلئے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے اور اس سلسلے میں اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

س ۱۵: اگر ماہ ذیقعدہ میں مکہ میں عمرہ مفردہ بجالائے اور پھر ذی الحج میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہے جبکہ ابھی اس عمرے کو دس دن نہ ہوئے ہوں تو کیا اس کیلئے نیا احرام باندھنا ضروری ہے یا وہ بغیر احرام کے داخل ہوسکتا ہے؟

ج:احوط کی بنا پر اس وقت اس کیلئے احرام باندھنا ضروری

ہے۔

س ۱۶: ایک شخص جدہ میں رہتا ہے اور مکہ مکرمہ میں کام کرتا ہے یعنی وہ چھٹی کے دنوں کے علاوہ تسلسل کے ساتھ ہر دن مکہ جاتا ہے یا آدھا ہفتہ جاتا ہے یعنی تین دن مکہ جاتا ہے اور چار دن نہیں جاتا اگر چھٹی کے ایام یا چار دن ختم ہو جائیں تو کیا اس کیلئے دوبارہ عمرہ کرنا واجب ہے؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں عمرہ کرنا واجب نہیں

ہے۔

س ۱۷: اگر عمرہ ختم ہو جائے اور انسان مکہ میں ہی ہو تو کیا اس پر نیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ اور کہاں سے؟ کیا حرم کی حدود سے یا مسجد تنعیم سے؟

ج: چونکہ وہ مکہ مکرمہ میں ہے نیا عمرہ بجالانا واجب نہیں

ہے اور اگر نیا عمرہ بجالانا چاہے تو ضروری ہے کہ اطراف

حرم سے ادنی الحل کی طرف جائے اور یا پھر مسجد تنعیم جائے۔

س ۱۸: ایک شخص ٹیکسی کا ڈرائیور ہے اور سواری اسے مکہ جانے کا کہتی ہے یہ جانتے ہوئے کہ ڈرائیور نے پہلے عمرہ نہیں کر رکھا کیا اس پر واجب ہے کہ احرام کی حالت میں داخل ہو اور اگر بغیر احرام کے داخل ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں اس پر واجب ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کیلئے احرام باندھے اور عمرہ مفردہ کے اعمال بجالائے اور اگر بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو جائے تو فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے۔

س ۱۹: جو شخص سخت بھیڑ کے وقت کئی مستحب طواف کرتا ہے اس طرح کے ان

حجاج کو مزاحم ہوتا ہے جو واجب طواف کرتے ہیں تو کیا اس پر کوئی اشکال ہے بالخصوص اگر اسکے پاس مستحب طواف کیلئے وسیع وقت ہو۔

ج: اس پر کوئی اشکال نہیں ہے ہاں اولٰی بلکہ احوط یہ ہے کہ اس بھیڑ کے ہوتے ہوئے مستحب طواف نہ کرے۔

س ۲۰: جو شخص استطاعت کی وجہ سے حج افراد کو بطور واجب بجالاتا ہے یا اسے بطور مستحب انجام دیتا ہے اور اس سے پہلے متعدد دفعہ عمرہ کر چکا ہو تو کیا اس پر ایک نیا عمرہ واجب ہے جو اس حج کے متعلق ہو؟

ج: عمرہ واجب نہیں ہے مگر جن موارد میں تمتع سے افراد کی طرف عدول کرنا ہو۔

س ۲۱: جس شخص نے حج افراد کیلئے طواف باندھا ہوا ہے کیا وہ طواف حج اور سعی کے بعد اپنے اختیار کیساتھ مکہ سے نکل کر جدہ جاسکتا ہے؟ کہ پھر سیدھا عرفہ میں حجاج کے ساتھ ملحق ہو جائے؟

ج: طواف اور سعی کے بعد جدہ یا کسی اور جگہ جانے سے مانع نہیں ہے لیکن اگر اس کی وجہ سے اسے دو وقوف کے فوت ہو جانے کا خوف نہ ہو۔

س۲۲: شرعی مسافت کہ جسکے ساتھ حج افراد جائز ہوتا ہے سولہ فرسخ ہے تو یہ مسافت کہاں سے شمار کی جائیگی؟

الف: کیا آپ کی رائے میں مکہ قابل توسیع ہے اور ہر وہ جگہ جسے عرف میں مکہ کہا جاتا ہے وہ مکہ کا حصہ ہے؟

ب: جو مکلف مکہ سے سولہ فرسخ سے کم فاصلے پر رہتا ہے کیا وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا یا مدینہ کی کسی جگہ سے؟

ج: کیا آپ کی نظر میں مسافت کا آغاز مکلف کے شہر کے آخر سے ہوگا؟

ج: الف) مسافت مکلف کے شہر یا دیہات کے آخر سے

شہر مکہ کے شروع تک حساب کی جائیگی اور شہر مکہ قابل
توسیع ہے اور مسافت کے حساب کرنے کا معیار وہ جگہ
ہے جسے اس وقت عرف میں شہر مکہ کی ابتدا کہا جاتا ہے۔
ب: اس کیلئے اپنے شہر کی ہر جگہ سے احرام باندھنا جائز
ہے اگر چہ اولی اور احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام
باندھے۔
ج: ابھی ابھی گزرا ہے کہ مسافت کا معیار اسکے اپنے شہر
اور موجودہ شہر مکہ کے درمیان کی مسافت ہے اگر چہ احوط
یہ ہے کہ اپنے گھر سے مسافت کی ابتدا کا حساب کرے۔

س ۲۳: عمرہ کرنے والا شخص جو مدینہ منورہ یا اسکے مضافات میں رہتا ہے
کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جانے کے قصد سے جدہ آئے اور پھر
احرام کیلئے ادنی الحل جیسے مسجد تنعیم کا قصد کرے۔

ج: اگر وہ مدینہ سے نکلتے وقت عمرہ کا قصد رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور اس کیلئے بغیر احرام کے میقات سے آگے جانا جائز نہیں ہے اگرچہ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اگر بغیر احرام کے میقات سے گزر کر جدہ پہنچ جائے پھر عمرہ کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات پر جائے اور اس کیلئے جدہ اور ادنی الحل سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ ادنی الحل صرف ان لوگوں کیلئے عمرہ مفردہ کا میقات ہے جو مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں۔

س ۲۴: مدینہ یا اسکے مضافات سے دو راستے جدہ کی طرف جاتے ہیں ایک جحفہ کے قریب سے گزرتا ہے کہ جسکے ساتھ محاذات (مقابل) بن جاتا ہے اور دوسرا جو کہ تیز راستہ ہے، جحفہ کے مقابل سے گذرتا ہے لیکن

وہ جحفہ سے سو کیلو میٹر سے بھی زیادہ دور ہے اور سیدھا راستہ نہیں ہے تو کیا اسے بھی محاذات (مقابل) شمار کیا جائیگا یا نہیں؟

ج: محاذات اور مقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے والا شخص راستے میں ایسے نقطے پر پہنچ جائے کہ جسکی دائیں یا بائیں جانب میقات ہو اس بنا پر پس نقطہ محاذات کے اعتبار سے دو راستوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۲۵: دوسری صورت میں اگر بالفرض وہ محاذات نہ بنتی ہو تو جو شخص اس راستے سے جا رہا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ ادنی الحل جا کر وہاں سے عمرہ مفردہ یا حج کا احرام باندھے؟

ج: میقات اور اسکی بالمقابل جگہ سے بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے اور ادنی الحل سے احرام باندھنا بھی صحیح نہیں ہے جیسے کہ ابھی گزرا ہے۔

س ۲۶: جس شخص کو میقات سے احرام باندھنے میں اپنے یا اپنے اہل و عیال پر خوف کا وہم ہو کیا اس کیلئے ادنی الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟

ج: اگر میقات میں احرام باندھنے سے کوئی عذر ہو جو میقات سے گزرنے کے بعد زائل ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات کی طرف واپس پلٹے البتہ اگر ممکن ہو ورنہ اپنی جگہ سے احرام باندھے اگر اسکے آگے کوئی میقات نہ ہو اور کسی دوسرے میقات پر جانے کی قدرت بھی نہ رکھتا ہو۔

س ۲۷: کیا احرام کی حالت میں رات کے وقت بارش سے بچنے کیلئے کسی چیز کے نیچے جانا جائز ہے؟

ج: احوط مراعات کرنا ہے۔

س ۲۸: جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے قرآن کریم یا مستحب نمازیں پڑھنا

چاہتا ہے یا دعاء کیلئے بیٹھنا چاہتا ہے جب کہ اس کیلئے ان چیزوں کو مسجد الحرام کی دوسری جگہوں میں انجام دینا بھی ممکن ہے تو کیا بھیڑ کے باوجود اس کیلئے یہ کام جائز ہے جبکہ طواف کی واجب نماز پڑھنے والوں کیلئے مشکل کا باعث ہو۔

ج: اولی بلکہ احوط یہ ہے کہ مذکورہ چیزوں کو اس جگہ بجالائے جہاں بھیڑ نہ ہو۔

س ۲۹: کیا حاجی (مرد یا عورت) کیلئے احرام کی حالت میں پانی کو زائل کرنے کیلئے اپنے چہرے کو تولیے سے پونچھنا جائز ہے؟

ج: اس کام میں مرد کیلئے تو ہر صورت میں کوئی حرج نہیں ہے اور عورت کیلئے بھی کوئی حرج نہیں ہے اگر اس پر چہرے کو ڈھانپنا صدق نہ کرے اس طرح کہ یہ کام تولیے کو بالتدریج اپنے چہرے پر گزارنے کے ساتھ ہو ورنہ اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے۔ بہرحال چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ

نہیں ہے۔

س ۳۰: حاجی کیلئے جائز ہے کہ حج کے موقع پر منیٰ میں رات گزارنے کی بجائے مکہ مکرمہ (حرم) میں عبادت کے ساتھ رات گزارے تو کیا کھانا کھانا، نہانا، قضائے حاجت یا مومن کے جنازہ کی تشییع کرنا ایسے کام ہیں جو عبادت کیساتھ مشغول ہونے کو باطل کر دیتے ہیں؟

ج: ضرورت کے مطابق کھانے پینے میں مشغول ہونا اور کسی احتیاج کی وجہ سے باہر جانا اور وضو یا واجب غسل بجالانا عبادت کے ساتھ مشغول ہونے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

س ۳۱: سابقہ سوال میں مذکور مصروفیات اگر عبادت کو باطل کر دیں تو کیا کفارہ بھی ہے؟

ج: اگر ایسے کام میں مشغول ہو جو عبادت نہیں ہے اگرچہ

مکہ مکرمہ میں، اور ضروریات میں سے بھی شمار نہ کیا جاتا ہو جیسے کھانا پینا اور کوئی ضرورت پوری کرنا تو اس پر کفارہ واجب ہے۔

س ۳۲: کیا چند ماہ تک مال کو جمع کرنا حج کی استطاعت کو حاصل کرنے کیلئے کافی ہے؟ بالخصوص اگر وہ جانتا ہو کہ وہ اس طریقے کے علاوہ مستطیع نہیں ہو سکتا۔

ج: استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر انسان حجۃ الاسلام کرنا چاہتا ہو تو اس سے کوئی مانع نہیں ہے کہ وہ کسی جائز طریقے سے مال حاصل کرے یا اپنی منفعت سے ذخیرہ کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے حج کا خرچ جمع ہو جائے مگر جب وہ اپنی منفعت سے ذخیرہ کرے اور اس پر خمس کا سال گزر جائے تو اس پر اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۳۳: کیا والدین کو ملنا: معاشرتی، شرعی یا ذاتی ضرورت شمار ہوتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنا مال والدین کو ملنے کیلئے خرچ کردے جب ملنے کیلئے سفر وغیرہ کی ضرورت ہو اور حج کو مؤخر کردے؟

ج: مستطیع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے اور صلہ رحمی صرف ملنے میں منحصر نہیں ہے بلکہ رشتہ داروں کی احوال پرسی اور صلہ رحمی دیگر طریقوں سے بھی ممکن ہے جیسے خط لکھنا یا ٹیلیفون کرنا وغیرہ ہاں اگر والدین کہ جو دوسرے شہر میں ہیں ان سے ملنا اسکی اپنی حالت اور انکی حالت کے پیش نظر ضروری ہو اس طرح کہ اسے اسکی عرفی ضروریات میں سے شمار کیا جائے اور اسکے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو والدین کی ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں کیلئے کافی ہو تو وہ اس حالت میں مستطیع ہی نہیں

ہے۔

س۳۴: اگر دودھ پلانے والی عورت مستطیع ہو جائے لیکن اسکے حج پر جانے سے شیر خوار بچے کو نقصان پہنچتا ہو تو کیا وہ حج کو ترک کر سکتی ہے؟

ج: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والی کیلئے شیر خوار کے پاس رہنا ضروری ہے یا اس سے دودھ پلانے والی عورت کیلئے حرج ہے تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

س۳۵: جو عورت سونے کے کچھ زیورات کی مالک ہے اور وہ انہیں پہنتی ہے اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی دوسرا مال نہیں ہے اگر وہ انہیں بیچ دے تو وہ حج کرنے پر قادر ہو جاتی ہے تو کیا عورتوں کے زیورات استطاعت سے مستثنیٰ ہیں یا اس پر واجب ہے کہ وہ حج کے اخراجات کیلئے انہیں بیچے اور انکے ساتھ وہ مستطیع ہوگی۔؟

ج: اگر ان زیورات کو وہ پہنتی ہو اور وہ اسکی حیثیت سے

زیادہ نہ ہوں تو اس پر حج کیلئے انہیں بیچنا واجب نہیں ہے
اور وہ مستطیع نہیں ہوگی۔

س ۳۶: ایک عورت حج کیلئے استطاعت رکھتی ہے لیکن اس کا شوہر اسے اسکی اجازت نہیں دیتا تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟۔

ج: واجب حج میں شوہر کی اجازت معتبر نہیں ہے ہاں اگر شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جانے سے عورت حرج میں مبتلا ہوتی ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

س ۳۷: اگر شادی کے عقد کے وقت میرے شوہر نے مجھے حج کرانے کا وعدہ دیا ہو تو کیا میرے ذمے میں حج مستقر ہو جائیگا؟

ج: صرف اس سے حج ذمے میں مستقر نہیں ہوتا۔

س ۳۸: کیا حج کی استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگی میں تنگی

لانا جائز ہے؟

ج: یہ جائز ہے لیکن شرعاً واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگی اپنے آپ پر کرے لیکن جن اہل وعیال کا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کی حد سے تنگی کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۳۹: ماضی میں میری طرف سے دین کی پابندی اور اس کا اہتمام کوئی اچھا نہیں تھا اور میرے پاس اتنا مال تھا جو سفرِ حج کیلئے کافی تھا (یعنی میں مستطیع تھا) لیکن اپنی اس حالت کیوجہ سے میں حج پر نہیں گیا تو اس وقت میرے لئے کیا حکم ہے؟ جبکہ اس وقت میرے پاس لازمی رقم نہیں ہے۔ جیسا کہ اسکے دو راستے ہیں ایک ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور ایک دوسرا راستہ کہ جس میں زحمت زیادہ ہے تو کیا حکومت کے ہاں نام لکھوا دینا کافی ہے؟

ج: اگر آپ ماضی میں مستطیع تھے اور فریضہ حج کی ادائیگی

کیلئے سفر پر قادر تھے اسکے باوجود آپ نے حج کو مؤخر کیا تو
آپ پر حج مستقر ہو چکا ہے اور آپ پر ہر جائز اور ممکن
طریقے سے حج پر جانا واجب ہے البتہ جبتک عسر و حرج نہ
ہو اور اگر آپ سب جہات سے مستطیع نہیں تھے تو سوال
کی مفروضہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے۔

س ۴۰: جب مسجد الحرام خون یا پیشاب کے ساتھ نجس ہو جاتی ہے تو جو لوگ اسے پاک کرنے پر مامور ہیں وہ ایسے طریقے کو استعمال کرتے ہیں جو پاک نہیں کرتا تو رطوبت ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں مسجد کی زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جبتک سجدے والی جگہ کے نجس ہونے کا علم نہ ہو نماز
پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۱: کیا مسجد نبوی میں جائے نماز پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ بالخصوص روضہ

شریف میں کہ جہاں کوئی ایسی چیز رکھنا جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ جیسے کاغذ یا درخت کی شاخوں سے بنی ہوئی جائے نماز۔ توجہ کو جذب کرتا ہے اور نمازی لوگوں کی نظروں کا نشانہ بنتا ہے جیسے کہ اس سے مخالفین کو مذاق اڑانے کا بھی موقع ملتا ہے۔

ج: کسی ایسی چیز کا رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اگر تقیہ کے خلاف ہو تو جائز نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ ایسی جگہ کا انتخاب کرے کہ جس میں مسجد کے پتھروں پر یا کسی ایسی چیز پر سجدہ کر سکے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ تقیۃً اسی جائے نماز پر سجدہ کرے۔

س۴۲: اذان واقامت کے وقت دو مسجدوں سے نکلنے کا کیا حکم ہے جبکہ اہل سنت برادران انکی طرف جارہے ہوتے ہیں اور اس وقت ہمارے نکلنے کے بارے میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں؟

ج: اگر دوسروں کی نظر میں یہ کام نماز کو اسکے اول وقت

میں قائم کرنے کو ہلکا سمجھنا شمار ہوتا ہو تو جائز نہیں ہے
بالخصوص اگر اس میں مذہب پر عیب لگتا ہو۔

س ۴۳: ایک شخص اپنے شہر پلٹنے کے بعد متوجہ ہوتا ہے کہ عمل کے دوران اس کا احرام نجس تھا تو کیا وہ احرام سے خارج ہے یا نہیں؟

ج: اگر وہ موضوع یعنی عمل کی حالت میں اپنے احرام میں نجاست کے وجود سے جاہل ہو تو وہ احرام سے خارج ہے اور اس کا طواف اور حج صحیح ہے؟

س ۴۴: جس مکلف نے کسی کو نائب بنایا ہو کہ اسکی طرف سے قربانی کرے تو کیا نائب کے پلٹنے اور اسکے یہ خبر دینے سے پہلے کہ قربانی ہو چکی ہے اس کیلئے تقصیر یا حلق کرنا جائز ہے؟

ج: اس پر واجب ہے کہ انتظار کرے یہاں تک کہ نائب کی طرف سے قربانی ہو جانے کا انکشاف ہو جائے لیکن

اگر حلق یا تقصیر میں جلدی کرے اور اتفاقا یہ نائب کی طرف سے قربانی ہو جانے سے پہلے ہو تو اس کا عمل صحیح ہے اور اس پر اعادہ واجب نہیں ہے۔

س ۴۵: جس مکلف نے اپنی طرف سے قربانی کرنے کیلئے کسی کو نائب بنایا ہوا ہے کیا اس کیلئے نائب کی طرف سے اسے ذبح کرنے کی خبر پہنچنے سے پہلے سونا جائز ہے؟

ج: اس سے کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۴۶: موجودہ دور میں منیٰ میں قربانی کو ذبح کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کیلئے انہوں نے منیٰ سے باہر لیکن منیٰ کے قریب ہی ایک جگہ معین کر رکھی ہے اور دوسری جانب سے قربانی کے جانور کہ جن کیلئے بڑی رقوم خرچ کی جاتی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا گوشت وہیں پھینک دیا جاتا ہے اور وہ گل سڑ کر ضائع ہو جاتا ہے جبکہ اگر انہیں دیگر ممالک میں ذبح کیا جائے تو ان کا

گوشت ضرورت مند فقرا کو دیا جا سکتا ہے تو کیا حاجی کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ملک میں قربانی کرے اور کسی کے ساتھ طے کر لے کہ وہ اسکی طرف سے قربانی کر دے یا دیگر ممالک میں اور ٹیلیفون کے ذریعے قربانی کر لے یا اسے مقررہ جگہ پر ہی ذبح کرنا واجب ہے اور کیا اس مسئلہ میں اس مرجع کی طرف رجوع کرنا جائز ہے جو اسکی اجازت دیتا ہے جیسے کے بعض بزرگ فقہاء سے یہ منقول ہے؟

ج: یہ کام جائز نہیں ہے اور قربانی صرف منیٰ میں ہو سکتی ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جہاں اس وقت قربانی کی جاتی ہے وہیں کی جائیگی تا کہ قربانی کے شعائر کی حفاظت کی جا سکے کیونکہ قربانی شعائر اللہ میں سے ہے۔

س ۴۷: اگر حکومت منیٰ کے اندر قربانی کرنے پر پابندی لگا دے تو کیا حجاج کیلئے مکہ مکرمہ سے باہر قربانی کرنا جائز ہے اور کیا مکہ کے اندر قربانی کرنا کافی ہے؟

ج: حج کی قربانی کافی نہیں ہے مگر منیٰ میں ہاں اگر اس میں قربانی کرنے پر پابندی لگ جائے تو اس کیلئے جو جگہ تیار کی گئی ہے وہاں قربانی کرنا کافی ہے جیسے کہ اس صورت میں مکہ کے اندر قربانی کرنا بھی کافی ہے لیکن اگر قربانی کی جگہ کا منیٰ سے فاصلہ اتنا ہی ہو جتنا اس جگہ کا ہے جو قربانی کیلئے تیار کی گئی ہے یا اس سے کم ہو۔

۴۸: ایسے خیراتی ادارے موجود ہیں جو حاجی کی نیابت میں قربانی کرتے ہیں اور پھر اسے ضرورتمند فقرا کے حوالے کر دیتے ہیں اس سلسلے میں راہبر معظم کی رائے کیا ہے اور کیا جناب عالی کی نظر میں اسکی شرائط ہیں؟

ج: قربانی کی ان شرائط کا احراز کرنا ضروری ہے کہ جو مناسک میں ذکر ہو چکی ہیں۔

س ۴۹: کیا قربانی کو ذبح کرنے کے بعد اسے ان خیراتی اداروں کو دینا

جائز ہے جو اسے فقرا تک پہنچاتے ہیں؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۵۰: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت صفا و مروہ کے پہاڑوں کے پاس لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو جاتی ہے جو سعی کرنے والوں کی بھیڑ کا سبب بنتی ہے تو کیا سعی کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ ہر چکر میں خود پہاڑ تک جائے یا سنگ مرمر سے بنی ہوئی پہلی بلندی کافی ہے کہ جو چلنے سے عاجز لوگوں کے راستے کے ختم ہونے کے ساتھ شروع ہوتی ہے؟

ج: اس حد تک چڑھنا کافی ہے کہ جسکے ساتھ یہ صدق کرے کہ یہ پہاڑ تک پہنچا ہے اور اس نے دو پہاڑوں کے درمیان کے پورے فاصلے کی سعی کی ہے۔

س۵۱: کیا عمرہ مفردہ اور حج تمتع کیلئے ایک طواف النساء کافی ہے؟

ج: عمرہ مفردہ اور حج تمتع میں سے ہر ایک کیلئے الگ

طواف النساء ہے پس ایک طواف دو طواف سے کافی نہیں
ہے ہاں مُحل ہونے کیلئے ایک طواف کا کافی ہونا بعید نہیں
ہے۔

س ۵۲: جو شخص بارہویں کی رات منی میں بسر کرے اور آدھی رات کے بعد کوچ کرے تو کیا اس پر واجب ہے کہ زوال سے پہلے اسکی طرف واپس پلٹ آئے تاکہ یہ بھی وہ کوچ کر سکے جو وہاں پر موجود لوگوں کیلئے زوال کے بعد واجب ہوتا ہے اور اس بات سے کوئی مانع ہے کہ وہ صبح کے وقت منی آ کر جمرات کو کنکریاں مارے پھر مکہ پلٹ جائے یا اس پر وہیں رہنا واجب ہے؟ بالخصوص جب وہ اپنے اختیار کے ساتھ ظہر کے بعد جمرات کو کنکریاں مارنے اور مغرب سے پہلے منی سے نکلنے پر قادر ہے۔

ج: جو شخص منی میں ہے اس پر واجب ہے کہ زوال کے
بعد کوچ کرے اگرچہ اس طرح کے زوال کے بعد جمرات

کو کنکریاں مارنے کیلئے مکہ سے آجائے اور کنکریاں مارنے کے بعد غروب سے پہلے کوچ کر جائے پس آدھی رات کے بعد مکہ جانا جائز ہے لیکن کنکریاں مارنے کیلئے بارہویں کے دن پلٹ آئیگا اور زوال کے بعد کوچ کریگا۔

س ۵۳: آیت اللہ گلپایگانی (قدس سرہ) کے اعمال حج کی کتاب میں اعمال حج سے متعلقہ بہت سارے مستحبات مذکور ہیں۔ان مستحبات پر عمل کرنے کے سلسلے میں جناب کی کیا رائے ہے؟

ج: قصد رجاء کے ساتھ ان پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۵۴: کیا اس آب زمزم سے وضو کرنا جائز ہے جو پینے کیلئے مخصوص ہے۔

ج: مشکل ہے اور احتیاط کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

دعای عرفه

اس دن پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے ایک سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی دعا ہے
بشر و بشیر پسران غالب اسدی سے روایت ہے کہ روز عرفہ بوقت عصر میدان عرفات میں ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تب آپ اپنے فرزندوں اور شیعوں کے ساتھ نہایت عاجزانہ طور پر اپنے خیمے سے باہر آئے اور پہاڑ کی بائیں طرف کھڑے ہو کر کعبے کی سمت رخ کر لیا، اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے رکھ کر پھیلا دیئے۔ خدا کے حضور عاجزی اور مسکینی کی حالت میں یہ کلمات کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لِقَضَائِهِ دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهِ مَانِعٌ وَلَا كَصُنْعِهِ
حمد ہے خدا کے لیے جس کے فیصلے کو کوئی بدلنے والا نہیں کوئی اس کی عطا روکنے والا نہیں کوئی اس جیسی صنعت
صُنْعُ صَانِعٍ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ أَجْنَاسَ الْبَدَائِعِ وَأَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ
والا نہیں اور وہ کشادگی کے ساتھ دینے والا ہے اس نے قسم قسم کی مخلوق بنائی اور جانی ہوئی چیزوں کو اپنی حکمت
الصَّنَائِعَ لَا تَخْفَىٰ عَلَيْهِ الطَّلَائِعُ وَلَا تَضِيعُ عِنْدَهُ الْوَدَائِعُ جَازِي كُلِّ
سے محکم کیا دنیا میں آنے والی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اس کے ہاں کوئی امانت ضائع نہیں ہوتی وہ ہر کام پر جزا دینے
صَانِعٍ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَرَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ مُنْزِلُ الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ
والا ہے وہ ہر قانع کو زیادہ دینے والا اور ہر نالاں پر رحم کرنے والا ہے وہ بھلائیاں نازل کرنے والا اور چمکتے نور
الْجَامِعِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَلِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ وَ
کے ساتھ کامل و کامل کتاب اتارنے والا ہے وہ لوگوں کی دعاؤں کا سننے والا لوگوں کے دکھ دور کرنے والا
لِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ فَلَا إِلٰهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءَ يَعْدِلُهُ وَ
درجے بلند کرنے والا اور سرکشوں کی جڑ کاٹنے والا ہے پس نہیں کوئی معبود سوائے اس کے نہیں کوئی چیز برابر اس کے
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَهُوَ عَلَىٰ
نہیں کوئی چیز اس کی مانند اور وہ سننے والا دیکھنے والا باریک بین خبر رکھنے والا اور وہی ہر چیز
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ وَأَشْهَدُ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَكَ مُقِرًّا
پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! بے شک میں تیری طرف متوجہ ہوا ہوں تیرے پالنہار ہونے کی گواہی دیتا اور اقرار کرتا ہوں
بِأَنَّكَ رَبِّي وَإِلَيْكَ مَرَدِّي ابْتَدَأْتَنِي بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ أَنْ أَكُونَ شَيْئًا
کہ تو میرا پالنہار ہے اور تیری طرف پلٹنا ہے کہ تو نے مجھ سے اپنی نعمت کا آغاز کیا اس سے پہلے کہ میں وجود میں آتا
مَذْكُورًا وَخَلَقْتَنِي مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ أَسْكَنْتَنِي الْأَصْلَابَ آمِنًا لِرَيْبِ
اور تو نے مجھ کو مٹی سے پیدا کیا پھر جگہ دی بزرگوں کی پشتوں میں امن دیا بھگے موت سے

الْمَثُوْنِ وَاخْتِلَافِ الدُّهُوْرِ وَالسِّنِیْنَ فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ اِلٰی رَحِمٍ

اور ماہ و سال میں آنے والی آفات سے   پس میں پے در پے ایک ایک پشت سے ایک ایک رحم میں آیا

فِیْ تَقَادُمٍ مِنَ الْاَیَّامِ الْمَاضِیَةِ وَالْقُرُوْنِ الْخَالِیَةِ لَمْ تُخْرِجْنِیْ لِرَأْفَتِكَ

ان دنوں میں جو گزر گئے ہیں اور ان صدیوں میں جو بیت چکی ہیں   تو نے رو سے اپنی محبت و مہربانی کے

بِیْ وَلُطْفِكَ لِیْ وَاِحْسَانِكَ اِلَیَّ فِیْ دَوْلَةِ اَئِمَّةِ الْكُفْرِ الَّذِیْنَ نَقَضُوْا

مجھ پر احسان کیا   اور مجھے کافر بادشاہوں کے دور میں پیدا نہیں کیا کہ جنہوں نے تیرے

عَهْدَكَ وَكَذَّبُوْا رُسُلَكَ لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِیْ لِلَّذِیْ سَبَقَ لِیْ مِنَ الْهُدٰی

فرمان کو توڑا اور تیرے رسولوں کو جھٹلایا لیکن تو نے مجھ کو اس زمانے میں پیدا کیا کہ تھوڑے عرصے کے بعد مجھ پر

الَّذِیْ لَهٗ یَسَّرْتَنِیْ وَفِیْهِ اَنْشَاْتَنِیْ وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِیْ بِجَمِیْلِ

میسر آگئی کہ   اس میں تو نے مجھے پالا   اور اس سے پہلے تو نے اچھے عنوان سے میرے لیے محبت

صُنْعِكَ وَسَوَابِغِ نِعَمِكَ فَابْتَدَعْتَ خَلْقِیْ مِنْ مَنِیٍّ یُمْنٰی وَاَسْكَنْتَنِیْ فِیْ ظُلُمَاتٍ

ظاہر فرمائی   اور بہترین نعمتیں عطا کیں پھر میرے پیدا کرنے کا آغاز ٹپکائی ہوئی منی سے کیا اور مجھ کو تین تاریکیوں میں

ثَلَاثٍ بَیْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَجِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْنِیْ خَلْقِیْ وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَیَّ شَیْئًا

ٹھہرا دیا یعنی گوشت خون اور جلد کے نیچے جہاں میں نے بھی اپنی خلقت کو نہ دیکھا   اور تو نے میرے اس معاملے میں سے

مِنْ اَمْرِیْ ثُمَّ اَخْرَجْتَنِیْ لِلَّذِیْ سَبَقَ لِیْ مِنَ الْهُدٰی اِلَی الدُّنْیَا تَآمًّا سَوِیًّا

کچھ بھی مجھ پر نہ ڈالا پھر تو نے مجھے رحم مادر سے نکالا کہ مجھے ہدایت دے کر دنیا میں درست و سالم جسم کے ساتھ بھیجا

وَحَفِظْتَنِیْ فِی الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِیًّا وَرَزَقْتَنِیْ مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا مَرِیًّا وَعَطَفْتَ

اور گہوارے میں میری نگہبانی کی جب کہ میں چھوٹا سا بچہ تھا تو نے میرے لیے تازہ دودھ کی غذا بہم پہنچائی اور دودھ پلانے

عَلَیَّ قُلُوْبَ الْحَوَاضِنِ وَكَفَّلْتَنِی الْاُمَّهَاتِ الرَّوَاحِمَ وَكَلَاْتَنِیْ مِنْ

والیوں کے دل میرے لیے نرم کر دیے   تو نے مہربان ماؤں کو میری پرورش کا ذمہ دار بنایا   جن و پری کے آسیب سے

طَوَارِقِ الْجَآنِّ وَسَلَّمْتَنِیْ مِنَ الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَیْتَ یَا رَحِیْمُ یَا

میری حفاظت فرمائی   اور مجھے ہر قسم کی کمی و بیشی سے بچائے رکھا   پس تو برتر ہے اے مہربان   اے

رَحْمٰنُ حَتّٰی اِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِالْكَلَامِ اَتْمَمْتَ عَلَیَّ سَوَابِغَ الْاِنْعَامِ

عطاؤں والے یہاں تک کہ میں باتیں کرنے لگا   اور یوں تو نے مجھے اپنی بہترین نعمتیں پوری کر دیں

وَزِدْتَنِي تَزَايُداً فِي كُلِّ عَامٍ حَتّٰى إِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِي وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِي

اور ہر سال میرے جسم کو بڑھایا حتیٰ کہ میری جسمانی ترقی اپنے کمال تک پہنچ گئی اور میری طبیعت میں توازن پیدا ہو گیا

أَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِأَنْ أَلْهَمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ وَرَوَّعْتَنِي بِعَجَائِبِ حِكْمَتِكَ

تو مجھ پر تیری حجت قائم ہو گئی اس لیے کہ تو نے مجھے اپنی معرفت کرائی اور اپنی عجیب عجیب حکمتوں کے ذریعے حیران کیا

وَأَيْقَظْتَنِي لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَائِكَ وَأَرْضِكَ مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِي

اور مجھے بیدار کیا ان چیزوں کے ذریعے جو تو نے آسمان و زمین میں عجیب طرح سے خلق کیں اس طرح مجھے

لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَأَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ وَفَهَّمْتَنِي مَا

اپنے شکر اور ذکر سے آگاہ کیا اور مجھ پر اپنی فرمانبرداری اور عبادت لازم فرمائی تو نے مجھے وہ چیز

جَاءَتْ بِهِ رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَنَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ

سمجھائی جو تیرے رسول لائے اور آسان کی میرے لیے اپنی رضاؤں کی قبولیت تو ان سب باتوں میں مجھ پر تیرا احسان ہے

ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ إِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرَىٰ لَمْ تَرْضَ لِي

اس کے ساتھ تیری مدد اور مہربانی ہے پھر جب تو نے مجھے پیدا کیا بہترین خاک سے تو میرے لیے

يَا إِلٰهِي نِعْمَةً دُونَ أُخْرَىٰ وَرَزَقْتَنِي مِنْ أَنْوَاعِ الْمَعَاشِ وَصُنُوفِ الرِّيَاشِ

اے اللہ تو نے ایک ہی نعمت پر ہی بس نہیں کی بلکہ مجھے معاش کے کئی طریقے اور مختلف کئی راستے عطا کیے

بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ إِلَيَّ حَتّٰى إِذَا أَتْمَمْتَ

مجھ پر اپنے عظیم بڑے احسان و کرم سے اور مجھ پر اپنی سابقہ مہربانیوں سے یہاں تک کہ جب مجھے تو نے یہ

عَلَيَّ جَمِيعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْأَتِي

تمام نعمتیں دے دیں اور تکلیفیں مجھ سے دور کر دیں تیرے آگے میری جرأت اور میری نادانی

عَلَيْكَ أَنْ دَلَلْتَنِي إِلَى مَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ وَوَفَّقْتَنِي لِمَا يُزْلِفُنِي لَدَيْكَ

اس میں روک نہیں بنی کہ تو نے مجھے وہ راستے بتائے جو مجھ کو تیرے قریب کرتے اور تو نے مجھے توفیق دی کہ تیرا پسندیدہ بنوں

فَإِنْ دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي

پس میں نے جو دعا مانگی تو نے قبول کی اور جو سوال کیا وہ تو نے پورا فرمایا اگر میں نے تیری اطاعت کی تو تو نے قدر فرمائی

وَإِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِي كُلُّ ذٰلِكَ إِكْمَالٌ لِأَنْعُمِكَ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ

اور میں نے شکر کیا تو تو نے زیادہ دیا یہ سب مجھ پر تیری نعمتوں کی کثرت اور مجھ پر تیرا احسان و کرم

إلهي فسبحانك سبحانك من مبدئ معيد حميد مجيد تقدست

ہے پس تو پاک ہے تو پاک ہے کہ تو آغاز کرنے والا لوٹانے والا تعریف والا بزرگی والا ہے اور پاک ہیں تیرے

أسماؤك وعظمت آلاؤك فأي نعمك يا إلهي أحصي عددا وذكرا

نام اور بہت بڑی ہیں تیری نعمتیں تو اے میرے خدا! تیری کس نعمت کی گنتی کروں اور اسے یاد کروں

أم أي عطاياك أقوم بها شكرا وهي يا رب أكثر من أن يحصيها

یا تیری کون کونسی عطاؤں کا شکر بجا لاؤں اور اے میرے پروردگار یہ تو اتنی زیادہ ہیں کہ شمار کرنے والے

العادون أو يبلغ علما بها الحافظون ثم ما صرفت ودرأت عني

انہیں شمار نہیں کر سکتے یا یاد کرنے والے ان کو یاد نہیں رکھ سکتے پھر اے اللہ! جو تکلیفیں اور سختیاں تو نے

اللهم من الضر والضراء أكثر مما ظهر لي من العافية والسراء و

مجھ سے دور کیں اور ہٹائی ہیں ان میں اکثر وہیں ہیں جن سے میرے لیے آرام اور خوشی ظاہر ہوئی ہے اور

أنا أشهد يا إلهي بحقيقة إيماني وعقد عزمات يقيني وخالص صريح

میں گواہی دیتا ہوں اے اللہ! اپنے ایمان کی حقیقت اپنے اٹل ارادوں کی مضبوطی اپنی واضح و آشکار

توحيدي وباطن مكنون ضميري وعلائق مجاري نور بصري و

توحید اپنے باطن میں پوشیدہ ضمیر اپنی آنکھوں کے نور کے پیوستہ راستوں

أسارير صفحة جبيني وخرق مسارب نفسي وخذاريف مارن عرنيني

اپنی پیشانی کے نقوش کے رازوں اپنے سانس کی رگوں کے سوراخوں اپنی ناک کے نرم و ملائم پردوں

ومسارب سماخ سمعي وما ضمت وأطبقت عليه شفتاي وحركات

اپنے کانوں کی سننے والی جھلیوں اور اپنے چپکنے اور ٹھیک بند ہونے والے دونوں ہونٹوں اپنی زبان کی

لفظ لساني ومغرز حنك فمي وفكي ومنابت أضراسي ومساغ

حرکات سے نکلنے والے لفظوں اپنے منہ کے اوپر نیچے کے جبڑوں کے ملنے اپنے دانتوں کے اگنے کی جگہوں اپنے کھانے پینے کے

مطعمي ومشربي وحمالة أم رأسي وبلوع فارغ حبائل عنقي وما

ذائقہ دار ہونے اپنے سر میں دماغ کی قرارگاہ اپنی گردن میں غذا کی نالیوں ان

اشتمل عليه تامور صدري وحمائل حبل وتيني ونياط حجاب

ہڈیوں جن سے سینہ کا گھیرا بنا ہے اپنے گلے کے اندر لٹکی ہوئی شہ رگ اپنے دل میں آویزاں

قَلْبِي وَأَفْلاذِ حَواشِي كَبِدِي وَما حَوَتْهُ شَراسِيفُ أَضْلاعِي وَحِقاقُ

پردے اپنے جگر کے بڑے ہوئے کناروں اپنی ایک دوسری سے ملی اور جھکی ہوئی پسلیوں اپنے جوڑوں

مَفاصِلِي وَقَبْضُ عَوامِلِي وَأَطْرافُ أَنامِلِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي

کے حلقوں اپنے اعضاء کے بندھنوں اپنی انگلیوں کے پوروں اور اپنے گوشت خون اپنے بالوں اپنی جلد

وَعَصَبِي وَقَصَبِي وَعِظامِي وَمُخِّي وَعُرُوقِي وَجَمِيعُ جَوارِحِي وَمَا انْتَسَجَ

اپنے پٹھوں اور نلیوں اپنی ہڈیوں اپنے مغز اپنی رگوں اور اپنے ہاتھ پاؤں اور بدن کی

عَلى ذلِكَ أَيَّامَ رِضاعِي وَما أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي وَنَوْمِي وَيَقْظَتِي وَسُكُونِي وَ

جو میری شیر خوارگی میں پیدا ہوئیں اور زمین پر چلنے والے اپنے بوجھ اپنی نیند اپنی بیداری اپنے سکون اور

حَرَكاتِ رُكُوعِي وَسُجُودِي أَنْ لَوْ حاوَلْتُ وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصارِ

اپنے رکوع و سجدے کی حرکات ان سب چیزوں پر اگر تیرا شکر ادا کرنا چاہوں تمام زمانوں اور صدیوں

وَالْأَحْقابِ لَوْ عُمِّرْتُها أَنْ أُؤَدِّيَ شُكْرَ واحِدَةٍ مِنْ أَنْعُمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

میں کوشاں رہوں اور عمر وفا کرے تو بھی میں تیری ان نعمتوں میں سے ایک نعمت کا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا

ذلِكَ إِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوجَبِ عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ أَبَداً جَدِيداً وَثَناءً طارِفاً

سوائے تیرے احسان کے جس سے مجھ پر تیرا ایک اور شکر واجب اور تیری لگاتار ثنا واجب ہو

عَتِيداً أَجَلْ وَلَوْ حَرَصْتُ أَنَا وَالْعادُّونَ مِنْ أَنامِكَ أَنْ نُحْصِيَ مَدى

جائے گی اور اگر میں ایسا کرنا چاہوں اور تیری مخلوق میں سے شمار کرنے والے بھی کہ ہم تیری

إِنْعامِكَ سالِفِهِ وَآنِفِهِ ما حَصَرْناهُ عَدَداً وَلا أَحْصَيْناهُ أَمَداً هَيْهاتَ

گزشتہ و آئندہ نعمتیں شمار کریں تو ہم نہ ان کی تعداد کا اور نہ ان کی مدت کا حساب کر سکیں گے یہ کیسے ہو

أَنّى ذلِكَ وَأَنْتَ الْمُخْبِرُ فِي كِتابِكَ النّاطِقِ وَالنَّبَإِ الصّادِقِ وَإِنْ تَعُدُّوا

جبکہ تو نے اپنی اظہار کرنے والی کتاب میں سچی خبر دے کر بتایا کہ اور اگر تم

نِعْمَةَ اللهِ لا تُحْصُوها صَدَقَ كِتابُكَ اللّهُمَّ وَإِنْباؤُكَ وَبَلَّغَتْ

خدا کی نعمتوں کو گنو تو ان کا حساب نہ لگا سکو گے تیری کتاب سچی ہے اے اللہ! اور تیری خبریں بھی جو تو نے

أَنْبِياؤُكَ وَرُسُلُكَ ما أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِكَ وَشَرَعْتَ لَهُمْ وَ

اپنے نبیوں اور رسولوں کو پہنچائی ہے جو تو نے ان پر نازل کیا وحی میں سے اور جاری کیا ان کے اور

بِهِمْ مِنْ دِينِكَ غَيْرَ أَنِّي يَا إِلٰهِي أَشْهَدُ بِجُهْدِي وَجِدِّي وَمَبْلَغِ طَاقَتِي

ان کے ذریعے اپنے دین کو بگاڑ کر اے میرے اللہ: گواہی دیتا ہوں میں اپنی محنت و کوشش اور اپنی پوری توانائی

وَوُسْعِي وَأَقُولُ مُؤْمِناً مُوقِناً الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً فَيَكُونَ

و ہمت کے ساتھ اور کہتا ہوں کہ میں ایمان و یقین سے کہ حمد ہے خدا کے لیے جس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا جو اس کا

مَوْرُوثاً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ فَيُضَادَّهُ فِيمَا ابْتَدَعَ وَلَا

وارث ہو اور نہ ملک و حکومت میں کوئی اس کا ساجھی ہے کہ پیدا کرنے میں اس کا ہمکار ہو اور نہ وہ

وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ فَيُرْفِدَهُ فِيمَا صَنَعَ فَسُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ لَوْ كَانَ فِيهِمَا

کمزور ہے کہ کوئی چیزوں کے بنانے میں اس کی مدد کرے بس پاک ہے پاک ہے وہ اگر زمین و آسمان میں خدا کے

آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا تَفَطَّرَتَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي

سوا کوئی معبود ہوتا تو یہ ٹوٹ پھوٹ کر گر پڑتے پاک ہے خدا یگانہ و یکتا بے نیاز جس نے

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً يُعَادِلُ

نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے حمد ہے خدا کے لیے برابر اس حمد کے

حَمْدَ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خِيَرَتِهِ

جو اس کے مقرب فرشتوں اور اس کے بھیجے ہوئے نبیوں نے کی ہے اور خدا کی رحمت ہو اس کے پسندیدہ

مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُخْلَصِينَ وَسَلَّمَ

ہوئے محمد نبیوں کے خاتم پر اور ان کی آل پر جو نیک پاک مخلص ہیں اور ان پر سلام ہو

پھر آپ نے خدائے تعالےٰ سے حاجات طلب کرنا شروع کیں جب کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، اسی حالت میں آپ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِي

اے اللہ: مجھے ایسا ڈرنے والا بنا دے گویا تجھے دیکھ رہا ہوں مجھے پرہیزگاری کی سعادت عطا کر اور نافرمانی

بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ

کے ساتھ بدبخت نہ بنا اپنی قضا میں مجھے نیک بنا دے اور اپنی تقدیر میں مجھے برکت عطا فرما یہاں تک کہ جس امر میں تو تاخیر

مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَالْيَقِينَ

اس میں جلدی نہ چاہوں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں تاخیر نہ چاہوں اے اللہ: پیدا کر دے میرے نفس میں سیری میرے دل

فِي قَلْبِي وَالْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالنُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَمَتِّعْنِي

میرا یقین   میرے عمل میں خلوص   میری نگاہ میں نور   میرے دین میں سمجھ   اور میرے اعضا میں

بِجَوَارِحِي وَاجْعَلْ سَمْعِي وَبَصَرِي الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَ

فائدہ پیدا کر دے   اور میرے کانوں و آنکھوں کو میرا مطیع بنا دے   اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابل میری امداد کر

أَرِنِي فِيهِ ثَارِي وَمَآرِبِي وَأَقِرَّ بِذَالِكَ عَيْنِي اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِي وَاسْتُرْ

مجھے اس سے بدلہ لینے والا بنا اور آرزو پوری کر اور اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی فرما اے اللہ! میری سختی دور کر دے   میری پردہ پوشی

عَوْرَتِي وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَاخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْ لِي يَا إِلٰهِي

فرما   میری خطائیں معاف کر دے   میرے شیطان کو ذلیل کر   اور میری ذمہ داریاں پوری کرا اور قرار دے میرے لیے اے میرے خدا

الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي

دنیا اور آخرت میں بلند سے بلند تر مرتبے   اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو نے مجھے پیدا کیا تو نے مجھ کو

سَمِيعًا بَصِيرًا وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي خَلْقًا سَوِيًّا رَحْمَةً بِي

سننے والا دیکھنے والا بنایا   حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو نے مجھے پیدا کیا تو اپنی رحمت سے بہترین ترتیب عطا کی

وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِي غَنِيًّا رَبِّ بِمَا بَرَأْتَنِي فَعَدَّلْتَ فِطْرَتِي رَبِّ

حالانکہ تو مجھے خلق کرنے سے بے نیاز تھا   اے تو نے مجھے پیدا کیا ہے   تو درستی کے ساتھ پیدا کیا اے پروردگار

بِمَا أَنْشَأْتَنِي فَأَحْسَنْتَ صُورَتِي رَبِّ بِمَا أَحْسَنْتَ إِلَيَّ وَفِي نَفْسِي عَافَيْتَنِي

تو نے مجھے نشست دی تو ہدایت بھی عطا کی   اے پروردگار تو نے مجھ پر احسان کیا   اور مجھے صحت و عافیت دی .

رَبِّ بِمَا كَلَأْتَنِي وَوَفَّقْتَنِي رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِي رَبِّ بِمَا

اے پروردگار تو نے میری حفاظت کی اور توفیق دی   اے پروردگار تو نے مجھے نعمت دی تو ہدایت بھی عطا کی   اے پروردگار تو نے

أَوْلَيْتَنِي وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَعْطَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَطْعَمْتَنِي وَسَقَيْتَنِي رَبِّ

مجھے اپنی پناہ میں لیا اور ہر بھلائی مجھے عطا فرمائی   اے پروردگار تو نے مجھے کھانا اور پانی دیا   اے پروردگار

بِمَا أَغْنَيْتَنِي وَأَقْنَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَعَنْتَنِي وَأَعْزَزْتَنِي رَبِّ بِمَا أَلْبَسْتَنِي

تو نے مجھے مال دیا   میری نگہبانی کی   اے پروردگار تو نے میری مدد کی   اور عزت بخشی   اے پروردگار تو نے اپنی عنایت

مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِي وَيَسَّرْتَ لِي مِنْ صُنْعِكَ الْكَافِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

سے مجھے لباس عطا کیا   اور اپنی چیزیں میری دسترس میں دی ہیں   رحمت فرما سرکار محمد

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِنِّي عَلَى بَوَائِقِ الدُّهُورِ وَصُرُوفِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ وَنَجِّنِي

و آلِ محمد پر اور زمانے کی مشکل اور شب و روز کی گردش کے مقابلے میں میری مدد فرما دنیا کے

مِنْ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَكُرُبَاتِ الْآخِرَةِ وَاكْفِنِي شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

خوفوں اور آخرت کی سختیوں سے مجھے نجات دے اور اس زمین پر ظالموں کے پھیلائے ہوئے فساد سے

فِي الْأَرْضِ اللَّهُمَّ مَا أَخَافُ فَاكْفِنِي وَمَا أَحْذَرُ فَقِنِي وَفِي نَفْسِي وَدِينِي

محفوظ رکھ اے اللہ! حالتِ خوف میں میری مدد فرما اور ہراس سے بچائے رکھ میری جان اور میرے ایمان کی

فَاحْرُسْنِي وَفِي سَفَرِي فَاحْفَظْنِي وَفِي أَهْلِي وَمَالِي فَاخْلُفْنِي وَفِيمَا رَزَقْتَنِي

نگہداری فرما دورانِ سفر میری حفاظت کر اور میری عدم موجودگی میں میرے اہل و اولاد کو نظر میں رکھ جو رزق تو نے

فَبَارِكْ لِي وَفِي نَفْسِي فَذَلِّلْنِي وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ

مجھے دیا اس میں برکت دے میرے نفس کو میرے آگے پست کر دے لوگوں کی نگاہوں میں مجھے عزت دار بنا دے جن اور

وَالْإِنْسِ فَسَلِّمْنِي وَبِذُنُوبِي فَلَا تَفْضَحْنِي وَبِسَرِيرَتِي فَلَا تُخْزِنِي وَ

انسانوں کی بدی سے محفوظ فرما میرے گناہوں پر مجھے بے پردہ نہ کر میرے باطن سے مجھے رسوا نہ کر میرے

بِعَمَلِي فَلَا تَبْتَلِنِي وَنِعَمَكَ فَلَا تَسْلُبْنِي وَإِلَى غَيْرِكَ فَلَا تَكِلْنِي إِلَهِي

عمل پر میری گرفت نہ کر نعمتیں مجھ سے نہ چھین مجھے اپنے سوا کسی کے حوالے نہ کر میرے خدا

إِلَى مَنْ تَكِلُنِي إِلَى قَرِيبٍ فَيَقْطَعُنِي أَمْ إِلَى بَعِيدٍ فَيَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَى

تو مجھے میرے قریبی کے حوالے کرے گا جو قطع رحمی کرے یا مجھے بیگانے کے حوالے کرے گا جو مجھ سے نفرت کرے یا

الْمُسْتَضْعِفِينَ لِي وَأَنْتَ رَبِّي وَمَلِيكُ أَمْرِي أَشْكُو إِلَيْكَ غُرْبَتِي وَبُعْدَ

ان کے حوالے کرے گا جو پست سمجھیں جبکہ تو میرا پروردگار اور میرا مالک ہے میں اپنی اس بے کسی اپنے گھر سے دوری اور

دَارِي وَهَوَانِي عَلَى مَنْ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي إِلَهِي فَلَا تُحْلِلْ عَلَيَّ غَضَبَكَ

جسے تو نے مجھ پر اختیار دیا ہے کمی سے اس کی شکایت کرتا ہوں میرے اللہ! مجھ پر اپنا غضب نازل نہ فرما

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي سُبْحَانَكَ غَيْرَ أَنَّ

پس اگر تو ناراض نہ ہو تو پھر مجھے تیرے سوا کسی کی پروا نہیں تیری ذات پاک ہے تیری مہربانی

عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي فَأَسْأَلُكَ يَا رَبِّ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ

مجھ پر بہت زیادہ ہے پس سوال کرتا ہوں بواسطہ تیرے نورِ ذات کے جس سے تو نے زمین اور

لَهُ الْأَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ بِهِ أَمْرُ الْأَوَّلِينَ وَ

سارے آسمانوں کو روشن کیا تاریکیاں اس کے ذریعے سے دور گئیں اور اس سے پہلے پچھلے لوگوں کے کام

الْآخِرِينَ أَنْ لَا تُمِيتَنِي عَلَى غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلْ بِي سَخَطَكَ لَكَ الْعُتْبَى

سدھر گئے یہ کہ مجھے موت نہ دے جب تو مجھ سے ناراض ہو اور مجھ پر سختی نہ نازل کر تجھ سے معافی کا طالب ہوں

لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى قَبْلَ ذٰلِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ

معافی کا طالب ہوں حتیٰ کہ تو میری موت سے پہلے مجھ سے راضی ہو جائے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے کہ تو حرمت والے شہر حرمت والے

الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْعَتِيقِ الَّذِي أَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ وَجَعَلْتَهُ لِلنَّاسِ أَمْنًا

مشعر اور قدیم گھر کعبہ کا رب ہے جس میں تو نے برکت نازل کی اور اسے لوگوں کے لیے جائے امان قرار دیا

يَا مَنْ عَفَا عَنْ عَظِيمِ الذُّنُوبِ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ أَسْبَغَ النَّعْمَاءَ بِفَضْلِهِ يَا

اے وہ جو اپنی نرمی سے بڑے بڑے گناہ معاف کرتا ہے اے وہ جو اپنے فضل سے نعمتیں کامل کریں اے

مَنْ أَعْطَى الْجَزِيلَ بِكَرَمِهِ يَا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي يَا صَاحِبِي فِي وَحْدَتِي يَا

وہ جو اپنے کرم سے بہت عطا کرتا ہے اے سختی کے وقت میری مدد کرنے والے تنہائی کے ہنگام میرے ساتھی اے

غِيَاثِي فِي كُرْبَتِي يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي يَا إِلٰهِي وَإِلٰهَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ

مشکل میں میرے فریادرس اے مجھے نعمت دینے والے مالک اے میرے معبود اور میرے آباؤ اجداد ابراہیم اسمٰعیل

وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَرَبَّ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ

اسحاقؑ اور یعقوب کے معبود اور مقرب فرشتوں جبرائیل میکائیل اور اسرافیل کے رب اور اے

مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ

نبیوں کے خاتم حضرت محمدؐ اور ان کے گرامی قدر آل کے رب اے توراۃ، انجیل، زبور

وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنَزِّلَ كٓهٰيٰعٓصٓ وَطٰهٰ

اور قرآن کریم کے نازل کرنے والے اور اے کہیعص، طٰہٰ،

وَيٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ أَنْتَ كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي الْمَذَاهِبُ

یٰس اور قرآن حکیم کے نازل کرنے والے تو ہی میری جائے پناہ ہے جب زندگی کے وسیع راستے مجھ پر

فِي سَعَتِهَا وَتَضِيقُ بِيَ الْأَرْضُ بِرُحْبِهَا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ

تنگ ہو جائیں اور زمین باوجود کشادگی میرے لیے تنگ ہو جائے اور اگر تیری رحمت شامل حال نہ ہوتی

مِنَ الْهَالِكِينَ وَأَنْتَ مُقِيلُ عَثْرَتِي وَلَوْلَا سَتْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوحِينَ

تو میں تباہ ہو جاتا   تو ہی میرے گناہ معاف کرنے والا ہے اور اگر تو میری پردہ پوشی نہ کرتا تو میں رسوا ہو کر رہ جاتا اور تو

وَأَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالنَّصْرِ عَلَى أَعْدَائِي وَلَوْلَا نَصْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ

اپنی مدد کے ساتھ دشمنوں کے مقابل مجھے قوت دینے والا ہے اور اگر تیری مدد حاصل نہ ہوتی تو میں زیر ہو جاتے

الْمَغْلُوبِينَ يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَةِ فَأَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ

مغلوبوں میں سے ہو جاتا   اے وہ جس نے اپنی ذات کو بلندی اور برتری کے لیے خاص کیا اور جس کے دوست اس کی عزت

يَعْتَزُّونَ يَا مَنْ جَعَلَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ

سے عزت دار ہیں   اے وہ جس کے دربار میں بادشاہوں نے اپنی گردنوں میں عاجزی کا طوق پہنا   پس وہ اس کے

سَطَوَاتِهِ خَائِفُونَ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَغَيْبَ مَا

دبدبے سے ڈرتے رہتے ہیں   وہ آنکھوں کے اشاروں کو   اور جو سینوں میں چھپا ہے جانتا ہے اور غیب کی

تَأْتِي بِهِ الْأَزْمِنَةُ وَالدُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ

باتوں کو جانتا ہے جو آئندہ زمانوں میں ظاہر ہوں گی   اے وہ جس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود اے وہ

لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ كَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى

جس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود اے وہ کوئی جس کا علم نہیں رکھتا مگر وہ خود اے وہ جس نے زمین کو پانی کی سطح پر

الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ يَا مَنْ لَهُ أَكْرَمُ الْأَسْمَاءِ يَا ذَا الْمَعْرُوفِ

رکھا   اور ہوا کو فضاء آسمان میں باندھا   اے وہ جس کے لیے سب سے بہترین نام ہے   اے احسان کے مالک

الَّذِي لَا يَنْقَطِعُ أَبَدًا يَا مُقَيِّضَ الرَّكْبِ لِيُوسُفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ وَمُخْرِجَهُ

جو کسی وقت میں قطع نہ ہوگا   اے یوسفؑ کے لیے بے آب بیابان میں کاروان کو روکنے والے انہیں کنوئیں میں سے

مِنَ الْجُبِّ وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكًا يَا رَادَّهُ عَلَى يَعْقُوبَ بَعْدَ

نکالنے والے   اور غلامی کے بعد ان کو بادشاہ بنانے والے   اے یوسفؑ کو یعقوبؑ سے ملانے والے بعد

أَنِ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى

ان کی آنکھیں درد سے رو رو کے سفید ہو چکی تھیں اور وہ سخت غم زدہ رہتے تھے   اے ایوبؑ کو نقصان اور مصیبت سے

عَنْ أَيُّوبَ وَمُمْسِكَ يَدَيْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ذَبْحِ ابْنِهِ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِ

نجات دینے والے   اے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں ابراہیمؑ کے ہاتھوں کو روکنے والے   جب وہ بہت بوڑھے

وَفَنَاءِ عُمُرِهِ يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِزَكَرِيَّا فَوَهَبَ لَهُ يَحْيٰى وَلَمْ يَدَعْهُ

اور زندگی کی آخری منزل میں تھے اے وہ جس نے زکریا کی دعا قبول کی پس انہیں یحییٰ عطا کیا اور انہیں یکہ و تنہا نہ

فَرْدًا وَحِيدًا يَا مَنْ اَخْرَجَ يُونُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ

چھوڑا تھا اے وہ جس نے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا اے وہ جس نے بنی اسرائیل کے لیے

لِبَنِيٓ اِسْرَآئِيلَ فَاَنْجَاهُمْ وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ الْمُغْرَقِينَ يَا

دریا میں راستے بنائے پس انہیں نجات دی اور فرعون اور اس کے لشکروں کو غرق کر دیا اے

مَنْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلٰى

وہ کہ باران رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اے وہ کہ اپنی مخلوق میں نافرمانی کرنے

مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهِ يَا مَنِ اسْتَنْقَذَ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُولِ الْجُحُودِ

والے کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا اے وہ جس نے جادوگروں کو مدتوں کے کفر سے نجات عطا فرمائی

وَقَدْ غَدَوْا فِي نِعْمَتِهِ يَاْكُلُونَ رِزْقَهُ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَقَدْ حَادُّوهُ

جبکہ وہ اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے اس کی دی ہوئی روزی کھاتے اور عبادت اس کے غیر کی کرتے تھے وہ خدا سے دشمنی

وَنَادُّوهُ وَكَذَّبُوا رُسُلَهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا بَدِيءُ يَا بَدِيعُ لَا نِدَّ لَكَ يَا

کرتے اور کسی کو اس کا شریک بناتے اور اس کے رسولوں کو جھٹلاتے تھے اے اللہ اے اللہ اے ایجاد کرنے والے اے بے مثال پیدا کرنے والے تیرا کوئی ثانی نہیں اے

دَائِمًا لَا نَفَادَ لَكَ يَا حَيًّا حِينَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى يَا مَنْ هُوَ

ہمیشگی والے تجھے فنا نہیں اے زندہ جب کوئی زندہ نہ تھا اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے ہر نفس کے

قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي

اعمال پر نگہبان کہ جو اس نے انجام دیے اے وہ جس کا میں نے کم شکر ادا کیا تو اس نے مجھے محروم نہ کیا

وَعَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَشْهَرْنِي يَا

میں نے بڑی بڑی خطائیں کیں تو اس نے مجھے رسوا نہ کیا اس نے مجھے نافرمان دیکھا تو پردہ فاش نہ کیا اے وہ

مَنْ حَفِظَنِي فِي صِغَرِي يَا مَنْ رَزَقَنِي فِي كِبَرِي يَا مَنْ اَيَادِيهِ عِنْدِي

جس نے بچپن میں میری حفاظت کی اے وہ جس نے بڑھاپے میں روزی دی اے وہ جس کی نعمتوں کا کوئی شمار

لَا تُحْصٰى وَنِعَمُهُ لَا تُجَازٰى يَا مَنْ عَارَضَنِي بِالْخَيْرِ وَالْاِحْسَانِ وَ

نہیں اور جس کی نعمتوں کا کوئی بدلا نہیں اے وہ جس نے مجھ سے بھلائی اور احسان کیا اور

عَارَضْتُهُ بِالْإِسَاءَةِ وَالْعِصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِي لِلْإِيمَانِ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَعْرِفَ شُكْرَ

میں نے برائی اور نافرمانی پیش کی   اے وہ جس نے مجھے ایمان کی راہ بتائی اس سے پہلے کہ اس پر میری طرف سے

الْإِمْتِنَانِ يَا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرِيضًا فَشَفَانِي وَعُرْيَانًا فَكَسَانِي وَجَائِعًا فَأَشْبَعَنِي

شکر ادا ہوتا   اے وہ جسے میں نے بیماری میں پکارا تو مجھے شفا دی عریانی میں پکارا تو لباس دیا بھوک میں پکارا تو مجھے سیر کیا

وَعَطْشَانًا فَأَرْوَانِي وَذَلِيلًا فَأَعَزَّنِي وَجَاهِلًا فَعَرَّفَنِي وَوَحِيدًا فَكَثَّرَنِي

پیاس میں پکارا تو سیراب کیا   پستی میں عزت دی   نادانی میں معرفت بخشی   تنہائی میں کثرت دی

وَغَائِبًا فَرَدَّنِي وَمُقِلًّا فَأَغْنَانِي وَمُنْتَصِرًا فَنَصَرَنِي وَغَنِيًّا فَلَمْ يَسْلُبْنِي وَ

سفر سے وطن پہنچایا   تنگدستی میں مجھے مال دیا   مدد مانگی تو میری مدد فرمائی   تونگر تھا تو میرا مال نہیں چھینا اور

أَمْسَكْتُ مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَابْتَدَأَنِي فَلَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ يَا مَنْ أَقَالَ

میں نے ان چیزوں کا ذکر کیا تو اس نے دینے میں پہل کی بس تیرے ہی لیے ہے ساری تعریف اور شکر   اے وہ جس نے

عَثْرَتِي وَنَفَّسَ كُرْبَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي وَسَتَرَ عَوْرَتِي وَغَفَرَ ذُنُوبِي وَبَلَّغَنِي

میری لغزش معاف کی میری تکلیف دور کی میری دعا قبول فرمائی میرے عیبوں کو چھپایا میرے گناہ بخش دیے   میری حاجت

طَلِبَتِي وَنَصَرَنِي عَلَى عَدُوِّي وَإِنْ أَعُدَّ نِعَمَكَ وَمِنَنَكَ وَكَرَائِمَ مِنَحِكَ

پوری   اور دشمن کے خلاف میری مدد کی   اور اگر میں تیری نعمتوں تیرے احسانوں اور عطاؤں کو شمار کروں

لَا أُحْصِيهَا يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ أَنْتَ

تو شمار نہیں کر سکتا   اے میرے مالک تو وہ ہے جس نے احسان کیا تو وہ ہے جس نے نعمت دی   تو وہ ہے

الَّذِي أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَجْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتَ أَنْتَ الَّذِي

جس نے بہتری کی تو وہ ہے جس نے جمال دیا   تو وہ ہے جس نے بڑائی دی   تو وہ ہے جس نے

أَكْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ أَنْتَ

کمال عطا کیا تو وہ ہے جس نے روزی دی تو وہ ہے جس نے توفیق دی تو وہ ہے جس نے عطا فرمائی   تو وہ ہے

الَّذِي أَغْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي آوَيْتَ أَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ

جس نے مال دیا   تو وہ ہے جس نے نگہداری کی   تو وہ ہے جس نے پناہ دی تو وہ ہے جس نے کام بنایا

أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ أَنْتَ الَّذِي سَتَرْتَ أَنْتَ الَّذِي

تو وہ ہے جس نے ہدایت عطا کی تو وہ ہے جس نے گناہ سے بچایا تو وہ ہے جس نے پردہ پوشی کی   تو وہ ہے جس نے

غفرت أنت الذي أقلت أنت الذي مكنت أنت الذي أعززت أنت

معاف کیا تُو وہ ہے جس نے بخش دیا تُو وہ ہے جس نے مرتبہ دیا تُو وہ ہے جس نے عزت بخشی تُو وہ ہے

الذي أغنيت أنت الذي عضدت أنت الذي أيدت أنت الذي نصرت

جس نے آرام دیا تُو وہ ہے جس نے بہلا دیا تُو وہ ہے جس نے حمایت کی تُو وہ ہے جس نے مدد کی

أنت الذي شفيت أنت الذي عافيت أنت الذي أكرمت تباركت و

تُو وہ ہے جس نے شفا دی تُو وہ ہے جس نے آرام دیا تُو وہ ہے جس نے بزرگی دی تُو بڑا برکت والا اور

تعاليت فلك الحمد دائما ولك الشكر واصبا أبدا ثم أنا يا

بلند ہے پس تیرے لیے حمد ہے ہمیشہ اور تیرے ہی لیے ہے شکر لگاتار ہمیشہ پھر میں ہوں اے

إلهي المعترف بذنوبي فاغفرها لي أنا الذي أسأت أنا الذي أخطأت

میرے معبود اپنے گناہوں کا اقراری پس مجھے ان سے معافی دے میں وہ ہوں جس نے برائی کی میں وہ ہوں جس نے خطا کی

أنا الذي هممت أنا الذي جهلت أنا الذي غفلت أنا الذي سهوت أنا

میں وہ ہوں جس نے برا ارادہ کیا میں وہ ہوں جس نے نادانی کی میں وہ ہوں جس سے بھول ہوئی میں وہ ہوں جو چوک گیا میں نے

الذي اعتمدت أنا الذي تعمدت أنا الذي وعدت وأنا الذي أخلفت

خود پر اعتماد کیا میں نے دانستہ گناہ کیا میں وہ ہوں جس نے وعدہ کیا میں وہ ہوں جس نے وعدہ خلافی کی

أنا الذي نكثت أنا الذي أقررت أنا الذي اعترفت بنعمتك علي وعندي

میں نے عہد توڑا میں وہ ہوں جو اقرار کرتا اور اعتراف کرتا ہوں تیری نعمتوں کا جو مجھے ملی ہیں اور میرے

وأبوء بذنوبي فاغفرها لي يا من لا تضره ذنوب عباده وهو الغني عن

پاس ہیں پھر گناہوں کا اقراری ہے پس مجھے معاف کر دے اے وہ جسے اس کے بندوں کے گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور وہ ان کی بندگی

طاعتهم والموفق من عمل صالحا منهم بمعونته ورحمته فلك

سے بے نیاز ہے اور توفیق دیتا ہے اپنی مہربانی اور مدد سے جو ان میں سے نیک عمل کرے پس حمد ہے

الحمد إلهي وسيدي إلهي أمرتني فعصيتك ونهيتني فارتكبت

تیرے لیے اے میرے معبود اور اے میرے آقا تُو نے حکم دیا تو میں نے نافرمانی کی جس کام سے تُو نے مجھے روکا میں وہ کام

نهيك فأصبحت لا ذا براءة لي فأعتذر ولا ذا قوة فأنتصر فبأي

کر گزرا پس حال یہ ہے کہ نہ گناہ سے بری ہوں کہ عذر کروں نہ طاقت ہے کہ کامیاب ہو جاؤں پس کیا چیز

شَيْءٍ أَسْتَقْبِلُكَ يَا مَوْلَايَ أَبِسَمْعِي أَمْ بِبَصَرِي أَمْ بِلِسَانِي أَمْ بِيَدِي أَمْ بِرِجْلِي

سے کر تیرے سامنے آؤں اے میرے مالک آیا اپنے کان یا اپنی آنکھ یا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے پاؤں

أَلَيْسَ كُلُّهَا نِعَمَكَ عِنْدِي وَبِكُلِّهَا عَصَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ فَلَكَ الْحُجَّةُ

کے ساتھ کیا یہ سب میرے پاس تیری نعمتیں نہیں ہیں؟ اور ان سب کے ساتھ میں نے تیری نافرمانی کی اے میرے مولا پس تیرے پاس مجھ پر حجت ہے

وَالسَّبِيلُ عَلَيَّ يَا مَنْ سَتَرَنِي مِنَ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ أَنْ يَزْجُرُونِي وَمِنَ الْعَشَائِرِ

اور دلیل ہے اے وہ جس نے ماں باپ سے میری پردہ پوشی کی ہے کہ وہ مجھے دھتکار دیں گے اہل قبیلہ اور بھائی بندوں

وَالْإِخْوَانِ أَنْ يُعَيِّرُونِي وَمِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يُعَاقِبُونِي وَلَوِ اطَّلَعُوا يَا مَوْلَايَ

سے کہ وہ عیب لگا کر مجھے ڈانٹ ڈپٹ کریں اور حاکموں سے کہ وہ مجھے سزا دیں گے اے میرے مولا!

عَلَى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي إِذاً مَا أَنْظَرُونِي وَلَرَفَضُونِي وَقَطَعُونِي فَهَا أَنَا ذَا يَا

اگر وہ میرے بارے میں وہ جان لیتے جو تو جانتا ہے تو وہ مجھے مہلت نہ دیتے مجھے چھوڑ دیتے اور قطع تعلق کر لیتے پس اب میں اے

إِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِي خَاضِعٌ ذَلِيلٌ حَصِيرٌ حَقِيرٌ لَا ذُو بَرَاءَةٍ

معبود تیرے سامنے حاضر ہوں اے میرے سردار میں عاجز پست قیدی بے مایہ ہوں نہ گناہ سے بری ہوں کہ

فَأَعْتَذِرَ وَلَا ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ وَلَا حُجَّةٍ فَأَحْتَجَّ بِهَا وَلَا قَائِلٌ لَمْ أَجْتَرِحْ

عذر کروں اور نہ طاقت ہے کہ کامیاب ہو جاؤں نہ کوئی دلیل ہے کہ وہ پیش کروں نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ گناہ نہیں کیا

وَلَمْ أَعْمَلْ سُوءاً وَمَا عَسَى الْجُحُودُ وَلَوْ جَحَدْتُ يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي كَيْفَ

نہ کوئی برائی نہیں کی تاکہ اس سے انکار کر سکوں اور اگر انکار کروں تو اے میرے مولا اس کا کچھ فائدہ نہیں

وَأَنَّى ذٰلِكَ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ وَعَلِمْتُ يَقِيناً

اور ایسا کیونکر ہو سکتا ہے جب میرے اعضاء مجھ پر گواہ ہیں کہ جو کچھ میں نے عمل کیا ہے اور میں جانتا ہوں یقین کے ساتھ

غَيْرَ ذِي شَكٍّ أَنَّكَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ وَأَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ

جس میں شک نہیں ضرور تو مجھ سے معاملوں میں میری باز پرس کرے گا یا یہ کہ تو انصاف کا فیصلہ دینے والا ہے

الَّذِي لَا تَجُورُ وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي فَإِنْ تُعَذِّبْنِي

کہ جو زیادتی نہیں کرتا تیرا انصاف مجھے تباہ کر دے گا اور میں تیرے ہر عدل سے ڈرتا بھاگتا ہوں پس اگر تو مجھے عذاب دے

يَا إِلٰهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَإِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُودِكَ

اے میرے اللہ تو وہ میرے گناہوں سے مجھ پر تیری حجت کے سبب ہوگا اور اگر تو مجھے معاف فرما دے تو یہ تیری مہربانی اور بخشش

وَكَرَمِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اور تیرے کرم کا انتہا نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں ستم کاروں میں سے ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

تو پاک تر ہے بے شک میں معافی مانگنے والوں میں سے ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں توحید

مِنَ الْمُوَحِّدِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِينَ لَا إِلٰهَ

کے ماننے والوں میں سے ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں تجھ سے ڈرنے والوں میں ہوں نہیں کوئی معبود

إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں خوف رکھنے والوں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں

مِنَ الرَّاجِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

امید والوں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں توجہ کرنے والوں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

پاک تر ہے بے شک میں تیرا نام لینے والوں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں سوال کرنے

مِنَ السَّائِلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَا

والوں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں تسبیح کرنے والوں میں ہوں نہیں کوئی

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُكَبِّرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں تکبیر کہنے والوں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے

رَبِّي وَرَبُّ آبَائِيَ الْأَوَّلِينَ اللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَائِي عَلَيْكَ مُمَجِّدًا وَإِخْلَاصِي

کہ میرا رب اور میرے پہلے بزرگوں کا رب ہے اے معبود! یہ ہے میری طرف سے تیری ثنا تیری شان بیان کرتے ہوئے یہ ہے تیرے

لِذِكْرِكَ مُوَحِّدًا وَإِقْرَارِي بِآلَائِكَ مُعَدِّدًا وَإِنْ كُنْتُ مُقِرًّا أَنِّي

ذکر کے بارے میں میرا خلوص توحید کو مانتے ہوئے اور یہ ہے میری طرف سے تیری مہربانیوں کا اقرار ان کا شمار کرتے ہوئے اگرچہ میں اقرار کرتا ہوں

لَمْ أُحْصِهَا لِكَثْرَتِهَا وَسُبُوغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا إِلٰى حَادِثٍ مَا لَمْ

میں انہیں شمار نہیں کرسکتا کیونکہ وہ زیادہ ہیں وہ بہت سی ہیں وہ عیاں ہیں اور پہلے سے اب تک مل رہی ہیں تو نے مجھے

تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ أَوَّلِ الْعُمُرِ مِنَ

یہ نعمات دینے میں ہمیشہ یاد رکھا ہے جب سے تو نے مجھے پیدا کیا اور اول عمر ہی سے مجھے بے مانگے دیں تو نے کمی نہ کی

الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَتَسْبِيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ

عنایت فرمایا تنگدستی سے بچایا آسائش کے اسباب فراہم کیے اور سختی دور فرمائی

وَتَفْرِيجِ الْكَرْبِ وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَلَوْ

مصیبت سے چھٹکارا دیا جسمانی صحت نصیب کی اور دین و ایمان پر پوری طرح قائم رکھا اور اگر

رَفَدَنِي عَلَى قَدْرِ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

میرے ساتھ ہو جائیں تیری نعمتوں کا اندازہ کرنے کے لیے دنیا جہان کے لوگ پہلوں اور پچھلوں میں سے

مَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ تَقَدَّسْتَ وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيمٍ

تو نہ میں اندازہ کر سکوں گا نہ وہ اندازہ کر سکیں گے تو پاکیزہ ہے اور بلند تر ہے اے پروردگار شان والا

عَظِيمٍ رَحِيمٍ لَا تُحْصَى آلَاؤُكَ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تُكَافَى نَعْمَاؤُكَ

بڑائی والا رحم والا تیری مہربانیوں کا شمار نہیں اور تیری تعریف کا حق ادا نہیں ہو پاتا اور تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دیا جا سکتا

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ وَأَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ

رحمت نازل فرما سرکار محمدؐ و آل محمدؐ پر ہم پر اپنی نعمتیں پوری فرما اور اپنی بندگی کے ساتھ خوش بخت بنا دے

سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ

پاک ہے تو نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اے اللہ بے شک تو بے چارے کی دعا قبول کرتا ہے برائی دور کرتا

السُّوءَ وَتُغِيثُ الْمَكْرُوبَ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتُغْنِي الْفَقِيرَ وَ

ہے مصیبت زدہ کی فریاد کو پہنچتا ہے بیمار کو صحت دیتا ہے مفلس کو مال دیتا ہے

تَجْبُرُ الْكَسِيرَ وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ وَلَيْسَ دُونَكَ

ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے چھوٹے پر رحم کرتا ہے بڑے کی مدد کرتا ہے اور نہیں ہے تیرے سوا کوئی

ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ

سہارا دینے والا اور نہیں تجھ پر کوئی بالادست تو ہے برتر بزرگی والا اے قیدی کو پھندے سے

الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ

چھڑانے والے اے ننھے بچے کو روزی دینے والے اے ڈرے ہوئے پناہ کے طالب کو بچانے والے

يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي

اے وہ ذات جس کا کوئی ثانی ہے اور نہ وزیر رحمت نازل فرما سرکار محمد و آل محمد پر اور آج کی

فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنَلْتَ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُولِيهَا

شب بھی اس سے بہتر دے جو تو نے کسی کو دیا ہے اور اپنے بندوں میں سے کسی کو کوئی نعمت عطا فرمائی

وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَ

اور جو مہربانیاں کسی پر کی ہیں اور جو سختی دور کی ہے جو مصیبت ہٹائی ہے جو دعا تو نے سنی ہے جو

حَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهَا إِنَّكَ لَطِيفٌ بِمَا تَشَاءُ خَبِيرٌ وَعَلَى

نیکی تو نے قبول کی ہے اور جو برائی معاف کی ہے بے شک تو لطف کرتا ہے جس سے چاہے اور خبر رکھتا ہے اور

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ وَأَسْرَعُ مَنْ أَجَابَ وَ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! بے شک تو قریب تر ہے جسے پکارا جاتا ہے تو تیز تر ہے جو قبول کرتا ہے

أَكْرَمُ مَنْ عَفَا وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطَىٰ وَأَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ

معاف کرنے والوں میں بہترین عطا کرنے والوں میں زیادہ عطا والا اور سوال کو بہت سننے والا اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے

الْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْئُولٌ وَلَا سِوَاكَ مَأْمُولٌ

والے اور دونوں میں مہربان کوئی تیرے جیسا نہیں جس سے سوال کیا جائے اور کوئی نہیں سوائے تیرے جس سے امید

دَعَوْتُكَ فَأَجَبْتَنِي وَسَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ فَرَحِمْتَنِي

رکھی جائے میں نے دعا کی تو نے قبول کی میں نے مانگا پس تو نے عطا کیا میں نے تیری طرف توجہ کی پس تو نے رحمت فرمائی

وَوَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِي وَفَزِعْتُ إِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي اللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَىٰ

تیرا سہارا لیا مجھے نجات دی میں تجھ سے ڈرا تو نے میری مدد فرمائی اے اللہ! رحمت فرما حضرت

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَعَلَىٰ آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

محمدؐ پر جو تیرے بندے تیرے رسول اور تیرے نبی ہیں اور ان کی آل پر جو سب کے سب نجیب اور پاک تر

أَجْمَعِينَ وَتَمِّمْ لَنَا نَعْمَاءَكَ وَهَنِّئْنَا عَطَاءَكَ وَاكْتُبْنَا لَكَ

ہیں اور پوری کر ہم پر اپنی نعمتیں اور ہم پر خوشگوار عطائیں فرما ہمیں اپنے شکر گزاروں

شَاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ ذَاكِرِينَ آمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ

میں لکھ دے اور اپنے احسانوں کا ذکر کرنے والوں میں رکھ ایسا ہی ہو ایسا ہی ہو اے جہانوں کے پروردگار! اے اللہ!

يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَقَدَرَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ فَسَتَرَ وَاسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ يَا غَايَةَ

اے وہ مالک ہے جو باقدرت ہے اے باقدرت جو غالب ہے اے کہ نافرمانی کرائی گئی تو پردہ پوشی کی بخشش چاہی گئی تو بخش دیا اے طلبگاروں

لِلطَّالِبِينَ الرَّاغِبِينَ وَمُنْتَهَى أَمَلِ الرَّاجِينَ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ

توجہ کرنے والوں کی امید گاہ اور آرزو مندوں کے مقام آرزو اے وہ جس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے

عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَحِلْمًا اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ

ہے اور جس کا دامن وسیع ہے توبہ کرنے والوں کے لیے محبت مہربانی اور ملاطفت سے اے اللہ! ہم نے توجہ کی ہے تیری طرف

فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي شَرَّفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَ

آج کی رات میں جسے تو نے بزرگی اور بڑائی دی حضرت محمدؐ کے ذریعے جو تیرے نبی تیرے رسول اور

خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَأَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ

مخلوقات میں سے تیرے چنے ہوئے تیری وحی کے امانت دار بشارت دینے والے ڈرانے والے روشن

الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

چراغ ہیں جن کے وجود کو تو نے مسلمانوں کے لیے نعمت بنایا اور ان کو سارے جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا

اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مُحَمَّدٌ أَهْلٌ لِذٰلِكَ مِنْكَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما سرکار محمدؐ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ حضرت محمدؐ تیری طرف سے اس کے لائق ہیں

يَا عَظِيمُ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

اے بزرگتر رحمت نازل کر ان پر اور ان کی آل پر جو بلند تر نجیب پاک اور پاک ہیں سب کے

أَجْمَعِينَ وَتَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا فَإِلَيْكَ عَجَّتِ الْأَصْوَاتُ

سب اور ہمیں معافی دے کر ہماری پردہ پوشی کر کیونکہ تیرے حضور فریادیں ہو رہی ہیں ہر ہر

بِصُنُوفِ اللُّغَاتِ فَاجْعَلْ لَنَا اللَّهُمَّ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيبًا

دیس کی زبان میں بس قرار دے ہمارے لیے اے اللہ! آج کی رات میں ہر نیکی میں سے حصہ

مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَنُورٍ تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا

جو تو نے اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کی نور میں جس سے ہدایت فرمائی رحمت میں جو عام کی

وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

برکت میں جو تو نازل کی عافیت کے لباس میں جو تو نے پہنایا رزق میں جو وسیع کیا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

اللَّهُمَّ أَقْلِبْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَانِمِينَ

اے اللہ! اس وقت ہمیں پلٹا کر اسے کامیاب ہونے والے فلاح پانے والے پسندیدہ [illegible] والے

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ وَلَا تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ

اور قرار نہ دے ہمیں مایوس ہونے والوں میں اور نہ دور کر ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہ کر ہمیں اس سے جس کی تیرے فضل میں سے

فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ وَلَا لِفَضْلِ مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ

امید کریں اور ہم کو اپنی رحمت سے محروم و مایوس قرار نہ دے تیری عطا میں سے جس عنایت کی امید کریں

عَطَائِكَ قَانِطِيْنَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُوْدِيْنَ يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ

اس سے مایوس نہ فرما ہمیں ناکام کر کے نہ لوٹا اور نہ اپنی بارگاہ سے دھتکار کر ہمیں دور قرار دے اے سخاوت کرنے والوں میں بڑے سخی

وَاَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ اِلَيْكَ اَقْبَلْنَا مُوْقِنِيْنَ وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّيْنَ

اور عزت والوں میں بڑی عزت والے ہم تیری درگاہ میں لوٹ کر آئے ہیں یقین رکھتے ہیں کہ ہم تیرے محترم گھر کی طرف پکار کرتے ہوئے

قَاصِدِيْنَ فَاَعِنَّا عَلٰى مَنَاسِكِنَا وَاَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا فَقَدْ

آئے ہیں پس اعمال میں ہماری مدد فرما اور ہمارا حج مکمل کر دے ہمیں معاف فرما پناہ دے کہ ہم نے

مَدَدْنَا اِلَيْكَ اَيْدِيَنَا فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُوْمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنَا

اپنے ہاتھ تیرے آگے پھیلائے ہیں کہ جن پر گناہوں کے اقرار و اعتراف کے نشان ہیں اے اللہ پس عطا فرما

فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَئَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا

ہمیں آج کی رات میں جو ہم نے تجھ سے مانگا تمام کاموں میں ہماری مدد کر کہ تیرے سوا کوئی ہماری کفایت کرنے

سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ نَافِذٌ فِيْنَا حُكْمُكَ مُحِيْطٌ بِنَا عِلْمُكَ

والا نہیں اور سوائے تیرے کوئی ہمارا رب نہیں کہ تیرا حکم ہم پر جاری ہے تیرا علم ہمیں گھیرے ہوئے ہے

عَدْلٌ فِيْنَا قَضَاؤُكَ اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ

ہمارے لیے تیرا فیصلہ درست ہے ہمارے لیے اچھا فیصلہ کر اور ہمیں نیکوکاروں میں سے قرار دے اے اللہ

اَوْجِبْ لَنَا بِجُوْدِكَ عَظِيْمَ الْاَجْرِ وَكَرِيْمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ

واجب کر دے ہمارے لیے اپنی عطا سے بہت بڑا اجر بہترین ذخیرہ اور ہمیشہ کی آسائش

وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اَجْمَعِيْنَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِيْنَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا

ہمارے سارے کے سارے گناہ بخش دے اور ہمیں تباہ ہونے والوں کے ساتھ تباہ نہ کر اور اپنی مہربانی اور

رَاْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ

رحمت ہم سے دور نہ فرما اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے اللہ! اس وقت ہمیں ان لوگوں میں قرار دے

مِمَّنْ سَأَلَكَ فَأَعْطَيْتَهُ وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ وَتَابَ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ وَتَنَصَّلَ

جنہوں نے تجھ سے مانگا تو نے عطا کیا جنہوں نے شکر کیا تو نے زیادہ دیا تیری طرف پلٹے تو نے انہیں قبول کیا اپنے گناہوں

إِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ وَنَقِّنَا

کے ساتھ تیری طرف آئے ان کے بھی گناہ معاف کر دیئے اے جلالت اور عزت کے مالک اے اللہ ہمیں پاک

وَسَدِّدْنَا وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ

کر بچائے رکھ اور ہماری زاری قبول کر اے بہترین سوال شدہ اور طلب رحمت پر زیادہ رحم کرنے والے اے وہ جس

لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ إِغْمَاضُ الْجُفُونِ وَلَا لَحْظُ الْعُيُونِ وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكْنُونِ

پر پوشیدہ نہیں ہے پلک کا جھپکنا اور آنکھوں کا اشارہ اور وہ چیز جو پردے کے نیچے ہو

وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوبِ أَلَا كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ أَحْصَاهُ عِلْمُكَ

اور نہ وہ بات جو دلوں کے پردوں میں پیچیدہ ہوئی ہو ہاں ان سب کو تیرے علم نے شمار کر رکھا ہے

وَوَسِعَهُ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا

اور تیری نرمی ان پر چھائی ہوئی ہے تو پاک تر اور بلند تر ہے اس سے جو ناحق کہنے والے کہتے ہیں تو بلند تر و بزرگ تر ہے

تُسَبِّحُ لَكَ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرَضُونَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ

تیری پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے نہیں کوئی چیز

إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعُلُوُّ الْجَدِّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

مگر یہ کہ تیری حمد کر رہا ہے پس حمد ہے تیرے لیے اور بزرگی بلند شان اے جلالت و عزت

الْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَالْأَيَادِي الْجِسَامِ وَأَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ

کے مالک فضل کرنے والے نعمت دینے والے بڑی بڑی عطائیں کرنے والے اور بخشش کرنے والا اکرام کرنے والا

الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَعَافِنِي فِي

نرمی کرنے والا مہربان ہے اے اللہ! میرے لیے اپنا رزق حلال وسیع فرما دے میرے بدن اور میرے

بَدَنِي وَدِينِي وَآمِنْ خَوْفِي وَأَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِي

دین کی حفاظت فرما مجھے خوف سے بچا اور میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے اے اللہ مجھے غلط فہمی میں ڈال کر

وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي وَلَا تَخْدَعْنِي وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

میں نہ رکھ مجھے فریب نہ کھانے دے اور نابکار جنوں اور انسانوں کو مجھ سے دور کر دے

پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا جبکہ آپ کے آنسو رواں تھے۔ پس آپ یہ آواز بلند فرما رہے تھے۔

يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اے سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے زیادہ دیکھنے والے اے سب سے تیز تر حساب کرنے والے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِينِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ حَاجَتِيَ

رحمت نازل فرما سرکار محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جو برکت والے سردار ہیں اور سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ اپنی اس حاجت کا

الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي

کہ اگر تو وہ عطا کر دے تو جو کچھ تو نے نہیں دیا اس سے مجھے نقصان نہیں اور اگر وہ عطا نہ کرے تو جو تو نے دیا اس سے مجھے کوئی نفع

أَسْأَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ

نہیں سوال کرتا ہوں کہ میری گردن جہنم سے آزاد کر دے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو یکتا ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں تیرے لیے

الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

حکومت اور تیرے لیے ہے حمد اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے اے میرے رب میرے رب

امام حسین علیہ السلام بار بار یا رب یا رب کہتے تھے، جبکہ آپ کے چوگرد کھڑے لوگ آپ کی دُعا سنتے ہوئے آمین کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ساتھ ان سب کے رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں، غروب آفتاب تک یہی حالت رہی، پھر سب لوگ مشعر الحرام روانہ ہو گئے۔

مؤلف کہتے ہیں کہ بلد الامین میں کفعمی نے امام حسین علیہ السلام کی دُعا عرفہ اسی قدر نقل کی ہے جو اوپر ذکر ہوئی ہے اور زاد المعاد میں علامہ مجلسیؒ نے بھی اسے بھی کفعمی کی روایت کے مطابق یہ دُعا یہیں تک ذکر کی ہے، لیکن ابن طاؤس نے یا رب یا رب کے بعد یہ اضافی کلمات بھی تحریر فرمائے ہیں۔

إِلَهِي أَنَا الْفَقِيرُ فِي غِنَايَ فَكَيْفَ لَا أَكُونُ فَقِيراً فِي فَقْرِي إِلَهِي أَنَا الْجَاهِلُ

میرے اللہ! میں اپنی تونگری میں بھی محتاج ہوں تو اپنے فقر کی حالت میں کیوں نہ محتاج ہوں گا میرے اللہ میں علم رکھتے ہوئے

فِي عِلْمِي فَكَيْفَ لَا أَكُونُ جَهُولًا فِي جَهْلِي إِلَهِي إِنَّ اخْتِلَافَ تَدْبِيرِكَ

بھی جاہل ہوں تو اپنی جہالت میں کیوں نہ جاہل ہوں گا اے اللہ! بے شک تیری تدبیر کے تغیر و تبدل

وَسُرْعَةُ طَوَاءِ مَقَادِيرِكَ مَنَعَا عِبَادَكَ الْعَارِفِينَ بِكَ عَنِ السُّكُونِ إِلَىٰ عَطَاءٍ

اور تیری جلد وارد ہونے والی تقدیر نے تیری معرفت رکھنے والے بندوں کو روکا ہوا ہے تیری عطا کی امید رکھنے

وَالْيَأْسِ مِنْكَ فِي بَلَاءٍ إِلٰهِي مِنِّي مَا يَلِيقُ بِلُؤْمِي وَمِنْكَ مَا يَلِيقُ بِكَرَمِكَ

اور مشکل کے وقت تجھ سے مایوس ہو جانے سے میرے اللہ! میں نے وہ کیا جو میری پستی کا تقاضا ہے اور تو وہ کریگا جو تیری ذات کے لائق ہے

إِلٰهِي وَصَفْتَ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّأْفَةِ لِي قَبْلَ وُجُودِ ضَعْفِي أَفَتَمْنَعُنِي

میرے اللہ! میری کمزوری سے پہلے ہی تیری ذات لطف و کرم کے اوصاف رکھتی ہے تو کیا میری کمزوری کے بعد تو

مِنْهُمَا بَعْدَ وُجُودِ ضَعْفِي إِلٰهِي إِنْ ظَهَرَتِ الْمَحَاسِنُ مِنِّي فَبِفَضْلِكَ وَلَكَ

مجھ سے یہ مہربانیاں روک دے گا میرے اللہ! اگر مجھ سے نیکیاں ظاہر ہوئیں تو یہ تیرا فضل ہے اور مجھ پر یہ

الْمِنَّةُ عَلَيَّ وَإِنْ ظَهَرَتِ الْمَسَاوِئُ مِنِّي فَبِعَدْلِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ إِلٰهِي

تیرا احسان ہے اور اگر مجھ سے برائیوں کا ظہور ہوا ہے تو یہ تیرا عدل ہے اور مجھ پر تیری حجت قائم ہو گئی ہے میرے اللہ!

كَيْفَ تَكِلُنِي وَقَدْ تَكَفَّلْتَ لِي وَكَيْفَ أُضَامُ وَأَنْتَ النَّاصِرُ لِي أَمْ كَيْفَ

کیسے تو مجھ کو چھوڑ دے گا جبکہ تو میرا کفیل ہے کیونکر میں روندا جاؤں گا جب تو میرا مددگار ہے یا کیسے

أَخِيبُ وَأَنْتَ الْحَفِيُّ بِي هَا أَنَا أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِفَقْرِي إِلَيْكَ وَكَيْفَ أَتَوَسَّلُ

بے آس ہو جاؤں گا جبکہ تو مجھ پر مہربان ہے جناب میں تیری درگاہ میں آیا ہوں محتاج ہونے کے ذریعے اور کس طرح تجھے اپنا وسیلہ

إِلَيْكَ بِمَا هُوَ مَحَالٌ أَنْ يَصِلَ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ أَشْكُو إِلَيْكَ حَالِي وَهُوَ

بناؤں کہ جو ناممکن ہے کہ وہ تجھ تک پہنچ پائے یا کیونکر تجھ سے اپنے حالات کی شکایت کروں کہ وہ تجھ سے

لَا يَخْفَىٰ عَلَيْكَ أَمْ كَيْفَ أُتَرْجِمُ بِمَقَالِي وَهُوَ مِنْكَ بَرَزٌ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ

پوشیدہ نہیں ہیں یا کس طرح اپنی زبان سے ان کی تشریح کروں کہ وہ تیری طرف سے اور تجھ پر عیاں ہیں یا کیونکر میری

تُخَيِّبُ آمَالِي وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ لَا تُحْسِنُ أَحْوَالِي وَبِكَ

آرزوئیں ناکام رہیں گی جبکہ وہ تیری جناب میں پیش کی جا چکی ہیں یا کیونکر میرے حالات بہتر نہ ہوں گے جب تیرے ذریعہ

قَامَتْ إِلٰهِي مَا أَلْطَفَكَ بِي مَعَ عَظِيمِ جَهْلِي وَمَا أَرْحَمَكَ بِي مَعَ قَبِيحِ

سے قائم ہیں میرے اللہ! تیرا کتنا لطف ہے مجھ پر جبکہ میں بڑا نادان ہوں اور کس قدر مہربان ہے مجھ پر جبکہ میں خطاکار

فِعْلِي إِلٰهِي مَا أَقْرَبَكَ مِنِّي وَأَبْعَدَنِي عَنْكَ وَمَا أَرْأَفَكَ بِي فَمَا الَّذِي يَحْجُبُنِي

ہوں میرے اللہ! تو کتنا نزدیک ہے مجھ سے جبکہ میں تجھ سے بہت دور ہوں اور کتنا مہربان ہے تو مجھ پر پھر کس نے مجھے تجھ سے ہٹا

عَنْكَ إِلٰهِي عَلِمْتُ بِاخْتِلافِ الْآثارِ وَتَنَقُّلاتِ الْأَطْوارِ أَنَّ مُرادَكَ مِنِّي

دیا ہے میرے اللہ! دنیا کے حالات کی تبدیلیوں اور طور طریقوں کے تغیرات کے ذریعے میں جان گیا کہ تیری مراد یہ ہے کہ تو

أَنْ تَتَعَرَّفَ إِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى لَا أَجْهَلَكَ فِي شَيْءٍ إِلٰهِي كُلَّما أَخْرَسَنِي

ہر چیز سے مجھے اپنی شناسائی کرائے تاکہ میں کسی چیز کے ضمن میں تیری قدرت سے ناواقف نہ رہوں میرے اللہ! جب میری پستی مجھے گنگ

لُؤْمِي أَنْطَقَنِي كَرَمُكَ وَكُلَّما آيَسَتْنِي أَوْصافِي أَطْمَعَتْنِي مِنَنُكَ إِلٰهِي مَنْ

کر دیتی ہے تو تیرا کرم مجھے گویا کر دیتا ہے جب بھی میرے برے اوصاف مجھے مایوس کرتے ہیں تیرے احسان مجھے طمع دلاتے ہیں میرے اللہ!

كانَتْ مَحاسِنُهُ مَساوِيَ فَكَيْفَ لَا تَكُونُ مَساوِيهِ مَساوِيَ وَمَنْ

جس شخص کی خوبیاں بھی برائیاں ہوں تو اس کی برائیاں کیوں نہ برائیاں شمار کی جائیں گی اور جس شخص

كانَتْ حَقائِقُهُ دَعاوِيَ فَكَيْفَ لَا تَكُونُ دَعاوِيهِ دَعاوِيَ إِلٰهِي حُكْمُكَ

کی حقیقت ہی محض کھوکھلی باتیں ہوں تو اس کی خالی خولی باتیں کیوں نہ محض باتیں تصور کی جائیں گی میرے اللہ! تیرا حکم

النّافِذُ وَمَشِيئَتُكَ الْقاهِرَةُ لَمْ يَتْرُكا لِذِي مَقالٍ مَقالاً وَلَا لِذِي حالٍ

جاری ہے اور تیری مرضی قاہر و غالب ہے کہ ان کے مقابل بولنے والا بول نہیں سکتا اور نہ کوئی صاحب حال

حالاً إِلٰهِي كَمْ مِنْ طاعَةٍ بَنَيْتُها وَحالَةٍ شَيَّدْتُها هَدَمَ اعْتِمادِي عَلَيْها

کچھ کر سکتا ہے میرے اللہ! کتنی ہی بار میں نے اطاعت کرتے ہوئے عبادت کی شکل بنائی ہے مگر تیرے عدل کے خوف سے اس پر

عَدْلُكَ بَلْ أَقالَنِي مِنْها فَضْلُكَ إِلٰهِي إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي وَإِنْ لَمْ تَدُمِ

بھروسہ نہ رہا بلکہ وہ تیرے فضل سے میری بخشش کا ذریعہ بنی میرے اللہ! بے شک تو جانتا ہے اگرچہ میں عبادت میں مستقل

الطّاعَةُ مِنِّي فِعْلاً جَزْماً فَقَدْ دامَتْ مَحَبَّةً وَعَزْماً إِلٰهِي كَيْفَ أَعْزِمُ

مشغول نہیں ہوں تو بھی تجھ سے میری محبت ہمیشہ راسخ ہے میرے اللہ! کس طرح بندگی کا

وَأَنْتَ الْقاهِرُ وَكَيْفَ لَا أَعْزِمُ وَأَنْتَ الْآمِرُ إِلٰهِي تَرَدُّدِي فِي الْآثارِ

ارادہ کروں جب تو غالب ہے اور کیونکر ارادہ نہ کروں جب تو حکم دیتا ہے میرے اللہ! تیری قدرت کے آثار میں

يُوجِبُ بُعْدَ الْمَزارِ فَاجْمَعْنِي عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوصِلُنِي إِلَيْكَ كَيْفَ

غور کرنا تیرے دیدار سے دوری کا سبب ہے پس مجھے اپنے حضور حاضر رکھ کر تیری سرکار میں پہنچ پاؤں کیونکر وہ

يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِما هُوَ فِي وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ إِلَيْكَ أَيَكُونُ لِغَيْرِكَ

چیز تیری طرف رہنمائی کر سکتی ہے جو اپنے وجود میں تیری محتاج ہے آیا تیرے غیر کے لیے ایسا

مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهِرَ لَكَ مَتَى غِبْتَ حَتَّى

ظہور ہے جو تیرے لیے نہیں ہے یہاں تک کہ وہ تجھے ظاہر کرنے والا بن جائے تو کب غائب تھا کہ کسی

تَحْتَاجَ إِلَى دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ وَمَتَى بَعُدْتَ حَتَّى تَكُونَ الْآثَارُ

ایسے نشان کی حاجت ہو جو تیری دلیل ٹھہرے اور تو کب دور تھا کہ آثار اور نشان مجھ تک پہنچانے کا

هِيَ الَّتِي تُوصِلُ إِلَيْكَ عَمِيَتْ عَيْنٌ لَا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيبًا وَخَسِرَتْ

ذریعہ و وسیلہ بنیں اندھی ہے وہ آنکھ جو تجھے اپنا نگہبان نہیں پاتی اس بندے کا سودا

صَفْقَةُ عَبْدٍ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حُبِّكَ نَصِيبًا إِلٰهِي أَمَرْتَ بِالرُّجُوعِ إِلَى

خسارے والا ہے جس کو تو نے اپنی محبت کا حصہ نہیں دیا میرے اللہ تو نے قدرت کے آثار پر توجہ کا

الْآثَارِ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِكِسْوَةِ الْأَنْوَارِ وَهِدَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ حَتَّى أَرْجِعَ

حکم کیا پس مجھ کو اپنے نور کے پردوں اور بصیرت کے راستوں کی طرف سے چل تاکہ اس کے

إِلَيْكَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْتُ إِلَيْكَ مِنْهَا مَصُونَ السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا وَ

ذریعے تیری درگاہ میں آؤں جس طرح انہی کے ذریعے تیری طرف راہ پائی انہیں دیکھ کر راز حقیقت کی خبر پاؤں اور

مَرْفُوعَ الْهِمَّةِ عَنِ الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِلٰهِي

ان کے سہارے سے اپنی ہمت کو بلند کروں بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے میرے اللہ

هٰذَا ذُلِّي ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَهٰذَا حَالِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ مِنْكَ

یہ ہے میری پستی جو تیرے آگے عیاں ہے اور یہ ہے میری بری حالت جو تجھ سے پوشیدہ نہیں

أَطْلُبُ الْوُصُولَ إِلَيْكَ وَبِكَ أَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ فَاهْدِنِي بِنُورِكَ

میں تیری بارگاہ میں پہنچنا چاہتا ہوں اور تجھ پر تجھی کو دلیل ٹھہراتا ہوں پس اپنے نور سے میری اپنی طرف

إِلَيْكَ وَأَقِمْنِي بِصِدْقِ الْعُبُودِيَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ إِلٰهِي عَلِّمْنِي

سے راہنمائی کر اور اپنے حضور مجھے سچی بندگی پر برقرار کر دے میرے اللہ! سکھا مجھے اپنے

مِنْ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ وَصُنِّي بِسِتْرِكَ الْمَصُونِ إِلٰهِي حَقِّقْنِي بِحَقَائِقِ

پوشیدہ علوم میں سے اور اپنے محکم پردے کے ساتھ میری حفاظت کر میرے اللہ! مجھے اپنے اہل قرب کے

أَهْلِ الْقُرْبِ وَاسْلُكْ بِي مَسْلَكَ أَهْلِ الْجَذْبِ إِلٰهِي أَغْنِنِي

حقائق سے بہرہ ور فرما اور ان کی راہ پر ڈال جو تیری طرف کھنچے چلے جاتے ہیں میرے اللہ! اپنی تدبیر

بِتَدْبِيرِكَ لِي عَنْ تَدْبِيرِي وَبِاخْتِيَارِكَ عَنْ اِخْتِيَارِي وَاَوْقِفْنِي

اور اپنی تدبیر کے ذریعے مجھے میری تدبیر اور اپنی پسند سے بے نیاز کر دے   اور پریشانی کے

عَلَى مَرَاكِزِ اضْطِرَارِي اِلٰهِي اَخْرِجْنِي مِنْ ذُلِّ نَفْسِي وَطَهِّرْنِي مِنْ

عالم میں مجھے ثابت قدم رکھ   میرے معبود! مجھے میرے نفس کی پستی سے نکال لے مجھے شک اور شرک

شَكِّي وَشِرْكِي قَبْلَ حُلُولِ رَمْسِي بِكَ اَنْتَصِرُ فَانْصُرْنِي وَعَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ

سے پاک کر دے   قبل اس کے کہ میں قبر میں جاؤں   تجھ سے مدد چاہتا ہوں میری مدد فرما تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں

فَلَا تَكِلْنِي وَاِيَّاكَ اَسْئَلُ فَلَا تُخَيِّبْنِي وَفِي فَضْلِكَ اَرْغَبُ فَلَا

پس مجھے چھوڑ نہ دے تجھ سے مانگتا ہوں پس ناامید نہ فرما   تیرے فضل کی آس لگائی ہے   پس مجھے

تَحْرِمْنِي وَبِجَنَابِكَ اَنْتَسِبُ فَلَا تُبْعِدْنِي وَبِبَابِكَ اَقِفُ فَلَا تَطْرُدْنِي اِلٰهِي

محروم نہ کر   تیری بارگاہ سے تعلق جوڑا ہے پس مجھ کو دور نہ فرما   اور تیرے دروازے پر کھڑا ہوں مجھے بھگا نہ دے میرے اللہ!

تَقَدَّسَ رِضَاكَ اَنْ يَكُونَ لَهُ عِلَّةٌ مِنْكَ فَكَيْفَ يَكُونُ لَهُ عِلَّةٌ مِنِّي

تیری رضا پاک ہے ممکن نہیں اس میں تیری طرف سے نقص آئے   پھر کیسے ممکن ہے کہ میری طرف سے نقص راہ پائے

اِلٰهِي اَنْتَ الْغَنِيُّ بِذَاتِكَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ النَّفْعُ مِنْكَ فَكَيْفَ لَا تَكُونُ

میرے اللہ! تو اپنی ذات میں بے نیاز ہے اس سے کہ تجھے اپنی ذات سے نفع پہنچے کیوں نہ تو مجھ سے بے نیاز

غَنِيًّا عَنِّي اِلٰهِي اِنَّ الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ يُمَنِّينِي وَاِنَّ الْهَوٰى بِوَثَائِقِ الشَّهْوَةِ اَسَرَنِي

ہوگا   میرے اللہ! قضا و قدر مجھ کو آرزو مند بناتی ہے اور خواہش نفس مجھے آرزوؤں کا قیدی بنا لیتی ہے

فَكُنْ اَنْتَ النَّصِيرَ لِي حَتّٰى تَنْصُرَنِي وَتُبَصِّرَنِي وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ حَتّٰى اَسْتَغْنِيَ

پس تو میرا مددگار بن جا   تا کہ کامیاب ہو جاؤں   بینا ہو جاؤں اور اپنے فضل سے مجھ کو بے نیاز کر دے تا کہ تیرے

بِكَ عَنْ طَلَبِي اَنْتَ الَّذِي اَشْرَقْتَ الْاَنْوَارَ فِي قُلُوبِ اَوْلِيَائِكَ حَتّٰى

ذریعے حاجت سے بے نیاز ہو جاؤں تو وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں کو نور کی شعاعوں سے روشن کر دیا   تو انہوں نے

عَرَفُوكَ وَوَحَّدُوكَ وَاَنْتَ الَّذِي اَزَلْتَ الْاَغْيَارَ عَنْ قُلُوبِ اَحِبَّائِكَ

تجھے پہچانا   اور تجھے ایک مانا   اور تو وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں سے غیروں کو دور کر دیا

حَتّٰى لَمْ يُحِبُّوا سِوَاكَ وَلَمْ يَلْجَئُوا اِلٰى غَيْرِكَ اَنْتَ الْمُونِسُ لَهُمْ حَيْثُ

تو وہ سوائے تیرے کسی سے محبت نہیں رکھتے اور تیرے غیر کی پناہ نہیں لیتے   جب زمانہ ان کو ہراساں کرے اس وقت

أَوْحَشَتْهُمُ الْعَوَالِمُ وَأَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَهُمْ حَيْثُ اسْتَبَانَتْ لَهُمُ

تو ہی ان کا ہمدم ہے اور تو وہ ہے جس نے ان کی رہنمائی جب وہ تیرے نشان ظاہر ہوئے ان سے

الْمَعَالِمُ مَاذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ لَقَدْ خَابَ

وہ ہے جس نے کیا پایا جس نے تجھے کھو دیا اور اس نے کیا کھویا جس نے تجھ کو پایا وہ یقیناً ناکام ہوا

مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلاً وَلَقَدْ خَسِرَ مَنْ بَغَى عَنْكَ مُتَحَوِّلاً كَيْفَ

جو تیرے بجائے کسی اور کو پسند کرنے لگا اور وہ گھاٹے میں رہا جو سرکشی کے ساتھ تجھ سے پھر گیا کس طرح

يُرْجَى سِوَاكَ وَأَنْتَ مَا قَطَعْتَ الْإِحْسَانَ وَكَيْفَ يُطْلَبُ مِنْ غَيْرِكَ وَ

تیرے غیر سے امید رکھتے ہیں جبکہ تیرا احسان و کرم رکتا ہی نہیں اور کیونکر تیرے غیر سے مانگتے ہیں جبکہ

أَنْتَ مَا بَدَّلْتَ عَادَةَ الْإِمْتِنَانِ وَيَا مَنْ أَذَاقَ أَحِبَّائَهُ حَلَاوَةَ الْمُؤَانَسَةِ

تیری فضل و احسان کرنے کی عادت میں تبدیلی نہیں آتی اے وہ جو اپنے دوستوں کو الفت کی مٹھاس چکھاتا ہے

فَقَامُوا بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَمَلِّقِينَ وَيَا مَنْ أَلْبَسَ أَوْلِيَائَهُ مَلَابِسَ هَيْبَتِهِ

پس وہ اس کے حضور تعریفیں کرتے کھڑے ہو جاتے ہیں اے وہ جو اپنے دوستوں کو اپنی ہیبت کا لباس پہناتا ہے

فَقَامُوا بَيْنَ يَدَيْهِ مُسْتَغْفِرِينَ أَنْتَ الذَّاكِرُ قَبْلَ الذَّاكِرِينَ وَ

تو وہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں بخشش مانگتے ہوئے تو یاد کرنے والوں سے پہلے ان کو یاد رکھنے والا ہے تو

أَنْتَ الْبَادِي بِالْإِحْسَانِ قَبْلَ تَوَجُّهِ الْعَابِدِينَ وَأَنْتَ الْجَوَادُ بِالْعَطَاءِ

احسان میں ابتدا کرنے والا ہے عبادت گزاروں کے توجہ کرنے سے پہلے تو عطا میں اضافہ کرنے والا ہے

قَبْلَ طَلَبِ الطَّالِبِينَ وَأَنْتَ الْوَهَّابُ ثُمَّ لِمَا وَهَبْتَ لَنَا مِنَ الْمُسْتَقْرِضِينَ

مانگنے والوں کے مانگنے سے پہلے تو بہت دینے والا ہے پھر اس میں سے بطور قرض مانگتا ہے جو ہم کو تو نے دیا ہے

إِلٰهِي اطْلُبْنِي بِرَحْمَتِكَ حَتَّى أَصِلَ إِلَيْكَ وَاجْذِبْنِي بِمَنِّكَ حَتَّى أُقْبِلَ

میرے اللہ! اپنی رحمت سے مجھ کو بلا لے تاکہ میں تیرے حضور پہنچ سکوں مجھے اپنی طرف کھینچ لے تاکہ تیری بارگاہ میں

عَلَيْكَ إِلٰهِي إِنَّ رَجَائِي لَا يَنْقَطِعُ عَنْكَ وَإِنْ عَصَيْتُكَ كَمَا أَنَّ خَوْفِي

آسکوں میرے اللہ! بے شک میری آس تجھ سے نہیں ٹوٹے گی اگرچہ میں تیری نافرمانی کروں جیسا کہ میرا خوف دور نہ ہوگا

لَا يُزَايِلُنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ فَقَدْ دَفَعَتْنِي الْعَوَالِمُ إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْقَعَنِي

اگرچہ میں تیری اطاعت بھی کروں پس زمانے کی سختیوں نے مجھ کو تیری طرف دھکیل دیا اور تیری نوازش نے

عِلْمُهُ بِكَرَمِكَ عَلَيْكَ إِلٰهِي كَيْفَ أَخِيبُ وَأَنْتَ أَمَلِي أَمْ كَيْفَ أُهَانُ

علم نے تیری بارگاہ میں پہنچا دیا ہے میرے اللہ! کیونکر نا امید ہو جاؤں کہ تو میری آرزو ہے یا کیسے پست ہوں گا

وَعَلَيْكَ مُتَّكَلِي إِلٰهِي كَيْفَ أَسْتَعِزُّ وَفِي الذِّلَّةِ أَرْكَزْتَنِي أَمْ كَيْفَ لَا

جب میرا بھروسہ تجھ پر ہے میرے اللہ! کیسے عزت کا دعویٰ کروں کہ اس خواری میں تُو نے پاد کیا ہے یا کیسے عزت کا دعویٰ

أَسْتَعِزُّ وَإِلَيْكَ نَسَبْتَنِي إِلٰهِي كَيْفَ لَا أَفْتَقِرُ وَأَنْتَ الَّذِي فِي الْفُقَرَاءِ

کروں کہ میری نسبت تیری طرف ہے میرے اللہ! کیونکر فقیر نہ ہوں جبکہ تو نے مجھے فقیروں کی صف میں

أَقَمْتَنِي أَمْ كَيْفَ أَفْتَقِرُ وَأَنْتَ الَّذِي بِجُودِكَ أَغْنَيْتَنِي وَأَنْتَ الَّذِي

رکھا ہے یا کیسے میں فقیر ہوں کہ تُو نے مجھ کو اپنی عطا سے غنی کیا ہوا ہے اور تُو وہ ہے کہ

لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ تَعَرَّفْتَ لِكُلِّ شَيْءٍ فَمَا جَهِلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الَّذِي تَعَرَّفْتَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو نے ہر چیز کو اپنی پہچان کرائی پس کوئی چیز نہیں جو تجھے نہ جانتی ہو اور تُو وہ ہے جس نے ہر چیز کے

إِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَرَأَيْتُكَ ظَاهِراً فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ

ذریعے مجھے اپنی معرفت کرائی پس میں نے تجھے ہر چیز میں عیاں و نمایاں دیکھا اور تُو ہر چیز پر ظاہر و آشکار ہے

يَا مَنِ اسْتَوَى بِرَحْمَانِيَّتِهِ فَصَارَ الْعَرْشُ غَيْباً فِي ذَاتِهِ مَحَقْتَ الْآثَارَ

اے وہ جو اپنی رحمت عامہ کے ساتھ قائم ہے کہ عرش اس کی ذات میں نہاں ہو گیا ہے تُو نے اپنی نشانیوں سے

بِالْآثَارِ وَمَحَوْتَ الْأَغْيَارَ بِمُحِيطَاتِ أَفْلَاكِ الْأَنْوَارِ يَا مَنِ احْتَجَبَ

دیگر نشانیوں کو مٹا دیا اور تُو نے اپنے غیروں کو نورانی آسمانوں کے حلقوں میں نابود کر دیا اے وہ جو اپنے عرش کی

فِي سُرَادِقَاتِ عَرْشِهِ عَنْ تُدْرِكَهُ الْأَبْصَارُ يَا مَنْ تَجَلَّى بِكَمَالِ

چلمنوں میں پنہاں ہو گیا کہ دیکھنے والی آنکھیں اسے دیکھنے نہ پائیں اے وہ جس نے اپنے نور کامل کا جلوہ

بَهَائِهِ فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهُ الْاِسْتِوَاءَ كَيْفَ تَخْفَى وَأَنْتَ الظَّاهِرُ

دکھایا تو اس کی عظمت قائم و برقرار ہو گئی کیونکر پوشیدہ ہے تُو جب کہ آشکار ہے

أَمْ كَيْفَ تَغِيبُ وَأَنْتَ الرَّقِيبُ الْحَاضِرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

یا کیسے تُو پنہاں ہے جبکہ تُو نگہبان اور حاضر ہے بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ

اور حمد ہے اللہ کے لیے اس کی یکتائی پر

فہرست

مقدمہ... ۷
وجوب حج کے منکر اور تارکِ حج کا حکم................. 8
حج کی اقسام..................................... 9

باب اول:

حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں

فصل اول: حجۃ الاسلام............................ ۱۲
حجۃ الاسلام کے وجوب کی شرائط...................... ۱۳
الف: مالی استطاعت.............................. ۱۵

ب : جسمانی استطاعت ۲۹
ج: سربی استطاعت ۳۰
د: زمانی استطاعت ۳۱
دوسری فصل: نیابتی حج ۳۲
نائب کی شرائط ۳۵
منوب عنہ کی شرائط ۳۷
چند مسائل ۳۸

باب دوم:
حج اور عمرہ کے اعمال کے بارے میں

حج اور عمرہ کی اقسام ۴۷
چند مسائل ۴۸
حج تمتع اور عمرہ تمتع کی صورت ۵۱
حج افراد اور عمرہ مفردہ ۵۳
حجِ قران ۵۴

حج تمتع کے عمومی احکام ۵۵
پہلا حصہ: اعمال عمرہ کے بارے میں ۵۹
پہلی فصل مواقیت ۶۱
چند مسائل ۶۵
دوسری فصل: احرام ۷۰
ا۔ احرام کے واجبات ۷۰
اول: نیت اور اس میں چند چیزیں معتبر ہیں ۷۰
دوم: تلبیہ ۷۳
سوم: دو کپڑوں کا پہننا ۷۶
۲۔ احرام کے مستحبات ۸۰
۳۔ احرام کے مکروہات ۸۱
۴۔ احرام کے محرمات ۸۲
محرمات احرام کے احکام ۸۴
محرمات احرام کے کفارات کے احکام ۱۰۹
مکہ مکرمہ کی طرف جانا ۱۱۰
حرم میں داخل ہونے کی دعا ۱۱۱

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات ۱۱۲
تیسری فصل: طواف اور نماز طواف کے بارے میں ۱۱۴
طواف: ۱۱۴
طواف کی شرائط ۱۱۵
پہلی شرط: نیت ۱۱۵
دوسری شرط: حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا ۱۱۷
تیسری شرط: لباس اور بدن کا نجاست سے پاک ہونا ۱۲۲
چوتھی شرط: ختنہ ۱۲۷
پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا ۱۲۷
چھٹی شرط: طواف کی حالت میں لباس کا غصبی نہ ہونا ۱۲۸
ساتویں شرط: موالات ۱۲۸
طواف کے واجبات: ۱۲۹
طواف کے ترک کرنے اس میں کمی کرنے اور اس میں شک کرنے کے
بارے میں چند مسائل ۱۳۲
نمازِ طواف ۱۳۷
چوتھی فصل: سعی ۱۴۰

سعی کے ترک کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کے بارے میں چند مسائل ۱۴۳
پانچویں فصل: تقصیر ۱۴۵
دوسرا حصہ: اعمال حج کے بارے میں ۱۴۹
پہلی فصل: احرام ۱۵۱
دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا ۱۵۴
تیسری فصل: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا ۱۵۷
چوتھی فصل: کنکریاں مارنا ۱۵۹
کنکریاں مارنے (رمی) کی شرائط ۱۵۹
کنکریوں کی شرائط ۱۶۱
پانچویں فصل: قربانی کرنا ۱۶۴
چھٹی فصل: تقصیر یا حلق ۱۶۹
ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال ۱۷۳
آٹھویں فصل: منی میں رات گزارنا ۱۷۷
نویں فصل: تین جمرات کو کنکریاں مارنا ۱۸۰
متفرق مسائل ۱۸۴
دعای عرفہ ۲۱۹